فلزہ ارشد
فلزہ آرٹ
Kitab Nagri
کتاب نگری
جو تو میرا ہمدرد ہے
www.kitabnagri.com

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

جو تو میرا ہمدرد ہے

از قلم۔ فلزہ ارشد

"مے آئی کم ان سر" اس کی ڈرتی ہوئی ہلکی سی آواز نکلی جس پر اس کی نگاہیں سپاٹ اور سنجیدہ سی دروازے کی طرف مڑی۔۔

"مس شجیہ اپنے آنے کا وقت دیکھیں۔۔ یہ کلاس روم ہے آپ کا گھر نہیں جب مرضی آ جائیں پلیز میری کلاس ختم ہونے تک باہر رہیں۔۔" وہ اس کی اچھی خاصی کلاس لے چکا تھا۔۔

تمام طلبہ اپنے کام روک کر اسے ہی دیکھ رہے تھے تذلیل کے احساس سے اس کی آنکھوں میں مرچیاں بھرنے لگی۔۔۔

"کیا یہ وہی شخص تھا جو گھر میں اس کا اتنا خیال رکھتا تھا چھوٹی بچی کی طرح اس کی ہر خوشی کا خیال رکھتا تھا اور یہاں آتے ہی وہ ایک ظالم کا روپ دھار لیتا تھا۔۔۔

وہ ایک طرف کونے میں بیٹھی سو سو کر کے آنسو بہا رہی تھی جب اس کے پاس آ کر کوئی بیٹھا۔۔

"پہلے غلطی کرتی ہو پھر آنسو بہاتی ہو پاگل۔۔۔ "نرم آواز پر اس نے سر اٹھایا تو اسے دیکھ کر منہ موڑ لیا۔۔۔

"افف میری وائف ناراض بھی ہوتی ہیں۔۔ "اس کی شرارتی آواز پر وہ گلنار ہوئی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

فضا میں اس کا قہقہ گونجا۔۔

"اب کلاس میں جاؤ۔۔ "اسے حکم دیتا وہ چلا گیا تو وہ بھی اپنی کتاب اٹھاتی چلنے لگی۔۔ وہ ایسی تو نہیں تھی اس میں اتنی تبدیلی کس طرح آئی۔۔ ماضی کی یاد اس کے ذہن میں فلم کی طرح چلنے لگی۔۔۔

* * *

"تمہیں سمجھ کیوں نہیں آرہا؟ ابھی میں نے اسے سولو کر کے دکھایا ہے" راہب جھنجلا کر اس نالائق لڑکی کو دیکھ رہا تھا جسے ایک سمپل سا میتھ سولو نہیں ہو رہا تھا۔۔

اور وہ بیچاری اس کی دھاڑ سے سہم گئی تھی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔۔

"اب کیا مسلئہ ہے اس میں رونے والی کیا بات ہے؟ "وہ جھنجلا گیا۔۔ پتا نہیں کون سی مخلوق سے اس کا واسطہ پڑ گیا تھا۔۔ آج اس کا دوسرا دن تھا اس کو ٹیوشن دینے کا اور وہ ان دو دن میں ہی اچھا خاصا جھنجلا چکا تھا۔۔ مگر ذکیہ بیگم نے اسے بہت پیار اور منت سے اس کو پڑھانے کی ذمّہ داری تھی وہ انہیں ٹال نہیں سکا اور حامی بھر لی اور اب پچھتا رہا تھا۔۔

"راہب!! بس کر دو کیوں اس کے ساتھ سر کھپا رہے ہو۔ میں نے پہلے بھی وارن کیا تھا اسے پڑھ لکھ کر کچھ نہیں کرنا ہے حد درجہ کی نالائق اور ناکارہ ہے یہ۔۔ تم اپنا وقت ضائع کر رہے ہو اس کے پیچھے۔۔۔"

نک سک سے تیار رباب کی آمد نے اس کا رہا سہا اعتماد بھی ختم کر دیا وہ جواب لاسٹ سٹیپ میں تھی دوبارہ سے وہیں اٹک گئی۔۔ جب کہ راہب نے بغور اس کا کانپنا رکنا مظاہرہ کیا۔۔

"رباب یہ میرا پرسنل معاملہ ہے تم اس میں نہ بولو میں نے گرینی سے پرامس کیا ہے میں اس فرض کو بخوبی

نبھاؤنگا۔۔ اور تمہیں دس دفعہ کہا ہے جب میں پڑھا رہا ہوں تو مجھے ڈسٹرب نہیں کیا کرو۔۔۔"

راہب کے روکھے اور دوٹوک روّیے پر رباب لچھ بولی تو نہیں مگر شجیہ کو گھوری سے نوازنا نہیں بھولی اور پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

"تم ادھر آؤ۔۔" راہب نے اب اسے حکم دیا۔۔

وہ ڈرتی ہوئی اپنی نوٹ بوک لے کر اس کے سامنے بیٹھ گئی۔۔۔ آہل اس کے تمام حرکات وسکنات کو نوٹ کر رہا تھا۔۔

"میرے سامنے بناؤ جو سمجھ نہیں آ رہا مجھ سے پوچھو۔۔" اب اس کے لہجے میں نرمی تھی۔۔۔

شجیہ نے اس کی نرم آواز پر سر اٹھایا۔۔ راہب نے دیکھا اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے وہ جو گھبرا رہی تھی اس کی نرم آواز سے اس کی گھبراہٹ میں کمی واقع ہوئی تھی۔۔ اب وہ واقعی دل جمعی سے سولو کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ حیرت انگیز طور پر اس نے واقعی حل کر لیا تھا۔۔ راہب کو خوش گوار حیرت ہوئی۔۔۔

"ارے واہ!! تم تو لائق بچی ہو بھئی۔۔" راہب نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا تو شجیہ کے چہرے پر ہلکی سی جنبش ہوئی جیسے یہ حوصلہ افزائی اسے اچھی لگی ہو ورنہ کل سے صرف گھبراہٹ ہی اس کے چہرے پر طاری تھی۔۔

"لاؤ اب میں تمہیں اور question دوں تم کل اسے سولو کر کے لانا۔۔" وہ ایسے ٹریٹ کر رہا تھا جیسے وہ کوئی سکول کی بچی ہو جب کہ وہ فرسٹ ائیر کی سٹیوڈینٹ تھی۔۔۔ مگر راہب نے دو دن میں اندازہ لگا لیا تھا وہ عام لڑکیوں کی طرح نارمل نہیں تھی اس میں اعتماد کی بہت کمی تھی اور اس کا روّیہ بھی کبھی بہت عجیب ہوتا تھا۔۔۔

راہب اس کی کتاب میں سوال کے نشان لگا رہا تھا۔۔ "یہ لو یہ qiestion کر کے لانا وہ اسے بک ہاتھ میں دینے لگا کہ راہب کا ہاتھ شجیہ کے ہاتھ سے ذرا سا مس ہوا راہب نے تو یہ نوٹ بھی نہیں کیا جب کہ شجیہ بری طرح سے بدکی اور دو قدم دور ہو کر اپنی سانس درست کرنے لگی اس کے چہرے پر سراسیگمی پھیل چکی تھی جب کہ وہ

حیرت سے اس کے چہرے تاثرات کو دیکھ رہا تھا جو خوف سے پیلا پڑ چکا تھا۔۔۔

"are u ok ?" وہ شجیہ سے پوچھ رہا تھا۔۔ وہ تھوڑا سا جھکا ہی تھا اس کی طرف کہ اسے دیکھے وہ اب تک سمجھ نہیں سکا تھا اسے ہوا کیا ہے؟

"مم۔۔ مم۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔" وہ دو قدم۔ اور دور ہوئی کانپتی ہوئی آواز سے بولی اور جلدی سے اپنی کتابیں سمیٹنے لگی۔۔

"اوکے شجیہ آپ جاسکتی ہیں۔۔ باقی ہم کل پڑھ لیں گے۔۔ وہ اپنے ہاتھ جیب میں ڈالتا ہوا کھڑا ہو چکا تھا۔۔ اور اپنے لہجے کو اس نے حتیٰ الامکان نرم ہی رکھا۔۔۔

شجیہ نے جلدی سے کتابیں لی اور تیر کی تیزی سے بغیر کچھ کہے وہ کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔۔۔۔

راہب حیران سا اس کے بدلتے روّیے کو سوچ رہا تھا پھر کندھے اچکا تا وہ بھی کمرے سے نکل رہا تھا کہ رباب آگئی۔۔۔

"شکر ہے تمہاری نالائق سٹیوڈینٹ تو گئی۔۔ چلو باہر چلتے ہیں کافی دن ہو گئے ہم outing پر نہیں گئے۔۔" وہ لاڈ سے کہتی اس کا بازو پکڑ کے کہنے لگی۔۔

"sorry مجھے ابھی بہت ضروری کام ہے۔۔" وہ سپاٹ لہجے میں کہتا نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹاتا باہر کی طرف جانے لگا وہ بھی پیچھے اس کے ساتھ ہی چلنے لگی۔۔۔

"تم اس کو صحیح ٹائم دیتے ہو صرف مجھ۔ سے ہی پرابلم ہے تمہیں۔۔" وہ منہ بناتی روٹھے ہوئے لہجے میں بولنے لگی۔۔ "اب وہ دونوں پورچ تک پہنچ چکے تھے راہب نے اپنی کار کا دروازہ کھولتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھا۔۔

"She is my student soo Don't compare yourself to that" راہب نے سنجیدہ لہجے میں

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

اسے باور کروایا اور آنکھوں میں سن گلاسز لگاتے ہوئے وہ کار میں بیٹھ چکا تھا۔۔ رباب اسے جاتا دیکھ رہی تھی یہاں تک کہ گاڑی کی دھول اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔۔

* * *

"کیا ہوا ہے میری بچی اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہے؟" ذکیہ بیگم نے اس کے چہرے پر پھیلی گھبراہٹ دیکھی تو جلدی سے اسے پاس بلایا وہ ان کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

"دادو مجھے نہیں پڑھنا کسی سے بھی دادو وہ بھی تو مرد ہیں نہ پھر آپ نے ان پر بھروسہ کیوں کیا؟" اس کے سوال پر ذکیہ بیگم کے اندر خطرے کی گھنٹی بجی ان کے ذہن میں سووسوسے آنے لگے۔۔

"کیا ہوا میری بچی۔ کچھ کہا اس نے کیا ہوا ہے۔۔" ان کی۔ زبان لڑکھڑائی تھی۔۔ اللہ اب اس کی زندگی میں کوئی آزمائش نہ لکھنا۔۔ ان کے دل سے دعا نکلی۔۔۔۔

"نن۔۔۔ نن۔۔۔ نہیں دادو نہیں وہ ایسے نہیں ہیں وہ تو مجھے ایک شاگرد کی طرح ٹریٹ کرتے ہیں پھر مجھے کیوں ڈر لگتا ہے۔۔ میں ایسی کیوں ہوں دادو۔۔۔ ہلکا سا ہاتھ ہی تو لگا تھا مگر وہ لمس ہی مجھے آگ لگا۔۔۔ دادو مجھے ہر لمس خوف زدہ کر دیتا ہے۔۔۔" وہ ان کے سینے سے لگی ہچکیوں کے درمیان اپنے دل کی بھڑاس نکال رہی تھی۔۔۔ اور ذکیہ بیگم خاموشی سے اسے سن رہی تھی کیونکہ ان کے پاس اس کی کسی بات کا کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔

کیا کہتیں وہ اس سے جس نے چھوٹی عمر میں ہی معاشرے کا بھیانک چہرہ دیکھ لیا تھا کہ اس کا بچپن اس کی معصومیت چھیننے کی کوشش کی گئی تھی ایسے بچپن۔ سے ہی ایسی چیزوں۔ کا ادراک ہو گیا جو شاید نہیں ہونا چاہیئے تھا۔۔۔

"اچھا رو مت میرا بچّہ تو بہادر ہے نہ شجی شاباش منہ ہاتھ دھو اور دادو کو بتاؤ آج میرے بچّے نے کیا سیکھا

ہے۔۔۔ "ان کے پیار سے کہنے پر وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور اپنے آنسو صاف کرتی وہ جانے لگی جب ان کی پیچھے سے آواز آئی۔۔۔

"شجی کل سے میرے کمرے میں پڑھنا ٹھیک ہے۔۔" ان کی بات سن کر اس کے دل میں اطمینان دوڑ گیا۔۔۔

* * *

وہ آج لیکچر دے کر فارغ ہوا تو یونی سے ہی فیکٹری چلا گیا جہاں احمد لاشاری نے اسے دیکھا تو طنز کرنے سے خود کو روک نہیں سکے۔۔۔

"اوہ تو آج شہزادے صاحب کو خدمت خلق سے فرصت مل گئی جو اس لاشاری ٹیکسٹائل کو اپنا دیدار کروانے چلے آئے۔۔۔" مینیجر کے سامنے وہ اس عزت افزائی پر جزبز ہوا۔۔۔

"کیا ڈیڈ میں آ تو گیا نہ کیا یہ کافی نہیں ہے آپ بھی کہیں بھی شروع ہو جاتے ہیں کچھ تو اپنے بیٹے کی personality کا خیال کریں۔۔۔" وہ ناراض لہجے میں کہتا کرسی میں بیٹھا اور سامنے کھڑے دانت نکالے مینیجر کو گھوری سے نوازنا نہیں بھولا۔۔۔

"میں ہی خیال کروں بیٹے کو بوڑھے باپ کا خیال نہیں اتنی بڑی فیکٹری اکیلے دیکھتا ہوں اور تم ٹکوں کے لیئے نوکری کرتے ہو۔۔۔" وہ آج بہت خفا تھے۔۔۔

"پہلی بات تو یہ ڈیڈ کہ آپ بوڑھے نہیں ہیں زرا آئینے میں دیکھیں خود کو میرے بڑے بھائی لگتے ہیں۔۔۔ ابھی بھی لڑکیوں کی لائن لگ جائے گی آپ کے لیئے" وہ مسکرا کر ٹیبیل کی طرف جھک کر ایک آنکھ مارتا ہوا بولا۔۔۔

"راہب میں مزاق کے موڈ میں نہیں ہوں آج نہ ہی تمہاری کسی چکنی چپڑی باتوں میں آنے والا ہوں۔۔" ان کے سنجیدہ لہجے پر وہ سیدھا ہوا۔۔۔

"اففف آج تو ڈیڈ فل فلموں والے باپ بنے ہوئے ہیں۔ ہاں دوسری بات میری یہ تھی کہ آپ۔ جانتے ہیں میں پیسوں کے لیئے نہیں پڑھاتا اور میں نوکری نہیں کرتا teaching کرتا ہوں اور Teaching is my passion

اس کی۔ اس بات کا جواب دیئے بغیر وہ مینیجر سے مخاطب ہوئے۔۔۔

"تم جاؤ کل کے میٹینگ کی تیاری کرواو ع فاروق صاحب سے کہو یہ فائل تیار کر کے وہ میرے کمرے میں بجھوادے۔۔" مینیجر سر ہلا کر جی سر کہتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا تو وہ سیدھے ہوئے۔۔۔

"میں نے سنا ہے تم نے ظفر کی بھتیجی کو ٹیوشن دینا شروع کر دیا ہے۔۔۔"

ان کی اس بات پر اس نے سر اٹھا کر ان کو دیکھا۔۔ اوہ مطلب ان تک۔ اطلاع مل گئی تھی اور یہ کام ان کی چہیتی رباب کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا وہ دل ہی دل میں رباب کو القبات سے نواز چکا تھا۔۔۔

"ڈیڈ وہ گرینی نے مجھ سے بہت فورس سے کہا تو میں منع نہیں کر سکا اور وہ بہت ڈیفرینٹ لڑکی ہے ڈیڈ کہیں اکیڈمی میں جا نہیں سکتی بہت ڈرپوک لڑکی ہے لگتا ہی نہیں وہ رباب کی کزن ہے میں تو بہت شاک ہوا اسے دیکھ کر۔۔" وہ موبائل چلاتا ہوا بولا۔۔۔

"دیکھو صاحب زادے میں نے تمہیں اس لڑکی کو describe کرنے نہیں کہا نہ میں یہ تمہارا درد سر ہے کہ وہ۔ کیسی ہے اور کہاں پڑھ سکتی ہے۔۔۔

"میں نے تمہیں یونی میں پڑھانے کی permission ہی بڑی مشکل سے دی ہے۔۔ اب میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ تم کسی اور کے گھر جا کر ان کی چاکری کرو۔۔۔" وہ اس سے سخت نالاں تھے۔۔۔

"ڈیڈ وہ کسی اور کا گھر تو نہیں ہے آپ ظفر انکل کے دوست ہیں اور رباب آپ کی لاڈلی ہے تو بھی اس کی کزن ہے اسی لیئے میں نے حامی بھری۔۔ اور ڈیڈ بزرگ کی بات کیسے ٹال سکتا تھا میں پلیز بس ایگزیم تک پڑھانے دیں

کسی کا بھلا ہو جائے گا۔۔۔" وہ بہت منت بھرے لہجے میں ان کو راضی کر رہا تھا۔۔۔

"بس کر دو مجھے لیکچر دینا مت شروع ہو جانا اب تم۔۔۔ ایک ہی بیٹے ہو میرے اسی لیئے ہار مان لیتا ہوں تمہاری ضد پر لیکن یہ لاسٹ ہے۔۔" انہوں نے وارننگ لہجے میں کہا۔۔۔

love you dad you are a great" وہ فلائینگ کس کرتا ہوا بولا۔۔۔

"بس اب جاؤ جا کر کام کرو صرف باتوں سے محبت مت ظاہر کرو باپ کی بھی خدمت کرو۔۔" ان کے اس لہجے میں وہ کھڑا ہو گیا۔۔

yes boss جو حکم ہو آپ کا وہ مسکراتا ہوا آفس سے باہر نکل گیا جب کہ وہ مسکراتے ہوئے کام میں مصروف ہو گئے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آج تیسرا دن تھا جب وہ آیا تو اسے ذکیہ بیگم نے اپنے پاس ہی بٹھا لیا پھر تھوڑی دیر میں وہ بھی ڈری سہمی سی کتاب لے کر نظر آئی۔۔۔

"بیٹا اس کو اب یہیں پڑھا دیا کرو بہت نازک سا دل ہے اس کا چھوٹی چھوٹی بات پر گھبرا جاتی ہے میرے بغیر کہیں دل نہیں لگتا اس کا۔۔۔" ذکیہ بیگم نے بات بنائی تو وہ دل ہی دل میں حیران بھی ہوا اور غصّہ بھی آیا۔۔

"کیا میں اسے اکیلے میں کھا جاتا جتنی نرم مزاجی میں اس کو دکھا رہا ہوں اتنا ہی یہ محترمہ مجھے بدنام کرنے پر تلی ہیں اب میں اتنا بھی خوفناک نہیں ہوں۔۔۔" وہ اس سے اچھا خاصا بدگمان ہو چکا تھا۔۔۔

"بیٹھ جایئے اب کیا کھڑے کھڑے پڑھنے کا ارادہ ہے۔۔" ذکیہ بیگم وضو بنانے گئیں تو اسے موقع مل گیا اپنی بھڑاس نکالنے کا اسے ایک ہی جگہ پر کھڑا دیکھ کر وہ انگارے چباتے ہوئے بولا تو شجیہ گھبرا کر جلدی سے اس کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔ اور دونوں کے۔ درمیان رکھے ٹیبیل پر اپنی کتابیں رکھ دیں۔۔

اب وہ اسے اپنے بنائے ہوئے میتھ دیکھا رہی تھی جو بلکل صحیح بنا تھا۔۔ راہب کو حیرت ہوئی بغیر اس کی مدد کے اس نے یہ سوال حل کر لیا تھا جب کہ وہ اسے پہلے دن واقعی کوئی نالائق لڑکی لگی تھی مگر اب اسے لگ رہا تھا وہ جیسی۔ دکھتی ہے ایسی ہے نہیں۔ اسے صرف ذرا سی توجہ اور محبت کی ضرورت ہے وہ بہتر ہو سکتی ہے۔۔ راہب اپنے تجسس اور انسانوں کو جاننے کی عادت سے مجبور ہو کر شجیہ کے بارے میں جاننا چاہتا تھا اس کی غیر معمولی حرکات راہب کے تجسس کو ہوا دے رہی تھی۔۔ وہ آج پورا وقت شجیہ کو پڑھانے کے ساتھ ساتھ اس کے حرکات و سکنات کو بھی نوٹ کر رہا تھا۔۔ وہ نفسیات جانتا تھا اور انسانوں کو جاننا ان کے مسائل سننا اور اس کو حل کرنا یہ بھی اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔۔۔

ذکیہ بیگم بھی وہیں نماز پڑھنے لگیں تا کہ شجیہ کی ہمت بندھی رہے۔۔ آج۔ دو دن کے برعکس شجیہ نے بہترین کارگردگی دکھائی کہ راہب کو خوشی ہوئی اس کا تھوڑی دیر پہلے والا غصّہ ختم ہو گیا۔۔

"اوکے شجیہ آپ نے تو آج مجھے حیران کر دیا گڈ اسی طرح اگر آپ محنت کریں گی تو اچھے نمبر سے پاس ہو سکتی ہیں۔۔" راہب کے حوصلہ کن لہجے سے شجیہ کے چہرے پر جو مسکراہٹ آئی اسے دیکھ کر وہ مبہوت رہ

گیا۔۔۔ اس مسکراہٹ میں بہت۔۔ سے۔ دکھ اور راز چھپے تھے وہ ایسے مسکرائی تھی جیسے کوئی بچے کی بات پر مسکراتا ہو۔۔

"بیٹا تم سے اسی لیئے تو کہا تھا باقی سب تو اسے نالائق سمجھتے ہیں مگر مجھے پتا ہے میری بچی بہت لائق ہے۔۔" ذکیہ بیگم بھی نماز پڑھ کر آئی تو وہیں کھڑے ہو کر۔ شجیہ کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہنے لگیں۔۔

"جی گرینی اب مجھے اجازت دیں۔۔" وہ۔ جانے کے لیئے کھڑا ہو گیا۔۔

"ہاں جاؤ بیٹا اللہ تمہیں خوش رکھے۔۔" ذکیہ بیگم نے۔ اسے دعا دیتے ہوئے رخصت کیا۔۔ اور شجیہ اپنی کتابیں سمیٹ کر ذکیہ بیگم کے برابر والے کمرے میں بند ہو گئی کیونکہ آج پھر اسے اپنے ماں باپ یاد آئے تھے۔ راہب کے لہجے سے اسے اپنے ماں باپ کی شدت سے یاد آئی تھی جن کو گئے ہوئے عرصہ بیت چکا تھا۔۔۔

* * *

راہب نظر بچا کر نکلنا چاہتا کہ ہمیشہ کی طرح رباب نے اسے جا لیا۔۔۔

"واہ مسٹر راہب واہ جب سے آپ اس نئی شاگرد کے ساتھ بزی ہوئے ہیں پرانے دوست کو بھول ہی چکے ہیں۔۔" رباب کے طنز پر وہ رکا اور ایک نظر اسے دیکھا جو پر اعتماد سی اس کی خوب رو آنکھوں میں دیکھتی ناراضگی ظاہر کر رہی تھی۔۔۔ ہمیشہ کی طرح سلیولیس برانڈیڈ شرٹ اور جینز پہنے شفاف رنگت کو مزید میک اپ کی مہارت سے۔ نکھارا گیا تھا وہ بلاشبہ ایک حسین لڑکی تھی اور خود کو حسین بنانا جانتی تھی۔۔ جب کہ شجیہ ڈری سہمی فیشن سے عاری بلکہ بکھری اور الجھی سی رہتی جسے خود کو سنوارنا تو دور لباس کے رنگ بھی ایک

دوسرے سے میل نہیں کھاتے تھے دوپٹے کا رنگ کچھ ہوتا قمیض کا رنگ کچھ اور۔۔ وہ پتا نہیں کیوں شجیہ اور اس کا موازنہ کرنے لگا۔۔۔

"کن سوچوں میں گم ہو گئے ہو ماما بھی تمہارا انتظار کر رہی تھیں۔۔ چلو پہلے وہاں چائے پیتے ہیں پھر کہیں باہر چلیں گے۔۔" وہ بے تکلفی سے اس کا ہاتھ پکڑے گھر کے دائیں جانب بنے لان میں داخل ہو گئی پھر وہاں سے گزرتی ہوئی وہ اس شیش محل بنے حصّے کی طرف آ گئی۔۔ لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ حصّہ بھی اسی گھر کا تھا۔۔

"ایک بات سمجھ نہیں آتی گرینی کا پورشن اس سے اتنا الگ کیوں ہے وہ اور شجیہ بھی تو اسی گھر کی فرد ہیں۔۔" راہب نے اپنی الجھن ظاہر کی۔۔

"بس گرینی کو ہم سے زیادہ شجیہ سے محبت ہے اور اس ایب نارمل لڑکی کی وجہ سے وہ ہم سے ہی الگ ہو گئیں پاپا تو اب تک ان کو یہاں کمرا دینے کے لیئے کہتے رہتے ہیں مگر وہ مانتی نہیں۔۔ اسی لیئے اب پاپا نے بھی کہنا چھوڑ دیا۔۔" رباب نے لاپروا لہجے میں کہتے ہوئے اسے لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

"ویسے تمہیں۔ کیوں ان کی اتنی فکر ہو رہی ہے تمہارا تعلق ہم سے ہے تو ہماری بات کرو۔۔" رباب نے اپنے بالوں کو ایک ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے مغرور لہجے میں کہا۔۔ راہب ابھی جواب دینے والا ہی تھا کہ مہوش آ گئیں۔۔

"ارے راہب تم نے تو اب اپنی شکل دکھانا چھوڑ دی ہے ایسی بھی کیا مصروفیت کہ اپنوں کو ہی بھول جائیں۔۔"

مہوش نے سامنے وجاہت سے بھرپور اپنے ہونے والے داماد کو دیکھا جو جلد ہی ان کی بیٹی کا نصیب بننے والا تھا۔۔۔

انہوں نے بھی طنز کے تیر چھوڑنا اپنا فرض سمجھا "شاید رباب ان پر ہی گئی ہے۔" راہب کے دل نے سوچا۔۔

"جی آنٹی دو دن پہلے ہی تو رباب سے ملاقات ہوئی تھی بس آج کل ڈیڈ بھی ایکشن میں آئے ہوئے ہیں تو فیکٹری چلا جاتا ہوں پھر وقت بہت کم ملتا ہے۔۔" راہب نے ہنستے ہوئے کہا اور رباب کے ہاتھ سے چائے کا کپ لیا جو کچھ دیر پہلے ہی ملازمہ لوازمات سے بھری ٹرے کے ساتھ رکھ کے گئی تھی۔۔۔

"چلو شکر ہے تم نے کچھ ذمّہ داری تو لی۔۔" ان کے اس طرح کہنے پر راہب کو غصّہ تو بہت آیا مگر وہ برداشت کر گیا۔۔

"آنٹی ارسل نظر نہیں آرہا آج کل اس سے ملاقات بھی نہیں ہوئی۔۔" راہب نے جلدی بات بدلنے کی کوشش کی اور رباب کے بھائی کے بارے میں پوچھا جس سے اس کی دوستی بھی تھی۔۔۔

"وہ تو یہیں ہے بیٹا بس آپ ہی آج کل غائب ہیں۔۔" شاید شجیہ کو پڑھانے کی بات ان دونوں کو پسند نہیں آئی تھی تب ہی وہ بار بار اپنی ناگواری کا اظہار کر رہی تھیں۔۔

"ٹھیک ہے آنٹی اب اجازت دیں ڈیڈ ویٹ کر رہے ہونگے۔۔" راہب سے اب برداشت نہیں ہوا تو وہ۔ سپاٹ سے لہجے میں کہتا اب جانے کے لیئے کھڑا ہوا تھا وہ دونوں ہی اس کے لہجے اور انداز سے گھبرا گئیں۔۔ ظاہر ہے اسے اس گھر کا داماد بننا تھا وہ کیسے اس کو ناراض کر سکتی تھیں۔۔۔

"نہیں بیٹا ایسے کیسے جا سکتے ہو تھوڑی دیر تو بیٹھو۔۔" مہوش نے گھبرا کے کہا۔۔

"راہب آج تو مجھے ٹائم دے دو۔۔" رباب نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔۔

"پھر کبھی سوری۔۔" وہ گلاسز آنکھوں پر ٹکاتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا باہر نکل گیا۔۔ وہ دونوں اسے روکتی رہیں۔۔

"مام دیکھیں یہ ایسے ہی کرتا ہے جب سے اس کو پڑھانے لگا ہے مزاج ہی نہیں مل رہے محترم کے بہت روڈ ہو جاتا ہے کبھی کبھی۔۔ رباب نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے روہانسے لہجے میں کہا۔۔

"یہ دونوں جادو گرنی ہیں میرا بھائی بھی اس کی وجہ سے اتنی دور ہے اب اس کے پیچھے پڑ گئی ہیں تم فکر نہ کرو ان دونوں سے نبٹنا اچھی طرح سے جانتی ہوں۔۔" مہوش نے کہا۔ تو رباب نے بھی اپنے آنسو پونچھے۔۔ وہ دونوں اپنی ہی بنائی بدگمانی کی کہانی تیار کر کے بلاوجہ خود کو ہلکان کر رہی تھیں۔۔۔

* * *

بہت ہی خوبصورت منظر تھا چاروں طرف پھول ہی پھول تھے سامنے پانی کا چشمہ بہہ رہا تھا۔۔ نیلا آسمان کالے بادل سے ڈھکا تھا ہری گھاس کی قالین زمین پر بچھی ہوئی تھی۔۔ لال گلاب سے سجا پھولوں کا وہ جھولا جس میں چھ سال کی بچی بیٹھی اپنے ماں باپ کے ذریعے جھول رہی تھی۔۔ اس کی ہنسی میں ان دونوں کے بھی خوشی سے بھر قہقہے شامل ہو جاتے۔۔ پھر ہری قالین پر آسمان سے پانی کے۔ شفاف قطرے گرنے لگے تو منظر اور خوبصورت ہو گیا۔۔ مگر دیکھتے دیکھتے وہ بوندیں پانی کے فواروں میں بدل چکی تھی پھر کچھ وقت میں ہی ہرے قالین میں جمع ہوتا وہ پانی ظالم لہروں کی شکل اختیار کر چکا تھا۔۔۔ اس بچی کے چہرے پر خوف پھیل گیا دونوں

نے اسے گود میں لینے کی کوشش کی مگر ایک سفاک لہر آئی اور ان دونوں کو اپنے ساتھ بہا کر لے گئی۔۔۔ وہ بچی چیختی چلاتی رہی مگر لہر کو زرا بھی رحم نہیں آیا اور پل ہی میں اس کی چھوٹی سی دنیا ختم ہو چکی تھی۔۔ وہ آنکھیں بند کیئے اس خوفناک منظر میں اکیلی رہ گئی تھی کہ اچانک ہی بارش تھم گئی اور شور سا تھم گیا اس نے ڈر ڈر آنکھیں کھولی تو منظر ہی تبدیل تھا وہ خوبصورت وادی بنجر ہو چکی تھی اس کا پھولوں سے بنا جھولا اب غائب تھا لہر کا بھی نام ونشان مٹ چکا تھا۔۔۔ سوکھی۔ زمین پڑی تھی وہ سہم سی کونے میں بیٹھی تھی کہ اچانک بہت سے بھیڑیے اس طرف نکل آئے جو اس کے ہی قریب آرہے تھے۔۔ معصوم سی بچی تنہا اپنے ماں باپ کو پکار رہی تھی مگر وہاں کوئی اس کی فریاد سننے والا نہ تھا کہ ایک بھڑیا اس کے قریب پہنچ چکا تھا۔۔ وہ سہم کر۔ دو قدم دور ہوئی۔ اس کے چاروں طرف اندھیرا چھانے لگا مگر سفاک بھیڑیئے کو اس معصوم پر ذرا بھی رحم نہیں آیا۔۔ وہ اس کے۔ بہت قریب آچکا تھا بھیڑیئے کی چمکتی آنکھیں مزید تیز ہوئی اس نے اپنا وحشی سر اس کی طرف بڑھایا تھا کہ پیچھے سے اس بچی کو کسی نے دھکا دیا اور وہ بھیڑیئے کے پہنچ سے بہت دور جا گری۔۔۔

"امّی۔۔۔" اس کے حلق سے یہی۔ آواز نکل سکی۔۔ شجیہ کا پورا جسم پسینے میں شرابور تھا وہ لمبے لمبے سانس لیتی سیدھی اٹھ بیٹھی۔۔

"کیا ہوا میری بچی۔۔ پھر کوئی خواب دیکھا؟" ذکیہ بیگم جو اس کے برابر بیڈ پر سوتی تھیں اس کے چیخنے سے اٹھ کر بیٹھیں۔۔ پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا۔۔

"دادو۔۔" وہ ان کے سینے سے لگی ہچکی سے رو رہی تھی خوف سے اس کے بدن میں لرزہ طاری تھا۔۔۔

"بس کر دو میری بچی شجی یہ لو پانی پیو۔۔" وہ اسے پانی پلانے لگیں جسے وہ ایک ہی سانس میں ختم کر گئی۔۔۔

"دادو مجھے بچپن۔ سے ایک ہی خواب کیوں آتا ہے دادو۔۔ مجھے لگتا ہے میرا خوفناک بچپن یہیں ٹھہر گیا ہے۔۔ مجھے بہت ڈر لگتا ہے دادو وہ بھیڑیا ابھی بھی یہیں کہیں ہے۔۔" وہ چاروں۔ طرف نظریں گھما کر خوف زدہ لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔ ابھی تک وہ اسی خوفناک خواب کے زیر اثر تھی۔۔۔

"نہیں میرا بچہ کوئی بھی نہیں ہے یہاں آؤ سو جاؤ۔۔" وہ اس کا سر اپنی گود میں رکھے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتیں مسلسل اس پر دعا پڑھ کر دم کر رہی تھیں۔۔ تھوڑی دیر بعد اسے بھی سکون آگیا تو وہ دوبارہ نیند کی وادی میں چلا گئی۔۔۔

"یا اللہ میری بچی کی مشکلات دور کر دے اسے کسی نیک انسان کے ہاتھ میں دے دے۔۔" ذکیہ بیگم کے لب مسلسل دعا کے لیئے ہل رہے تھے۔۔ اسی طرح ایک اور خوفناک رات کا اختتام ہوا۔۔۔

* * *

راہب کو شجیہ کو پڑھاتے ہوئے مہینہ ہو چکا تھا۔۔ اب وہ اس سے بہت نرم لہجے میں بات کرتا تھا کیونکہ وہ۔ اونچی آواز۔ سے بھی ڈر جاتی تھی۔۔

مگر اب راہب کے حوصلہ کن جملے اور نرم لہجے کی وجہ سے اس کی گھبراہٹ میں کمی آرہی تھی۔۔ مگر راہب کو اس کو جاننے کے تجسس میں اضافہ ہو چکا تھا۔۔

ذکیہ بیگم سے پوچھنے کی کوشش کی تو انہوں نے بھی اسے ٹال دیا۔۔

شجیہ کے امتحان قریب تھے اب وہ اسے زیادہ وقت دینے لگا تھا یہی بات رباب کو زیادہ کھٹک رہی تھی۔۔۔

راہب آج یونی لیکچر دے کر نکل ہی رہا تھا کہ اس کے پاس رباب کی کال آگئی۔۔۔

"ہیلو۔۔"وہ فون کان سے لگاتا اپنی کار میں بیٹھنے لگا۔۔۔

"راہب کتنے مہینے ہو گئے ہمیں ساتھ کہیں بھی گئے ہوئے؟"اس کے سوال پر وہ سوچ میں پڑ گیا۔۔

"پتا نہیں یار ابھی میں تھوڑا بزی ہوں۔ شجیہ کے ایگزام کے بعد پلان کرتے ہیں۔۔"اس نے عام سے لہجے میں کہا کیونکہ وہ ذکیہ بیگم کے کہنے پر اسے بہت وقت دے رہا تھا وہ۔ دونوں چاہتے تھے کے وہ پاس۔ ہو جائے تا کہ یونیورسٹی میں اس کا ایڈمیشن ہو جائے۔۔

"تمہارے ایگزام ہے ہا شجیہ کے۔۔ میں کچھ نہیں۔ سنو نگی آج ہم باہر ڈنر کریں گے نو ایسکیوز اوکے۔۔"رباب حکم دے کر کال کاٹ چکی تھی۔۔۔ راہب سٹیرینگ پر مکّہ مار کر رہ گیا اسے رباب کی ہٹ دھرمی زہر لگتی تھی مگر مجبوری یہ تھی کہ وہ ڈیڈ کی لاڈلی تھی اسے کچھ کہنا خود پر آفت لانا تھا۔۔۔

وہ غصّہ ٹھنڈا کرتا گاڑی چلا رہا تھا مگر دماغ ابھی تک رباب کی بات پر گرم تھا راہب کی عادت نہیں تھی کسی کی بھی سننے کی وہ ایک نرم دل انسان تھا مگر ان سب کے باوجود وہ کسی کا حکم سننے کا عادی نہیں تھا وہ۔ وہی کرتا جو اس کا دل چاہتا اس میں تو وہ احمد لاشاری کی بھی نہیں سنتا مگر رباب ہمیشہ اس پر حکم چلا کر اسے غصّہ دلاتی اور ڈیڈ وہ سوچنے لگا ڈیڈ اس کی زندگی میں رباب کو شامل کرنا چاہتے تھے پتا نہیں اس کی زندگی کیسے گزرے گی اس کے ساتھ۔۔۔

وہ اسی سوچ کے ساتھ گھر پہنچا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شجیہ آج کتابیں لے کر بیٹھی راہب کا انتظار کر رہی تھی کہ۔ رباب آئی۔۔

"بند کر دو یہ کتابیں۔ آج راہب نہیں آئے گا۔۔" تحکم بھرے لہجے میں کہتی وہ بیڈ پر بیٹھی ارد گرد کا جائزہ لینے لگی۔۔ لہجے میں لاپروائی تھی۔۔

شجیہ نے اس کی بات پر نظر اٹھا کر دیکھا۔۔ پوچھنے کی زحمت بھی نہیں کی کہ کیوں نہیں آئے گا۔۔ اور کتابیں اٹھا کر واپس رکھ دی۔۔

"تم اتنی عجیب مخلوق کیوں ہو یار۔۔"

رباب جھنجلائی۔ اسے خاموش دیکھ کر لپ سٹک سے سجے ہونٹ کو وہ گولائی میں کر کے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

جب کہ شجیہ نے اپنی خالی آنکھیں اس کی جانب دیکھی پھر جھکالی۔۔

"پتا نہیں۔۔"

دو لفظی جواب دے کر اب وہ برابر بنے کمرے میں جانے لگی۔۔

"اوہ ایسکیوزمی میں آپ کے کمرے میں بیٹھی ہوں۔ اور آپ کہاں جا رہی ہیں۔۔"

رباب اپنے تحکم بھرے لہجے میں مخاطب تھی۔۔

شجیہ کا دل دھڑکنے لگا۔

"پتا نہیں اب کیا غلطی کی ہے اس نے یا کوئی کام پڑ گیا ہے پھر اس سے۔۔"

شجیہ نے ذکیہ بیگم کو ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر وہ اس وقت برابر کمرے میں نماز پڑھ رہی تھیں۔۔

اب اس بلا کو اسے اکیلے ہی جھیلنا تھا۔۔

"جی کہیں کیا ہوا۔۔" گھبرا کر اس نے پوچھا۔۔

دل بہت گھبر ا رہا تھا اسے ابھی پڑھنا تھا اگر رباب کوئی کام کہتی تو وہ آدھے گھنٹے سے پہلے فارغ نہیں ہوتی اور پھر فاضل بھی وہیں ہوتا اور اس کی نظریں شجیہ کے اندر آگ لگا دیتی وہ نظریں اسے بہت پیچھے لے جاتی اسے اس بھیڑیئے کی یاد دلا دیتی۔۔۔

"کہاں کھو گئی ہو بھئی۔۔"

رباب نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی۔۔ تو وہ ہوش میں آئی۔۔

" تمہیں کہاں پڑھاتا ہے راہب؟"

"اسی روم میں"

شجیہ نے نا سمجھی سے جواب دیا۔۔

"اوکے۔۔" اور گرینی کے سامنے تو نہیں پڑھاتا ہو گا نہ ان کی تو عبادت کا وقت ہوتا ہے یہ۔۔" وہ آنکھوں کو گھماتی اندازے لگاتی اس سے سچ اگلوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"نہیں۔ دادو یہیں ہوتی ہیں اکیلے نہیں پڑھا جاتا مجھ سے۔۔"

شجیہ اس کے تفتیشی سوال پر الجھ گئی تھی۔۔ وہ مخصوص دھیمی آواز میں۔ فرمان برداری۔ سے جواب۔ دے رہی تھی۔۔۔ اسے ایسے ہی رباب سے ڈر لگتا تھا کہ جب اسے غصّہ آتا تھا تو۔ شجیہ اس کے عتاب سے نہیں۔ بچتی تھی۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔ اور پڑھائی کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا جیسے تم سے کوئی سوال نہیں کرتا؟۔۔"

کافی مطعین ہونے کے بعد پھر ایک سوال داغا۔۔

شجیہ اس کے نرم لہجے پر ہی غور کر رہی تھی۔۔ شجیہ کا دماغ اس کی بات سمجھنے سے عاری تھا۔۔۔

"نہیں کوئی اور بات کیا مجھے ڈر لگتا ہے اجنبیوں سے آپ کو پتا ہے۔۔" شجیہ نے سادگی سے جواب دیا۔۔

"ہم اجنبی کیا تم تو فاضل سے اور ارسل سے بھی کانپ جاتی ہو بلکہ ابھی دیکھو اپنا چہرہ مجھ سے بات کرتے ہوئے سفید ہو گیا ہے۔۔"

رباب طنزیہ ہنسی ہنستی ہوئی کھڑی ہو گئی۔۔ اس کا کام ہو گیا تھا۔۔

شجیہ کی آنکھوں میں پانی تیر گیا۔۔

پتا نہیں وہ اتنی ڈرپوک اور بزدل کیوں تھی۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

اسی سوچ میں وہ ڈوبی تھی کہ۔ اس آواز پر دونوں اچھلیں۔۔

شجیہ کے چہرے پر الجھن اور حیرت تھی تو رباب کے چہرے پر غصّہ اور خوف بھی کہ اس نے کوئی باتیں تو نہیں سن لی۔۔

"تم۔۔ تم کب آئے؟ "ہمیں ڈنر پر جانا تھا پھر تم پڑھانے کیوں آئے؟"

رباب کے لہجے میں غصّہ تھا۔۔

"مس رباب میں آپ کے حکم کا غلام نہیں ہوں ہم ڈنر پر تب ہی جائیں گے جب میں ڈیسائیڈ کرونگا۔۔۔"

وہ دونوں ہاتھ جیب میں ڈالے اپنے مخصوص رعب دار لہجے میں کہتا وہاں رکھی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

"شجیہ آپ کھڑی کیا کر رہی ہیں جلدی سے کتاب لے کر آئیں۔۔ "اب اس کا رخ شجیہ کی جانب ہوا تو جلدی سے کتاب لے کر اس کے سامنے رکھی کرسی میں بیٹھ گئی۔۔

رباب کا چہرہ غصّہ اور اہانت کے احساس سے سرخ ہو چکا تھا۔۔

وہ اس کے وجیہ چہرے کو دیکھ رہی تھی پھر بغیر کچھ جواب دیئے وہ پیر پٹختی وہاں۔ سے چلی گئی۔۔

اور وہ اسے پڑھانے میں مصروف ہو گیا تھوڑی دیر میں ذکیہ بیگم بھی وہیں آ گئیں۔۔

* * *

"رباب تم سے جب سوالات کر رہی تھی تو تم اسے جواب کیوں دے رہی تھی؟"

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

پڑھانے کے بعد راہب کے منہ سے غیر متوقع سوال سن کر شجیہ نے حیرت سے اس کی شکل دیکھی۔۔۔

"اتنی حیرت سے مت دیکھو میں کافی دیر۔۔سے باہر کھڑا تھا۔۔اور تمہیں کسی نے بتایا نہیں تم اس طرح آنکھیں نکال کے دیکھتی ہو تو کتنی مضحکہ خیز لگتی ہو۔۔"راہب نے بڑے مزے سے کہا تو شجیہ سٹپٹا گئی اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ اس پر کیا ردعمل کرے۔۔

جب کہ زکیہ بیگم جو۔ بیڈ پر تسبیح پڑھ رہی تھیں اس کی بات سن کر مسکرا دیں۔۔

وہ جان کر اس طرح کی بات کر کے اسے بات کرنے میں اکساتا مگر وہ خاموش ہو جاتی۔۔

آج بھی اس کی بات پر خالی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔ پتا نہیں یہ ایسی کیوں تھی راہب کو لگتا وہ پتھر سے سر ٹکرا رہا ہے۔۔۔

"تم نے بتایا نہیں؟" وہ کتاب سمیٹ رہی تھی پھر سوال آیا۔۔۔

"جی؟" وہ سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

"یہی کہ تم اتنی باتوں کا جواب کیوں دے رہی تھی اسے؟ تم پابند نہیں ہو کسی کے بھی سوال کے جواب دینے کی۔۔ سمجھی۔۔"

وہ اس کے سر پر ہلکا سا بجاتا ہوا بولا۔۔

جب کہ وہ۔ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی پھر ہمت کر کے اس کے لبوں سے آواز نکلی۔۔

"میں جواب نہیں دے سکتی۔۔" ڈر ڈر کر اسنے یہی جواب دیا۔۔۔

"کیوں؟" شاید راہب بھی آج جرح کے موڈ میں تھا۔۔

"مم۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔۔" شجیہ نے اپنی بڑی بڑی سیاہ آنکھوں کو مزید پھیلا کر کہا۔۔

"واٹ!! آر یو سیریس؟" تم ڈرتی ہو رباب سے۔۔" وہ۔ انسان ہے یا چڑیل۔۔ کیا تمہیں کھا جائے گی وہ۔۔؟"

راہب کو پہلے حیرت اور پھر ہنسی آئی اس کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔ گردن پیچھے کیئے وہ مسلسل ہنس رہا تھا دائیں گال پر پڑنے والا گڑھا مزید گہرا ہوا۔۔۔

شجیہ نا سمجھی سے اس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"پلیز اب ایسے مت دیکھنا۔۔" راہب نے ہنسی کے درمیان ہی۔ اسے ٹوکا تو شجیہ نے۔ گھبرا کر منہ ٹھیک کیا اسے راہب کی باتیں آج سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔ شروع میں تو وہ بہت۔ سنجیدگی سے ہی پڑھا رہا تھا مگر آج اسے کیا ہوا تھا۔۔ ذکیہ بیگم بھی وہیں بیٹھیں تھیں۔ اور کچھ نہیں کہہ رہی تھیں۔۔

جب کہ راہب وہ تو۔ جیسے ان کو۔ فراموش کر چکا تھا۔۔۔

"دیکھو شجیہ یہ۔ دنیا ہے اور یہاں۔ کے انسان بہت ظالم ہیں۔ اگر ہمیں۔ ان کے ساتھ رہنا ہے تو ان کی طرح بننا پڑے گا۔۔ جس طرح تم ہو میں تو بہت حیران ہوتا ہوں۔ تمہیں دیکھ کر کیسے۔ سروائیو کرو گی لڑکی۔۔"

وہ اب نرم انداز میں اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"بہت سارے بچے ہیں جن کے پیرینٹس نہیں ہیں لیکن کیا سب ایسے ہی ہیں۔۔؟"

راہب کے سوال پر شجیہ نے اس کی طرف دیکھا اور نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

"توپھر تم کیوں ہو ایسی؟ ابرو اچکا کر وہ۔ اس سے۔ سوال کر رہا تھا۔۔

اور شجیہ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا کیا بتاتی اس کا بچپن جیسا۔ گزرا ہے۔ شاید ہی۔ کسی۔ کا گزرا ہو۔۔۔

"حالات سے مقابلا کرنا سیکھو لڑکی۔ زندگی ابھی شروع ہوئی ہے تمہاری۔۔" وہ اس کی حالت سے بے خبر کسی بڑے کی طرح سمجھا رہا تھا۔۔

شجیہ کو سمجھ میں آیا یا نہیں مگر وہ خاموش لب کچلتی اسے سن رہی تھی۔۔

"اچھا گرینی اب میں چلتا ہوں۔۔"

شجیہ کے۔ دوسرے کمرے میں جاتے ہی وہ اب ذکیہ بیگم سے اجازت مانگ رہا تھا۔۔

"بیٹا مجھے بہت خوشی ہوئی جس طرح تم نے شجی کو آج سمجھایا کوئی اپنا ہی سمجھا جا سکتا ہے۔۔ میں بوڑھی اس کا صحیح سہارا نہیں بن سکی الٹا اسے اور کمزور بنا دیا ہے۔۔

"پتا نہیں میرے بعد کیا ہوگا اب صرف یہی سوچ ستاتی ہے۔۔" ذکیہ بیگم واقعی اس کے لیئے پریشان تھیں۔۔

"آپ فکر نہیں کریں ٹھیک کر دونگا میں اپنے student کو ہینڈیل کرنا آتا ہے مجھے۔۔" وہ اپنے مخصوص لہجے میں مسکراتا ہوا ان کو کہتا باہر نکل گیا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آج وہ آفس سے گھر آیا تو ایک نیا ہی باب کھلا ہوا تھا۔۔

"ارے بھائی آپ کا ہی تو انتظار ہے۔۔"

مریم چیخی تو راہب نے نظر دوڑائی۔۔

ڈائینگ ہال میں محفل جمی تھی۔۔

"خیریت ہے یہاں میرے خلاف کون سی پلاننگ ہو رہی ہے۔۔"

راہب نے حیران ہو کر سب کے کھلتے چہرے دیکھے اور مریم کے برابر میں رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔

"بھائی ہم سوچ رہے ہیں اب آپ کو بھی سدھارنے والی اس گھر میں لے آئیں۔۔"

مریم کے کہنے پر اس کا ہاتھ ڈش کی طرف جاتا ہوا رک گیا۔۔

جب کہ فراز صاحب اور لائبہ بیگم مسکرانے لگے۔۔

"ڈیڈ مطلب آپ لوگوں نے میری زندگی برباد کرنے کا سوچا ہے۔۔"

وہ مصنوعی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہنے لگا۔۔۔

"برباد کیسی صاحب زادے زندگی تو اور حسین ہو جاتی ہے اگر بہترین ہمسفر ساتھ مل جائے۔۔" احمد صاحب نے مسکرا کر لائبہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تو وہ جھنپ گئیں۔۔ "کیا آپ بھی بچوں کے سامنے شروع ہو جاتے ہیں۔۔

"کھ کھ۔۔ راہب مصنوعی گلا کھنکھارنے لگا تو سب ہی مسکرا دیئے۔۔

"اب سنجیدگی کی طرف آ جائیں نیکسٹ ویک میں تمہاری اور رباب کی منگنی کر رہا ہوں۔۔"

احمد لاشاری نے نیپکین سے منہ صاف کرتے ہوئے کہا تو راہب اپنی پلیٹ سے چمچ رکھ کر ان ہی کو دیکھنے لگا۔۔

"ڈیڈ میں اس کو حکم سمجھوں؟" سنجیدہ لہجے میں راہب کے کہنے پر سب خاموش ہو گئے۔۔

"میں باپ ہوں تمہارا حکم دے سکتا ہوں مگر آج تک تم نے میری۔ سنی کب ہے۔۔" احمد صاحب نے خفگی بھرے لہجے میں کہا۔۔

لائبہ بیگم اور مریم پریشان سی۔ دونوں باپ بیٹے کو دیکھ رہی تھیں۔۔

"بلکل حکم دے سکتے ہیں یہ رشتہ بھی آپ کے حکم سے قبول کیا ہے میں نے مگر منگنی کے لیئے تیار نہیں ہوں میں۔۔

"رباب کو مجھے۔ سمجھنے کا وقت دیں میں خود کو اس کے ساتھ ایڈجسٹ نہیں کر پا رہا ہوں۔۔"

راہب نے اپنی الجھن بیان کی۔۔

"کیا کمی ہے رباب میں۔۔۔ ایجوکیٹیڈ ہے، خوبصورت ہے تمہارے ساتھ قدم ملا کر چل سکتی ہے۔۔ سوسائٹی میں سروائیو کر سکتی ہے۔۔ احمد صاحب رباب کے حق میں اسے قائل کر رہے تھے۔۔۔

"ڈیڈ مجھے سوسائیٹی میں سروائیو کرنے کے لیئے نہیں مجھے اپنے ساتھ سروائیو کرنے کے لیئے چاہئیے جو مجھے سمجھے جو چھوٹی چھوٹی خواہش کے لیئے میری جانب دیکھے۔۔۔

میرے حکم کی تعمیل کرے مجھ سے ڈرے بھی اور میری عزت بھی کرے اور محبت بھی۔۔" راہب ایک جذب کے عالم میں کہہ رہا تھا۔

اور رباب میں یہ خصوصیت نہیں ہے ڈیڈ وہ صرف اپنا حکم چلانا جانتی ہے اپنے سے آگے کسی کو سمجھتی نہیں۔۔ میں ایسی لڑکی کے ساتھ comfortable نہیں رہ سکتا۔۔

"she is not perfect for my life partner"

راہب نے جھنجلا کر کہا تو حمدان صاحب اس کو دیکھ کر رہ گئے۔۔

"صاحب زادے جو خصوصیت آپ کو چاہیئیے وہ اس کلاس کی لڑکیوں میں کسی میں بھی نہیں ملیں گی۔۔

یہ چونچلے مڈل کلاس کے ہوتے ہیں۔۔

تم اس کلاس میں پلے بڑھے ہو ان سب کے باوجود تمہارے اندر اپنے ننھیال والوں کی چھوٹی سوچ شامل ہے۔۔

"تم میرے بیٹے ہو سمجھے۔۔۔ میرے بیٹے اور اسی سے شادی کروگے جس سے میں کہونگا۔۔۔"

حمدان صاحب اس کے وجود کو جھنجوڑ کر خود ڈائینگ ہال سے باہر نکل گئے۔۔

مگر وہ وہیں۔ بیٹھا انگاروں میں جل رہا تھا پھر وہ بھی تیزی سے اٹھا اور لائبہ بیگم کی آواز کو نظر انداز کرتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

"اپنی ماں کے حوالے سے وہ کوئی بات برداشت نہیں کرتا تھا اور یہی ایک اختلاف تھا جو دونوں باپ بیٹے کے درمیان تھا۔۔

◆ ◆ ◆

وہ دو دن سے بہت الجھا ہوا تھا کمرے سے باہر بھی نہیں نکلا نہ ہی وہ شجیہ کو پڑھانے گیا۔۔

آج لائبہ بیگم نے اس کے کمرے قدم رکھا۔۔

ہر طرف چیزیں بکھری پڑی تھی۔۔

جب کہ راہب ہر چیز سمیٹ کر رکھنے کا عادی تھا۔۔

"راہب۔۔۔ راہب بیٹا۔۔" لائبہ نے سب سے پہلے لائٹ آن کی پھر اس کی بکھری کتابوں کو سمیٹا۔۔۔

اور کمفرٹ اوڑھے آڑے ترچھے راہب کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اسے اٹھا رہی تھیں۔۔۔

"ماما۔۔ آپ۔۔؟ آپ کیوں آئیں ملازمہ سے کہہ دیتیں۔۔ کوئی کام تھا تو۔۔"

وہ آنکھ ملتا اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

"ماں ہوں تمہاری کیا ایک ماں اپنے بیٹے کے کمرے میں نہیں آسکتی۔۔؟"

لائبہ بیگم نے اس کی آنکھوں کی سرخی دیکھتے ہوئے خفگی سے کہا۔۔۔

"نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا۔۔" راہب شرمندہ ہوا۔۔

"بیٹا آپ دو دن سے کمرے میں بند ہو کر یہی ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارا آپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔"

لائبہ آبدیدہ ہو کر بولیں۔۔۔

"نہیں ماما ایسی بات نہیں ہے۔۔ آپ نے تو مجھے سگی ماں سے بڑھ کر محبت دی ہے آپ سے تعلق کیسے توڑ سکتا ہوں۔۔۔"

راہب خود کو۔ شرمندگی میں دھکیلتا محسوس کر رہا تھا۔۔

"بس بیٹا آپ یہ اس طرح کا جملہ بول کر مجھے مزید ہرٹ کرتے ہیں۔۔

مجھے اپنی ماں سمجھتے تو یہ سگی اور سٹیپ کا ورڈ آپ یوز ہی نہیں کرتے۔۔"

لائبہ کو واقعی دکھ ہوا۔۔ انہوں نے اسے پالا اسے محبت دی بہت چھوٹا سا تھا وہ جب وہ۔ احمد سے بیاہ کر اس گھر میں آئیں۔۔

انہوں نے مریم کے پیدا ہونے کے بعد بھی۔ اس میں کوئی فرق نہیں رکھا۔۔

مگر احمد لاشاری کی کچھ باتوں اور خاص طور پر اس کی سگی ماں کے گھر والوں کی باتوں پر وہ روڈ ہو جاتا کہ لائبہ تک سے خفا ہو جاتا۔۔۔

"اچھا سوری آج آپ کو کہیں لانگ ڈرائیو پر لے کر چلتا ہوں۔ میرا موڈ بھی چینج ہو جائے گا۔۔۔

"چلیں جلدی سے تیار ہوں اور وہ موٹی کو بھی بول دیں۔۔۔" اس کا اشارہ مریم کی طرف تھا۔۔۔

وہ خود واش روم میں فریش ہونے کی غرض سے چلا گیا۔۔

لائبہ اس کی پشت دیکھتی رہیں وہ ایسا ہی تھا بہت حساس بھی اور کبھی لاپرواہ۔۔۔ اچانک سے موڈ صحیح ہو تا کہ سامنے والا حیران رہ جاتا۔۔۔

* * *

احمد صاحب کی پہلی شادی ایک مڈل کلاس لڑکی زوہا سے ہوئی۔۔۔ زوہا احمد ان کی ماں کی پسند تھی جو انہیں ایک ہاسپٹل میں ملی تھی اور دل کو بھا گئی تھی۔۔۔

احمد لاشاری اس وقت پڑھتے تھے ان کی ماں نے اپنے مرنے کی دھمکی دے کر ان کی۔ زبردستی شادی کی۔۔۔ جس کے نتیجے میں احمد کا روّیہ زوہا سے صحیح نہیں رہتا۔۔

اور اسی طرح ایک سال گزر گئے۔۔۔

احمد بھی شادی کر کے پچھتا رہے تھے کہ ان کو کسی پارٹی میں جانا ہوتا یا اپنے دوستوں کی دعوت میں جانا ہوتا تو زوہا اپنے ازلی اعتماد کی کمی کی وجہ سے ان کے ساتھ کہیں جانے سے کتراتی تھیں۔۔

زوہا پریگنینٹ ہوئی تو بہت سی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔۔۔

مگر بچے کی خوشی ملنے کے بعد احمد کا روّیہ کا۔ فی بدل گیا تھا وہ زوہا کے ساتھ بہت اچھے ہو گئے تھے۔۔ تو زوہا کو بھی ان سے ہر شکایت ختم ہو گئی تھی۔۔

پھر راہب کے پیدا ہونے کے ایک گھنٹے بعد ہی وہ اس دنیا سے چلی گئیں۔۔۔

احمد صاحب کو افسوس تو بہت ہوا مگر راہب پانچ سال کا ہوا تو انہوں نے لائبہ سے شادی کر لی جو ان کی یونی کی کلاس فیلو اور پہلی محبت بھی تھیں۔۔

مگر لائبہ نے راہب کو اپنے سگے اولاد کی طرح ہی محبت دی۔۔۔ اور راہب بھی ان کو ایک ماں کا ہی۔ درجہ دیتا تھا۔۔۔

مگر احمد صاحب زوہا کے گھر والوں سے بہت خار کھاتے تھے اور راہب کو بھی ان لوگوں سے دور رکھا تھا مگر راہب کو اپنی ماں اور ان کے گھر والوں کے خلاف سننا بلکل پسند نہیں تھا۔۔۔

"راہب کے احتجاجاً گمرا بند کرنے سے بھی احمد صاحب کے فیصلے میں ردوبدل نہیں آیا۔۔ تو راہب کو ہار ماننی پڑی مگر وہ خاموش تھا۔۔

"شجیہ کے امتحان ختم ہونے والے تھے راہب اسے روزانہ پڑھانے جاتا مگر بہت خاموش خاموش رہتا آج خلاف معمول شجیہ نے پڑھائی کے بعد خود اس سے سوال کیا وہ دنگ رہ گیا کہ شجیہ بھی بات کر سکتی ہے۔۔۔

"آپ کی رباب آپی سے شادی ہو رہی ہے مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ میرے ریلیٹیو بن گئے۔۔"

دھیمی ہی صحیح لیکن سچی خوشی سے بھرپور آواز سن کر راہب بہت حیران ہوا۔۔

"ارے ہماری شجیہ کے منہ میں زبان بھی ہے۔۔"

راہب واقعی خوش ہوا۔۔

شجیہ مبہم سا مسکرا کر دوبارہ اپنے خول میں بند ہو چکی تھی۔

مگر راہب سوچ رہا تھا یہ ایسی ہے نہیں ہے زرا سی توجہ اسے بدل سکتی ہے۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"امّی میں نے رباب کا رشتہ پکّا کر دیا ہے راہب کے ساتھ۔۔

ظفر صاحب ذکیہ بیگم کے پاس آئے تھے۔۔

"اللہ اس کے نصیب اچھے کرے۔۔"

ذکیہ بیگم نے دل سے دعا کی جب کہ وہ چاہتی کچھ اور تھیں۔۔

"امّی میں آپ کو لینے آیا ہوں۔۔ "پلیز آپ مجھے منع نہیں کریں گی۔۔ اور میرے پورشن میں رہیں گی۔۔

شجیہ میری بھی بھتیجی ہے۔۔

سالوں پہلے جو بھی ہوا مجھے بھی اس پر غصّہ ہے مگر رشتوں سے منہ موڑ لینا صحیح تو نہیں ہے نہ شجیہ اکیلے رہ رہ کر بہت عجیب سی ہو گئی ہے۔۔

اگر یہ ہمارے ساتھ بیٹھے گی رہے گی تو اس کے ذہن میں بھی تبدیلی آئے گی۔۔۔

"یہ بھی اس گھر کا حصّہ ہے بیٹا پھر رات کے کھانے میں تو وہیں ہوتی ہوں۔۔"

بس اب آخری وقت اپنے بیٹے کی یاد میں گزارنا چاہتی ہوں اور یہاں۔ جگہ جگہ اس کی یادیں بکھری پڑی ہیں۔۔"

مجھے لگتا ہے اگر میں یہاں سے گئی تو میرا بدر مجھ سے ناراض ہو جائے گا۔۔"

ذکیہ بیگم آبدیدہ ہوئیں تو ظفر صاحب کی آنکھیں بھی بھائی کی یاد میں نم ہو گئیں۔۔

ایک ہی تو بھائی تھا وہ بھی بے رحم حادثے نے ان سے چھین لیا۔۔۔

ذکیہ بیگم شجیہ کی وجہ سے ہی جانا نہیں چاہتی تھی کیونکہ وہاں جا کر وہ اور زیادہ خوف زدہ ہو جاتی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"شجیہ بہن کی منگنی ہے تمہارے امتحان بھی ختم ہو گئے تو تم بھی بھرپور حصّہ لو اور تیاری میں مدد کرو۔۔"

ظفر صاحب نے شجیہ کو مخاطب کیا جو ناشتے کے لوازمات دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔

صبح ناشتے میں ظفر صاحب کے کہنے پر آج ذکیہ اور شجیہ ظفر پیلیس میں موجود تھیں۔۔۔

کل ہی شجیہ کا آخری پیپر تھا۔۔۔

"ہاں شجیہ مجھے بھی تمہاری بہت ہیلپ کی ضرورت ہے اب تو ایگزام کا بہانہ بھی نہیں ہے۔۔۔"

رباب نے ٹوسٹ کا ٹکڑا اپنے منہ میں ڈالتے ہوئے ظفر صاحب کا ساتھ دیتے ہوئے شجیہ کو مخاطب کیا۔۔۔

شجیہ جی جان سے کانپ گئی وہ اچھی طرح سے جانتی تھی کہ۔ اس سے کس طرح کی ہیلپ ہو سکتی ہے۔۔۔

ظفر صاحب کے سامنے رباب اور مہوش کا لہجہ بھی شجیہ کے ساتھ شیریں ہو جاتا۔۔۔

"ارے آج تو بڑے بڑے لوگ ناشتے کی ٹیبیل پر نظر آ رہے ہیں۔۔"

فاضل جس کی صبح شاید ابھی ہوئی تھی اس کی نظریں شجیہ پر پڑی تو وہ اپنی حوس بھری نگاہیں اس پر ٹکا کر بظاہر ہنس کر کہتے ہوئے شجیہ کے برابر رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

شجیہ جو اس کے آنے سے ہی پریشان ہو چکی تھی اس کے اس طرح بیٹھنے سے وہ اور زیادہ گھبرا گئی۔۔۔

غیر محسوس انداز سے اس نے۔ اپنی کرسی کو تھوڑا کھسکانے کی کوشش کی۔۔۔

فاضل ترچھی نگاہوں سے اس کا کھسکنا محسوس کر چکا تھا۔۔

اور کمینی سی مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتا وہ ناشتے میں مصروف ہو چکا تھا۔۔۔

مہوش اور باقی گھر کے افراد منگنی کے فنکشن کو ڈسکس کر رہے تھے۔۔

ارسل خاموشی سے بیٹھا اپنے موبائل میں مصروف تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آج ظفر پیلیس میں رنگوں کی بہار آئی ہوئی تھی۔۔۔

برقی قمقمے جگمگا رہے تھے۔۔

سامنے بنے پھولوں کے سٹیج پر پریوں جیسی شان کے ساتھ رباب کچھ فتح کرنے کے سرشار سی مسکرا رہی تھی۔۔۔

تو برابر میں سنجیدہ سا راہب شہزادے جیسی آن بان لیئے خلاف معمول خاموش سا بیٹھا تھا۔۔۔

وائٹ کلر کے فراک میں شجیہ خاموش سی ایک کونے میں بیٹھی تھی۔۔۔

پہلی بار اس کے دل میں راہب کو دیکھ کر یہ خواہش پیدا ہوئی۔۔

"کاش میری زندگی میں بھی کوئی ایسا شخص آئے۔۔۔"

اسے نہیں پتا تھا اس کے دل سے یہ نکلی دعا عرش تک پہنچ چکی تھی۔۔۔

* * *

"چلو بیٹا انگوٹھی پہناؤ۔۔" راہب کب سے کونے میں بیٹھی شجیہ کو تک رہا تھا اسے احساس بھی نہیں ہوا۔۔

جب لائبہ بیگم نے اس کے ہاتھ میں رنگ تھمایا تو وہ ہوش میں آیا۔۔۔

"یہ آج اس کے دل کو کیا ہوا تھا۔۔۔

جسے وہ بچی سمجھتا تھا آج وہ اتنی بڑی کیوں لگ رہی تھی کہ دل کو ہی بھا گئی تھی۔۔۔

راہب غائب دماغی سے رباب کو انگوٹھی پہنا رہا تھا۔۔۔

دوسری جانب نجانے شجیہ کو کیا ہوا وہ یہ منظر دیکھ نہیں سکی اور اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

ہر طرف مبارک باد کی آواز آ رہی تھی۔۔۔

رباب کے چہرے پر کچھ پا لینے کی خوشی تھی تو راہب کے چہرے پر کچھ کھو دینے کا ملال۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شجیہ کے آنکھوں سے آنسو کیوں آ رہے تھے وہ خود انجان تھی۔۔۔

بے۔ دھیانی میں جاتے ہوئے وہ سامنے سے آتے فاضل سے جا ٹکرائی۔۔۔

"اُفف اپنے اس نازک سے سراپے پر اتنا ظلم تو نہ کرو جان۔۔۔"

فاضل نے اسے۔ دونوں ہاتھوں سے تھامتے ہوئے کمینگی بھرے لہجے میں کہا۔۔

شجیہ اس کے لمس سے ہی بدک گئی۔۔۔

اس کے اندر آگ سی لگ گئی۔۔۔

وہ لمس اسے کئی سالوں پیچھے لے گیا۔۔۔

بے ساختہ وہ چیخنے لگ گئی۔۔۔

"چھوڑو مجھے چھوڑو مجھے۔۔ "اس کے اس طرح چیخنے سے وہ گھبرا گیا۔۔۔

چیخ سن کر گھر کے افراد کی بھی اس طرف نظر اٹھی۔۔۔

ظفر صاحب وہاں پہنچے تو راہب سے بھی نہیں رہا گیا۔۔

وہ بھی اسٹیج سے نیچے اتر تا لان کے اس جانب گیا جہاں سے اس کے چیخنے کی آواز گئی تھی۔۔۔

"بابا یہ گر رہی تھی میں نے تو صرف سنبھالا ہے ورنہ بہت بری چوٹ آتی۔۔"

فاضل معصوم بنا اپنی گواہی دے رہا تھا۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیئے ذکیہ بیگم کے سینے سے لگی بری طرح کانپ رہی تھی۔۔۔

"اچھا تم اندر جاؤ۔۔ "ظفر صاحب نے اسے بھیج دیا جب کہ ذکیہ بیگم بھی شجیہ کو لیئے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔

سب جانتے تھے شجیہ کو کس بات کا خوف تھا اسی لیئے فاضل سے کسی نے کچھ نہیں پوچھا۔

یہی بات راہب کے لیئے حیران کن تھی کیونکہ وہ شجیہ کے ماضی سے انجان تھا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"یہ راہب کو کیا ضرورت تھی ہیرو بن کے وہاں جانے کی۔۔"

رباب شدید غصّہ تھی۔۔۔

"اس لڑکی نے اب میرے بیٹے کو بدنام کرنے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔۔

"پہلے میرے بھائی پر الزام لگا کر مجھ سے دور کیا اب میرا معصوم بیٹا نظر آگیا ہے کلموہی کو۔۔۔"

مہوش کو اپنے بیٹے کا غم ستا رہا تھا۔۔

"تمہیں کیا ضرورت تھی وہاں جانے کی؟"

راہب کے آتے ہی رباب شروع ہو چکی تھی۔۔۔

"بس کرو رباب مہمان دیکھ رہے ہیں۔۔"

مہوش نے اسے چپ کروایا تو وہ چپ ہو گئی مگر راہب کو بہت برا لگا اس کا اس طرح سوال کرنا۔۔۔

* * *

"تمہاری کزن کے ساتھ کوئی پرابلم ہے؟ its mean بچپن میں کوئی ایسا واقعہ یا کوئی حادثہ پیش آیا تھا اس کے ساتھ؟"

وہ نفسیات میں دلچسپی رکھتا ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ بات کی طے تک نہ پہنچ پاتا۔۔

آج منگنی کے دوسرے دن وہ لوگ ڈنر کرنے آئے تھے۔۔۔

اور آج کے اتنے اہم ڈنر پر رباب شجیہ کے ذکر پر بہت بدمزہ ہوئی۔۔۔

"مجھے لگا تم یہاں مجھ سے کوئی رومانٹک باتیں کرو گے۔۔ مگر تم نے تو یہاں شجیہ نامہ کھول دیا ہے۔۔"

رباب نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

ریڈ اسٹائلیش سے ٹاپ کے ساتھ جینز پہنے اچھے سے میک اپ کے ساتھ وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں رومانٹک باتیں کر سکتا ہوں؟" راہب نے ہنستے ہوئے الٹا اس سے سوال پوچھا۔۔۔

"کیوں تم لڑکے نہیں ہو یا میں حسین نہیں ہو یا تم اس رشتے سے خوش نہیں ہو؟" وہ اچھا خاصا غصّہ ہو گئی اس کی بات سن کر۔۔۔

"ہمارے درمیان ابھی ایسا ریلیشن نہیں ہے کہ ہم کوئی رومانٹک باتیں کریں۔۔ میرے خیال سے ان سب باتوں کے لیئے مناسب وقت کا انتظار کرنا چاہیئے۔۔

نکاح کے بعد ہی یہ سب اچھا لگتا ہے۔۔۔

راہب نے جوس کا گلاس گھماتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔۔

ohh my God" راہب تم اتنے سطحی ذہن کے ہو میں سوچ بھی نہیں۔ سکتی تھی۔۔۔" رباب جیسے اس کی بات سن کر صدمے میں آچکی تھی۔۔۔

"میں تو شروع سے ایسا ہی ہوں تم نے ہی مجھے سمجھنے میں غلطی کی۔۔۔"

راہب نے جوس ختم کر کے گلاس ٹیبیل پر رکھتے ہی کہا۔۔۔

"اب چلیں۔۔" وہ اس کی طرف دیکھتا کہہ رہا تھا۔۔

رباب خاموشی سے اس کے ساتھ ریسٹیورینٹ سے باہر آگئی۔۔۔ غصّہ تو اب بھی اسے اس پر تھا مگر وہ راہب کے رعب دار لہجہ دیکھ کر ضبط کر گئی۔۔۔

کچھ بھی ہو راہب کے انداز میں کچھ ایسا تھا کہ۔ رباب جیسی بے خوف لڑکی بھی اس سے ڈر جاتی۔۔۔

* * *

آج صبح سے ہی ذکیہ بیگم کی طبیعت کچھ ناساز تھی۔۔۔

ظفر صاحب بھی آج آفس سے آتے ہی ان کے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

"امّی اب آپ کوئی بہانہ نہیں کریں گی۔۔ اور آج ہی میرے ساتھ چلیں۔۔"

ظفر صاحب نے اٹل لہجے میں کہا۔۔۔

"نہیں اب تو صرف آخری سانس باقی ہے اب کیا فائدہ۔۔؟"

ذکیہ بیگم کے اس طرح کہنے پر پاس کھڑی شجیہ کی آنکھیں بھر آئیں۔۔

"دادو آپ کے علاوہ میرا کوئی بھی نہیں ہے ایسی باتیں نہیں کیا کریں۔۔"

ظفر صاحب کی موجودگی کو فراموش کیئیے وہ ان کے گلے لگ کر رونا شروع ہو چکی تھی۔۔۔

"بیٹا میں ہوں نہ تمہارا تایا تم خود کو اکیلا کیوں سمجھتی ہو؟"

ظفر صاحب نے اس کو اس طرح روتا دیکھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"بیٹا اگر راہب آئے تو اسے میرے پاس بھیجنا اور اس بات کا علم رباب یا مہوش کو نہ ہو۔۔"

ذکیہ بیگم نے کہا تو ظفر صاحب حیران ہوئے۔۔۔

"راہب سے کیا کام ہے آپ کو؟ آپ مجھے بتائیں۔۔"

"بیٹا اپنی ماں کی۔ آخری خواہش سمجھ کر ہی پوری کر دو۔۔۔"

ذکیہ بیگم نے کمزور سی آواز میں کہا تو ظفر صاحب شرمندہ ہوئے۔۔

"آپ پریشان نہیں ہوں کل ہی وہ آپ کے پاس آجائے گا۔ بس آپ میڈیسن وقت پر لیں اور اپنا خیال رکھیں۔۔"

ظفر صاحب وہاں سے چلے گئے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شجیہ صرف سات سال کی تھی جب بدر اور الماس کسی شادی سے واپسی سے آ رہے تھے۔۔ ہائی وے پر ان کا بہت برا ایکسیڈینٹ ہوا اور وہ دونوں اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے موقع پر ہی زندگی سے ہار گئے۔۔

مگر قدرت نے اتفاقی طور پر شجیہ کو محفوظ رکھا۔۔

شجیہ بھی ہر جگہ ان کے ساتھ ہوتی مگر آج قدرت کو کچھ اور منظور تھا۔۔

شجیہ کو ذکیہ بیگم نے آج اپنے پاس رکھ لیا کہ وہ ان کے ساتھ آئے گی۔۔

اصل میں شجیہ کی زندگی تھی۔۔۔

سات سال کی بچی کو اتنی عقل تو نہیں تھی کہ اس کے ماں باپ اچانک ہی اس سے بچھڑ کر کہاں چلے گئے۔۔۔

وہ راتوں کو ڈرتی اپنی ماں کو پکارتی مگر ذکیہ بیگم نے اسے اپنی آغوش میں سمیٹ لیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شروع میں مہوش نے شجیہ کی دیکھ بھال کی مگر وہ جلد اکتا گئیں۔۔

ظفر صاحب کا اتنا رعب تھا کہ وہ سامنے میں کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔

مگر انہوں نے اپنے بچوں کو اپنے انداز میں تربیت کی اور شجیہ سے دور رکھنے کی کوشش کی۔۔۔

"ارے شجیہ یہ تو بہت مہنگے ٹوائز ہیں۔۔ آپ اسے توڑ دو گی۔۔ چھوڑ وا سے۔۔"

مہوش نے رباب کے کھلونے اس کے ہاتھ سے لے لیئے۔۔

شجیہ کو چھوٹے سے ہی انہوں نے اپنے رعب میں رکھا۔۔

"یہ کیا ہے؟ یہ بچوں کی جگہ ہے کھیلنے کی؟ خبردار اگر آئندہ آپ مجھے یہاں نظر آئیں۔۔"

وہ اس کا ہاتھ اتنی سختی سے دباتیں کہ اس کی چیخ نکل جاتی۔۔

اور اس دن کے بعد سے وہ کبھی لان کے پاس نظر نہیں آتی۔۔

ذکیہ اور ظفر صاحب کو لگتا کہ مہوش شجیہ کا خیال رکھتی ہے اسی لیئے وہ دونوں۔ اطمینان سے رہتے مگر مہوش نہیں چاہتی تھیں کہ ان کی اولاد کی محبت میں کوئی حصّے دار بنے اسی لیئے وہ شجیہ کو ظفر صاحب کی آنکھوں سے اوجھل رکھتیں۔۔

اور ان کے پیچھے وہ شجیہ سے بہت بری طرح پیش آتیں۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مہوش کا بھائی کسی کام کے سلسلے میں دبئی سے پاکستان آیا تو مہوش نے اپنے بھائی کو اپنے گھر میں جگہ دی۔۔

کیونکہ نوید کا پاکستان میں اس کے سوا کوئی نہیں تھا۔۔۔

نوید کو آئے ہوئے ایک مہینہ ہو چکا تھا اس کے آنے سے رباب ارسل اور فاضل جہاں بہت خوش تھے وہیں شجیہ بہت خاموش اور ڈری ڈری سی رہنے لگی تھی۔۔۔

شجیہ اب آٹھ سال کی ہو چکی تھی اسے روّیوں کی سمجھ آنے لگی تھی۔۔

مہوش کا ظفر اور ذکیہ کے سامنے میٹھا بننا اور بعد میں اپنی جلن نکالنا اسے بخوبی سمجھ آ گیا تھا۔۔

حالات نے اسے اپنی عمر سے زیادہ بڑا کر دیا تھا۔۔

"ارے شجیہ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ چلو آئس کریم کھانے چلتے ہیں۔۔

وہ لان کی کرسی میں بیٹھی ڈرائینگ کی کاپی میں پینسل سے نشانات بنا رہی تھی جب نوید کے مکار بھرے لہجے پر وہ اسے دیکھ کر وہ خوف سے کانپنے لگی۔۔۔

"ارے تم تو ایسے ڈر رہی ہو جیسے میں تمہیں کھا جاؤنگا۔۔"

سامنے والی کرسی میں بیٹھا وہ اس کے ہاتھوں پر ہاتھ پھیرتا اپنی حوس مٹا رہا تھا۔۔۔

"انکل مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔ آپ رباب کو لے جائیں۔۔۔"

وہ جلدی سے کرسی سے اتر گئی۔۔

"ارے مجھے تو آپ کو ہی لے کر جانا ہے۔۔"

وہ اس کے سرخ اور پھولے ہوئے گال پر چٹکی کاٹتا اپنی حوس بھری نظریں اس پر جمائے کہہ رہا تھا۔۔۔

شجیہ کو اس لمس کی سمجھ نہیں تھی مگر اسے لگتا جو ہو رہا ہے وہ بلکل بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

"ارے نوید تم یہاں کیا کر رہے ہو رباب وغیرہ تمہارا انتظار کر رہی ہیں کہ تم آئس کریم کھلانے لے کے جا رہے ہو۔۔"

اس وقت مہوش کی آمد سے نوید گڑبڑا گیا جب کہ شجیہ نے سکون کا سانس لیا۔۔۔

"جی آپی میں تو جا رہا تھا میں نے سوچا شجیہ اکیلے بور ہو گی تو اسے بھی لے جاؤں۔۔"

اپنے مکار لہجے میں کہتا واقعی شجیہ کا سب سے بڑا ہمدرد لگا۔۔۔

"اسے کیا بور ہونا ہے اسے تو بس اکیلے ہی رہنا پسند ہے تم اس سے زیادہ اپنی ہمدردی مت دکھایا کرو۔۔"

مہوش کو نوید کا اس طرح حمایت کرنا بلکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

"اچھا آپی جا رہا ہوں آپ تو پیچھے پڑ جاتی ہیں۔۔" اپنے دل کا چور پکڑے جانے کے خوف سے وہ جان چھڑاتا جلدی سے بھاگا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ذکیہ بیگم ان دنوں اپنی بہن کی عیادت کرنے حیدر آباد گئی ہوئی تھیں۔۔

نوید کو اپنی درندگی دکھانے کا کھل کر موقع مل رہا تھا۔۔۔

وہ بہت خوش تھا کہ شاید اب اسے آسانی ہو۔۔۔

شام میں مہوش اپنی کسی دوست کے گھر گئی ہوئی تھی۔۔

اور رباب وغیرہ اپنا ہوم ورک کر رہے تھے جب نوید لان میں بیٹھی خاموش شجیہ کے منہ پر ہاتھ رکھ کر زبردستی اوپر بنے سٹور روم میں لے آیا۔۔۔

"ششش آواز نہیں نکالنی ورنہ میں آپ کو بہت ماروں گا بلکہ یہ دیکھو۔۔ اس کی طرح جلا دونگا۔۔"

وہ اسے اندھیرے میں سٹور روم میں لے آیا تھا اور موبائل پر ایک بچی کی جلنے کی ویڈیو دکھا کر اسے ڈرا رہا تھا تاکہ اس کے کسی عمل پر وہ چیخ نہ سکے۔۔۔

وہ ویڈیو ایسے ہی ایف بی سے آئی وائرل ویڈیو تھی۔۔

مگر شجیہ کو ڈرانے میں کافی کار آمد ہوئی۔۔۔

وہ خاموشی سے خوف سے کانپ رہی تھی اس میں اتنی بھی ہمّت نہ تھی کہ وہ منہ سے کوئی بھی آواز نکال سکے۔۔۔

اس سے پہلے وہ درندہ اس کے قریب آتا اور اپنی حوس پوری کرتا کہ شجیہ خوف سے بے ہوش ہو گئی۔۔۔

اسے زمین پر گرتا دیکھ کر نوید کے ہوش ٹھکانے آ گئے ساری درندگی دو منٹ میں دور ہوئی اب وہ اپنے پکڑے جانے کے خوف سے آگے کا لائحمل سوچ رہا تھا۔۔۔

وہ اسے اسی طرح گرا ہوا چھوڑ کر وہاں سے بھاگ گیا۔۔۔

"شجیہ کہاں ہے؟" رات ہو گئی تھی ظفر صاحب آفس سے آئے تو سب سے پہلے شجیہ کی غیر موجودگی محسوس کی۔۔۔

"یہی ہو گی اپنے روم میں پتا نہیں اتنا اکیلے اکیلے کیوں رہتی ہے۔۔"

مہوش نے اپنے لہجے میں اس کی فکر گھولنے کی کوشش کی۔۔۔

"نوری شجیہ کو کھانے کے لیئے بلا کر لاؤ" انہوں نے ملازمہ کو۔ حکم دیا تو وہ چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد ہی وہ اس کی غیر موجودگی کی خبر لا رہی تھی۔۔۔

"ایسے کیسے نہیں ہے کہاں جا سکتی ہے وہ؟"

ظفر غصّے میں آ گئے تھے۔۔

"ارے آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں بچی ہے یہی کہیں ہو گی"

مہوش ان کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

آدھے گھنٹے سے زیادہ ہو چکا تھا تمام ملازم اور ظفر خود پورے گھر میں تلاش کر چکے تھے مگر اس کا کہیں بھی پتا نہیں چل رہا تھا۔۔۔

ظفر صاحب بہت زیادہ پریشان تھے جب کہ خوف زدہ تو مہوش بھی ہو گئی تھیں اور انہیں شجیعہ پر ہی غصّہ آ رہا تھا جو بلاوجہ ان کی لائف ڈسٹرب کرنے کی وجہ بنی ہوئی تھی۔۔۔

نوید اس وقت سے ہی غائب تھا۔۔۔

جب سب جگہ سے ہار مان کر ظفر صاحب تھک کر بیٹھ گئے تو نوری کی دی گئی اطلاع ان کے اوپر بجلی بن کے گری۔۔۔

"صاحب جی میں نے بے بی کو نوید صاحب کے ساتھ سٹور روم کی جانب جاتے دیکھا تھا۔۔

بغیر کچھ سنے وہ سٹور روم کی جانب بھاگے۔۔

مہوش بھی ان کے پیچھے پیچھے گئی۔۔۔

"سٹور روم کا دروازہ کھولتے ہی ظفر صاحب کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی۔۔۔

شجیعہ کا وجود زمین پر اوندھا پڑا تھا۔۔

"انہوں نے اسے اٹھایا تو مدھم سی سانسیں چل رہی تھی۔۔

"گاڑی نکالو" ملازم سے گاڑی نکالنے کا کہہ کر وہ اسے گود میں لے کر ہاسپٹل کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔

مہوش نے ان کے پیچھے آنے کی کوشش کی تو انہوں نے غصّے سے سرخ آنکھوں سے دیکھا کہ مہوش کے اندر خوف سے سنسنی پھیل گئی اتنے غصّے میں انہوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔

مہوش نے فوراً نوید کو کال کر کے اس واقعے کو جاننے کی کوشش کی تو وہ سن کر ہی ڈر گیا کہ اس کا نام آچکا ہے اس نے جھوٹی سچی کہانی سنا دی کہ وہ یہاں پر تھا ہی نہیں وہ تو کافی دیر سے گھر کے باہر ہے۔۔۔

مہوش نے بھی اس بات پر یقین کر لیا۔۔

* * *

ہاسپٹل جا کر ظفر کو پتا چلا کہ شدید خوف کے زیر اثر شجیہ بے ہوش تھی۔۔

وہ نوید کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے تا کہ پتا چلے۔ اس نے ایسا کیا کیا ہے اور اسٹور روم میں وہ کس طرح اور کیوں گئی مگر نوید کا فون بھی آف جا رہا تھا۔۔

بعد میں خبر آئی کہ وہ دبئی واپس جا چکا ہے۔۔

اس خبر سے ظفر صاحب کو یقین ہو گیا کہ ضرور اس نے کچھ غلط کرنے کی کوشش کی ہے۔۔

انہیں شدید غصّہ تھا مگر شجیہ کے ہوش میں آنے سے پہلے وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھے۔۔۔

ذکیہ بیگم بھی دو گھنٹے میں ہی خبر ملتے ہاسپٹل آچکی تھی۔۔۔

"کسی نے بچی کو ذہنی اذیت دینے کی کوشش کی ان کو ہراسمنٹ میں رکھا گیا ہے۔۔"

ڈاکٹر کے الفاظ ان دونوں پر بجلی بن کر گزری۔۔۔

"کیونکہ بچی بے ہوشی کے حالت میں مسلسل چیخ رہی ہے کسی کو ہاتھ لگانے سے منع کر رہی ہے۔۔"

اور ایسا صرف ہراسمنٹ کے کیس میں ہی ہوتا ہے۔۔۔"

وہ بے ہوشی کی حالت سے باہر آچکی ہے مگر ایسا لگتا ہے جیسے وہ خود ہوش میں آنا ہی نہیں چاہتی"

ڈاکٹر کہہ رہا تھا اور وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

ظفر صاحب شرمندہ سے ذکیہ بیگم سے نظریں چرا رہے تھے۔۔

"آپ بچی کے کون ہیں؟" اور بچی کو کس کے پاس چھوڑا تھا آپ لوگوں نے؟"

ڈاکٹر کے سوالات انہیں مزید شرمندگی میں دھکیل رہے تھے۔۔۔

ہماری سب سے بڑی غلطی ہی یہی ہوتی ہے کہ بچی ہے انکل ہیں کھیل رہے بچی کے ساتھ کوئی بات نہیں۔۔

لیکن کچھ درندوں کے لیئے وہ بچی نہیں ہوتی وہ عورت کا جسم ہوتا ہے جس سے وہ مرد اپنی حوس پوری کرنا چاہتا ہے۔۔۔

ہم اسی خوش فہمی میں رہ کر اپنے بچے اور بچیوں کو انکل آنٹی نما درندوں کے حوالے کر کے پر سکون ہوتے ہیں۔۔۔

* * *

اس واقعے کو ہفتہ ہو چکا تھا۔۔۔ شجیہ کو ہوش آ چکا تھا۔۔

مگر اسے بخار رہنے لگا تھا۔۔۔ راتوں کو چیخ کر اٹھنا اندھیرے میں ڈرنا اس کو سائکو بنا رہا تھا۔۔۔

ہاسپیٹل سے ڈسچارج ہونے کے بعد ذکیہ بیگم اسے لے کر بدر صاحب کے پورشن میں آ گئیں۔۔

ظفر صاحب نے ہر ممکن کوشش کی کہ وہ نہ جائیں مگر انہوں نے ایک نہ سنی۔۔۔

گھر تو ایک ہی تھا مگر پورشن الگ تھا۔۔

ظفر صاحب اس کی پڑھائی سے لے کر ہر چیز کی ضرورت پوری کر رہے تھے۔۔۔

روز وہ دونوں کا حال بھی پوچھتے۔۔۔

مگر مہوش نے خود بھی اور بچوں کو بھی ان سے دور کر لیا۔۔۔

ظفر صاحب نے کافی دن تک مہوش س ءبات چیت بند رکھی مگر کب تک وہ ان کی بیوی تھی اسی لیئے کچھ دن بعد پھر سب پہلے جیسا ہو گیا۔۔

مگر مہوش کے دل میں شجیہ کے لیئے نفرت مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔

وہ اپنے بھائی کو قصوار سمجھنے کے بجائے بھائی سے دوری کا سبب اسے سمجھتی تھی۔۔۔

* * *

وقت بڑھتا چلا گیا مگر شجیہ وہیں بچپن کے خوف کے زیر اثر بڑھی اور اس کی زندگی وہیں ٹھہر گئی۔۔۔

لوگوں سے دور رہنا خاموش رہنا اور خوابوں میں ڈرنا اس کی عادت میں شامل ہو چکا تھا۔۔۔

پھر وقت نے اسے فاضل کی صورت میں ایک اور نوید لا کھڑا کیا تھا۔۔۔

جس کی نظریں بلکل نوید کی طرح اسے آر پار محسوس ہوتیں۔۔۔

اس کا خوف کم ہونے کے بجائے مزید بڑھتا چلا گیا۔۔۔

* * *

ماضی کے باب سے نکل کر ذکیہ بیگم حال میں آئیں تو سامنے بیٹھے راہب کی آنکھیں بھی نم تھی۔۔۔

تو یہ وجہ ہے جس کی وجہ سے وہ لڑکی نارمل بی ہیو نہیں کرتی۔۔۔

اسے بہت دکھ ہوا اس عمر میں لڑکیاں نئے خواب دیکھتی ہیں شوخ اور چنچل ہوتی ہیں مگر ظالم دنیا نے اسے کیا بنا دیا تھا۔۔۔

آج راہب شجیہ کے فارم لے کر آیا تھا مگر شجیہ کا ردعمل اس کے لیئے بہت حیرت زدہ تھا۔۔۔

وہ یونی ورسٹی جانے سے خوف زدہ تھی۔۔۔

پھر ذکیہ بیگم سے بہت استفسار کرنے پر انہوں نے اس کے سامنے اس کی ماضی کی کتاب کھول دی۔۔۔

شجیہ اس وقت شاید سو چکی تھی وہ کمرے میں موجود نہیں تھی۔۔۔

پھر راہب نے اسے کالج سے سمپل بی اے کرانے کا فیصلہ کیا۔۔۔

* * *

"آج ظفر صاحب آئے تو راہب بھی ان کے ساتھ تھا وہ ذکیہ بیگم سے ملنے آیا تھا۔۔ ان کی طبیعت مزید بگڑ چکی تھی۔۔ شجیہ بھی وہیں ان کے برابر میں بیٹھی تھی۔۔۔

شجیہ کے ذہن نے اس دن راہب کے متعلق جو بات سوچی وہ اس پر شرمندہ تھی۔۔۔ آج وہ۔ اس بات کو فراموش کر چکی تھی۔۔

دوسری طرف راہب نے شجیہ کو دیکھا تو اس کے دل میں اس دن والی کیفیت یاد آئی شاید شجیہ سے ہمدردی اس کے دل کو بدل رہی ہے اس نے اپنے دل کو ڈپٹا اور ذکیہ بیگم کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

"بیٹا جاؤ راہب کے لیئے چائے لے کر آؤ۔۔"

ذکیہ بیگم نے شاید شجیہ کو منظر سے غائب کرنا چاہا۔۔

وہ خاموشی سے چلی گئی۔۔۔

"بیٹا مجھے لگتا ہے اتنے دنوں میں جتنا شجیہ کو تم نے سمجھا اور اس نے اب تک جتنا امپروو کیا ہے وہ سب تمہاری بدولت ہے۔۔

بیٹا اس کا میرے سوا دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔

ذکیہ بیگم نے تمہید باندھی اور وہ خاموشی سے ان کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

میری صرف اتنی سی خواہش ہے کہ یہ پڑھ لکھ کر پر اعتماد بن جائے اور اپنے پیروں پر کھڑی ہونے کے قابل ہو۔۔

میری آخری۔ خواہش سمجھ لو میں چاہتی ہوں اگر مجھے کچھ ہو بھی جائے تو اسے پڑھائی میں آگے بڑھنے میں تم مدد کرنا۔۔۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"آپ فکر نہ کریں شجیہ کو پڑھائی میں جو بھی ہیلپ ہو گی میں ضرور مدد کرونگا۔۔

راہب تھوڑی دیر بعد وہاں سے چلا گیا لیکن ظفر صاحب کافی دیر تک ان کے پاس بیٹھے رہے۔۔ پھر ان کے جانے کے بعد ذکیہ بیگم سو گئیں۔۔

آج شجیہ کو عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی جیسے کچھ ہونے والا ہو مگر اس نے اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹک دیا۔۔

صبح شجیہ کی آنکھ کھلی تو ذکیہ بیگم کو اب تک سوتا دیکھ کر اس کو تعجب ہوا۔۔۔

"دادو۔۔ دادو۔۔ وہ انہیں مسلسل پکار رہی تھی۔۔

مگر دوسری طرف جواب نہ پا کر اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار آ گئے۔۔

اس کا دل کسی انہونی کے ڈر سے بری طرح کانپ رہا تھا۔۔۔

"دادو۔۔۔ بری طرح چیخ کر وہ انہیں جھنجوڑ رہی تھی۔۔۔

ان کی سانسیں چیک کی تو وہ بلکل نہیں چل رہی تھی۔۔

"نن۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ وہ دور ہٹ گئی۔۔ دیوار سے لگ کر آنکھیں بند کیئے کانپ رہی تھی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے جلدی میں وہ ظفر صاحب کے پورشن کی طرف دوڑی۔۔۔

وہاں سب بیٹھ کر ناشتہ کر رہے تھے جب وہ گھبرائی سی وہاں پہنچی۔۔۔

"کیا ہوا بیٹا؟"سب ٹھیک ہے؟"

ظفر صاحب کی نظر سب سے پہلے اس پر پڑی۔۔۔اس کی اجڑی ہوئی حالت دیکھ کر وہ گھبرا گئے۔۔۔

"وہ۔۔وہ۔۔۔داد۔۔دادو۔۔۔"اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی الفاظ بھی ادا نہیں ہو رہے تھے۔۔۔

ظفر صاحب ذکیہ بیگم کا سنتے ہی فوراً اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے اور بغیر کسی۔سے کچھ کہے تیزی۔سے شجیہ کے ساتھ باہر کی جانب بھاگے۔۔۔

"صبح۔ صبح کون سا ڈرامہ۔سٹارٹ ہو گیا؟"رباب نے اپنے پر منگ کئیے ہوئے بالوں کو ایک ادا سے پیچھے کرتے ہوئے مزاق اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

"بیٹے کو اپنے پاس بلانے کا بہانہ ہو گا آج کل ایسے بھی ان کا دل وہیں زیادہ لگ رہا ہے۔۔"

مہوش نے بھی نخوت سے کہہ کر اپنے گلاس میں جوس انڈیلا۔۔۔

"مام رباب پلیز سٹاپ اٹ۔۔ بیمار ہیں وہ نجانے کیا ہوا ہے آپ لوگوں کو صرف اپنی فکر رہتی ہے۔۔" ارسل ان دونوں کو کہتا تیزی۔ سے اٹھا اور وہ بھی ذکیہ بیگم کے پورشن کی طرف بڑھا۔۔۔

"دیکھا مام یہ نیا ہمدرد تیار ہو گیا ہے۔۔" رباب نے بائل ایگ لیتے ہوئے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔۔۔

جب کہ مہوش اب تک اپنے بڑے بیٹے کے لہجے کے غم میں تھیں۔۔ کہ ان کا لاڈلا بیٹا ان کو کس طرح بول کر گیا۔۔۔

ان سب معاملے سے الگ فاضل مزے سے ناشتہ کرتا ساتھ ساتھ موبائل میں طھی مصروف تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"کیا ہوا ہے دادو کو تایا آپ بتا کیوں نہیں رہے۔؟ شاید زندگی میں پہلی بار اس کی آواز اتنی بلند ہوئی تھی۔۔

وہ سب ہاسپیٹل میں تھے۔۔ ڈاکٹر نے دیکھتے ساتھ ہی۔ ایکسپائیر قرار دے دیا تھا۔۔

شجیہ کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اس کی زندگی کا آخری سہارا بھی اب اس دنیا میں نہیں رہا۔۔۔

وہ دھاڑے مار کر رونا چاہتی تھی مگر وہ نہیں رو سکی اور پھر جنازہ بھی اٹھ گیا لوگ اسے تسلّی دیتے رہے۔۔ مگر وہ ایک طرف کونے میں بیٹھی خاموش تماشائی بنی تھی۔۔ اس کی آنکھ سے ایک آنسو نہیں ٹپکا۔۔۔

"بیٹا وہ اس دنیا میں نہیں ہیں تمہاری۔ دادو ہم۔ سب کو اکیلا چھوڑ کر چلی گئی ہیں۔۔"

ظفر صاحب کو اس کی حالت دیکھ کر خوف آیا۔۔۔

اس نے ان کی بات پر اپنی خالی نظریں ان کی طرف اٹھائی۔۔۔

ظفر صاحب کا کلیجہ پھٹنے لگا اس کی حالت دیکھ کر۔۔۔

وہ۔ شدید صدمے کے زیر اثر تھی جہاں۔ رونا بہت ضروری تھا ورنہ یاداشت چلے جانے یا پاگل ہونے کے اثرات تھے۔۔۔

"انکل اس کا رونا بہت ضروری ہے۔۔" تین دن گزرنے کے بعد راہب نے اس کہ حالت دیکھتے ہوئے ان سے کہا۔

وہ اسے اپنے پاس لے آئے تھے اس وقت وہ لاؤنج میں سب کے ساتھ بیٹھی بھی الگ ہی لگ رہی تھی۔۔

راہب بھی آج وہیں تھا تو اسے اس طرح دیکھ کر اسے بہت دکھ ہوا۔۔

"بیٹا ہم نے ہر ممکن کوشش کر لی مگر اس کا کوئی رد عمل سامنے نہیں آتا۔۔"

ظفر صاحب پریشانی سے گویا ہوئے۔۔۔

"اگر آپ کہیں تو میں کوشش کروں؟" راہب نے ان سے اجازت مانگی۔۔۔

"بلکل بیٹا تم بھی اپنی کوشش کرلو ہوسکتا ہے تمہیں کامیابی ملے۔۔۔" ظفر صاحب نے بخوشی کہا۔۔

مگر سامنے بیٹھی موبائل میں مصروف رباب کے منہ کے زاویے بگڑ گئے۔

مگر اس وقت ظفر صاحب کے سامنے شجیہ کے خلاف وہ کچھ نہیں کہہ سکتی تھی اسی لیئے خاموش رہنا پڑا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"دوسرے دن راہب پھر آیا تھا اور آج وہ شجیہ کے لیئے ہی خاص طور پر یہاں تھا۔۔۔

لان میں اکیلا بیٹھا دیکھ کر وہ وہیں آگیا۔۔

"گرینی بہت اچھی تھیں۔۔ تمہیں پتا ہے انہیں صرف تمہاری فکر رہتی تھی۔۔

لاسٹ ٹائم بھی انہوں نے مجھ سے صرف تمہارے بارے میں بات کی۔۔"

وہ جو خاموشی سے لاتعلق بیٹھی تھی اس کی بات پر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

"وہ صرف یہی چاہتی تھیں تم اس معاشرے میں سر اٹھا کر جیو لوگوں کا مقابلہ کرنا سیکھو پڑھو اتنا کہ خود کی پہچان بنا سکو۔۔"

راہب کو اس کے سر اٹھانے سے تقویت ملی تو وہ بات مکمل کر گیا۔۔۔

"میں اکیلے نہیں رہ سکتی میں دادو کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔ مجھے راتوں میں ڈر لگتا ہے۔۔۔"

ان۔ تین دن میں اس نے پہلی بار کوئی بات کی تھی۔۔

ظفر صاحب بھی اسے دیکھ کر وہیں آ گئے تھے اور اب شجیہ کے اس طرح بولنے پر وہ پر سکون ہوئے چلو اس کی خاموشی تو ٹوٹی۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی اور پھر دھاڑے مار کر رونے لگی شاید زندگی میں کبھی نہ روئی ہو۔۔۔

راہب کو اس وقت اس چھوٹی سی لڑکی پر بڑا ترس آیا۔۔۔

اسے رونے کے لیئے کسی کا کندھا بھی میسر نہیں تھا۔۔

ظفر صاحب ہی تھے وہ بھی ہر وقت آفس میں رہتے کون تھا جو اس کی سنتا۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ رو کر ہلکان ہو گئی تو ظفر صاحب نے اسے میڈیسن دے کر کمرے میں بھیج دیا۔۔ تھوڑی دیر میں وہ نیند کی وادی میں چلی گئی۔۔۔

آج راہب واپسی پر صرف شجیہ کو سوچ رہا تھا۔۔ وہ ایک رحم دل انسان تھا اس کے لیئے اپنی آنکھوں کے سامنے کسی کو تڑپتا اور سسکتا دیکھنا بہت مشکل تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"تم شجیہ کو کچھ زیادہ سیریس نہیں لے رہے۔۔"

آج راہب اسے کچھ کتابیں دینے آیا تو رباب نے اس پر طنز کے نشتر چلائے۔۔۔

"ہاں ویسے یہ کام تم لوگوں کا تھا وہ تمہاری کزن ہے مگر جب اپنے رشتے بے حس ہو جائیں تو دوسروں کو آگے بڑھنا ہوتا ہے اللہ جس کو مدد کے قابل سمجھے۔۔۔"

راہب نے لاپرواہی سے کہتے ہوئے واپسی کی راہ لی۔۔۔

رباب کو یہ بات مرچی کی طرح لگی وہ جی جان سے جل گئی۔۔۔

"تم یہ جتانا چاہتے ہو کہ ہم۔ اس کا خیال نہیں رکھتے تم بہت بڑے ہمدرد ہو اس کے۔۔۔"

وہ اس کے راستے میں آئی۔۔۔

"یہ تم خود کہہ رہی ہو میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔

اور پلیز میرا ٹائم ویسٹ مت کرو مجھے اور بھی بہت کام ہے۔۔۔" ماتھے سے آگے آئے بال کو وہ جھٹکتا دونوں ہاتھ جیب میں ڈالے لاپرواہی سے آگے بڑھ گیا۔۔۔

رباب جل کر خاک ہو گئی شجیہ کی نفرت اس کے دل میں کئی گناہ اضافہ کر گئی۔۔۔

راہب اب ظفر صاحب کے کہنے پر اسے ٹیوشن دینے آ رہا تھا کیونکہ ایک وہی تھا جس کی بات وہ سمجھ بھی جاتی تھی۔۔۔

* * *

ذکیہ بیگم کی وفات کو ایک مہینہ ہو چکا تھا۔۔۔

شجیہ کی زندگی مزید اس پر تنگ ہو گئی تھی۔۔

راہب کے بڑھتی ہوئی ہمدردی اس کے لیئے مصیبت بن رہی تھی۔۔

رباب اور مہوش اس کے اوپر طنز کے نشتر چلاتے پھر پڑھائی کے وقت اسے مختلف کاموں میں لگا کر وہ ایک طرح سے اپنی جلن کا بدلہ نکال رہی تھیں۔۔

اور یہ سب ظفر صاحب کی غیر موجودگی میں ہوتا۔۔۔

دوسری طرف فاضل نے اس کی زندگی کو عذاب بنا دیا تھا۔۔

ویسے وہ دیر سے رات کو گھر آتا شجیہ کی کوشش ہوتی وہ بہت کم اس کے سامنے آئے۔۔

اور اگر شجیہ نظر آجاتی تو وہ اپنی کمینگی دکھانا نہیں بھولتا۔۔۔

* * *

آج راہب کے گھر والوں کو ڈیٹ فکس کے لیئے گھر آنا تھا۔۔

مہوش نے صبح سے ہی۔ شجیہ کو مختلف کاموں میں لگایا ہوا تھا اور وہ خاموشی سے کام میں جتی تھی۔۔

صبح کالج کی بھی چھٹی ہو گئی تھی۔۔۔

ان لوگوں کا خیال تھا کہ راہب آج اسے پڑھانے نہیں آئے گا۔۔ وہ رات میں ہی سب کے ساتھ ڈنر کے لیئے آئے گا۔۔

بلکہ رباب نے اسے کال کر کے منع بھی کر دیا تھا۔ اس کے باوجود وہ شام میں حاضر تھا۔۔

جسے دیکھ کر مہوش اور رباب گڑبڑا گئیں۔۔

"ارے تمہیں تو منع کیا تھا آج۔۔ کیا ضرورت ہے بیٹا اس لڑکی کے لیئے خود کو تھکانے کی۔۔

وہ تو کالج بھی نہیں گئی کب سے سو رہی ہے۔۔"

مہوش نے راہب سے جھوٹ کہا۔۔

"کیا کالج نہیں گئی؟" مگر آج تو اس کا اہم ٹیسٹ تھا۔۔۔ "راہب پریشان ہوا اور غصّہ بھی آیا۔۔

مہوش دل میں گھبرائیں اگر اسے سچ پتا چل گیا تو۔۔

ہاں۔ دیکھو سب اس کا خیال رکھ رہے مگر اسے ہی اپنا کوئی خیال نہیں۔۔"

مہوش نے بات بنائی جب کہ رباب پارلر گئی ہوئی تھی تا کہ مزید فریش نظر آسکے۔۔۔

وہ ابھی جانے کا سوچ ہی رہا تھا ایک فلک شگاف چیخ سے دونوں ہل گئے۔۔

راہب چونکا یہ تو شجیہ کی آواز ہے۔۔

"بی بی جی وہ۔ شجیہ بی بی کا ہاتھ جل گیا ہے۔۔"

اس سے پہلے راہب کچھ سمجھتا نوری نے آکر اطلاع۔ دی۔۔

راہب بغیر کچھ سنے کچن کی طرف گیا جہاں شجیہ اپنا ہاتھ لیئے تکلیف سے تڑپ رہی تھی۔۔

راہب کا دماغ گھوم گیا۔

"آپ لوگوں

اس سے پین الٹ گیا تھا اور اس کے ہاتھ پر گرم آئل گر گیا تھا۔۔

ہاتھ بری طرح جھلس گیا تھا وہ اسے بروقت ہاسپٹل لے کر گیا۔۔۔

جب کہ مہوش کا سوچ سوچ کر ہی برا حال تھا کہ ظفر کو پتا چلے گا تو کیا ہو گا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

وہ ہاسپٹل سے واپس پہنچا تو ظفر صاحب بھی اس کے ساتھ تھے راہب نے ان کو کال پر اطلاع دی تو وہ وہیں چلے گئے۔۔۔

وہ لوگ پہنچے تو احمد اور لائبہ بھی یہاں موجود تھیں۔۔

"ڈیڈ میں ایسی جگہ رشتہ نہیں جوڑ سکتا جہاں انسانیت کی اہمیت نہ ہو۔۔"

اس کے دوٹوک فیصلے سے سب حیران اور پریشان ہو گئے۔۔۔

تم جانتے ہو تم کیا کہہ رہے ہو برخوردار۔۔" احمد لاشاری غصّے سے کھڑے ہو گئے۔۔۔

"ڈیڈ میں جانتا ہوں میں کیا کہہ رہا ہوں اور یہ مجھے بہت پہلے کر لینا چاہئیے تھا۔۔۔

"یہ کوئی وجہ نہیں ہے راہب وہ لڑکی ان کا پرسنل میٹر ہے تمہیں خدمت خلق کرنے کا شوق ہے کرو مگر میرے فیصلے سے انکار کا حق تمہیں نہیں ہے۔۔"

احمد صاحب شدید غصّے کے عالم میں بول رہے تھے۔۔۔

ظفر صاحب خاموش بیٹھے تھے وہ جو شجیہ کا حال دیکھ کر آئے تھے۔ ان کے اندر ہمت باقی نہیں تھی کہ وہ کچھ بھی بول سکیں۔۔

ایک طرف بیٹی تو ایک طرف بھتیجی تھی۔۔۔

راہب ابھی کچھ تماشہ نہیں چاہتا تھا اسی لیئے خاموشی سے وہاں سے نکل گیا۔۔۔

لائبہ اور احمد بھی زیادہ دیر نہیں بیٹھ سکے تھوڑی دیر میں وہ بھی چلے گئے۔۔ اس کی تاریخ پکی ہونی تھی کچھ بھی نہیں ہو سکا۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گئی۔۔

ظفر صاحب لائبریری میں چلے گئے انہوں نے مہوش سے کوئی بات نہیں کی جب کہ مہوش سر پکڑ کر رہ گئیں۔۔۔

شجیہ ان کی بیٹی کی خوشیوں کے پیچھے پڑی تھی۔۔۔

احمد صاحب بہت غصّے میں تھے۔۔ وہ گھر آ کر راہب کا انتظار کر رہے تھے۔۔ مگر راہب کا اب تک کچھ پتا نہیں تھا۔۔۔

"آپ بیٹھ جائیں۔۔ اتنا غصّہ ٹھیک نہیں ہے آپ کی صحت کے لیئے۔۔"

لائبہ نے ان کو چوتھی بار لاؤنج میں ٹہلتے ہوئے دیکھا تو ڈرتے ہوئے کہا۔۔

"تم ابھی کچھ نہیں بولو گی۔۔ خبردار جواب اس معاملے میں آئی۔۔ آج تو میں اس صاحب زادے کی صحیح سے کلاس لے کر رہو نگا۔۔۔

سمجھتا کیا ہے خود کو ہر فیصلہ خود کرے گا ہم اس کے کچھ بھی نہیں ہیں۔۔۔" آج احمد صاحب کسی کو بخشنے کے موڈ میں نہیں تھے۔۔۔

لائبہ بیگم ان کی دھاڑ پر خاموش ہو کر بیٹھ گئیں۔۔۔۔

جب کہ کونے میں بیٹھی مریم بھی سہم گئی۔۔ دونوں سوچ رہی تھیں آج تو راہب کی خیر نہیں۔۔

"بھائی آج باہر ہی انتظام کر لیں سونے کا۔۔۔dad in.action..."

مریم نے جلدی سے میسیج ٹائپ کر کے راہب کو سینڈ کیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ بنا کسی مقصد کے سڑک پر گاڑی دوڑاتا رہا اور اپنا غصّہ نکال رہا تھا۔۔

تھک کر وہ ایک مال کے پاس گاڑی روک کر گاڑی کے اندر ہی بیٹھا تھا بیٹھا تھا۔۔۔

"پتا نہیں ڈیڈ کو۔ کیا ضد ہے اس چڑیل کو میرے پیچھے لگا دیا ہے۔۔"

راہب سٹیرینگ پر مکّا مار کر رہ گیا۔۔۔

کافی دیر بعد اس کا غصّہ ٹھنڈا ہوا تو اس نے واپسی کی راہ کے لیئے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

اچانک ہی۔ اس کے موبائل میں میسیج ٹون بجی تو اس نے میسیج دیکھا۔۔۔

"مطلب ہٹلر کے روپ میں آ چکے ہیں؟"

اس نے مریم کو ریپلائی کیا۔۔

میسیج پڑھ کر مریم نے چور نظروں سے بپھرے ہوئے احمد لاشاری کو دیکھا۔۔۔

"آپ مذاق مت میں مت لیں بھائی بی سیریس واقعی... situation is very difficult

مریم آگے کا سوچ کر ہی ڈر رہی تھی اس نے پریشانی کے عالم میں ریپلائی کیا۔۔۔

"Ok my sister.. don't worry you know that I am Rahib and I can handle it..

راہب نے مسکرا کر ٹائپ کر کے میسیج سینڈ کیا اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

"بیٹا راہب مصیبت سے بچنے کی تمام دعا پڑھ لے آج تمہاری خیر نہیں۔۔"

راہب خود کلامی کرتا ہوا گھر کی طرف جانے لگا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

راہب کی گاڑی کی آواز سنتے ہی مریم اور لائبہ دل ہی دل میں ڈر رہی تھیں۔۔

جب کہ احمد صاحب فوراً سیدھے ہوئے۔۔۔

"آیئے برخوردار آپ کا ہی انتظار تھا۔۔"

احمد لاشاری کا بھی اپنا ہی انداز تھا۔۔۔

"خیریت ہے ڈیڈ مورچہ تیار رکھا ہے میں نے تو اپنی طرف سے کوئی تیاری بھی نہیں کی۔۔۔

دیکھیں خالی ہاتھ ہوں مارا جاؤنگا۔۔۔"

راہب نے مصنوعی ڈرنے کی اداکاری کی اپنے خالی ہاتھ اوپر کی طرف کیئیے۔۔۔۔

مریم اور لائبہ حیران سی دیکھ رہی تھیں۔۔ کیا چیز تھا راہب۔۔

"راہب سنجیدہ ہو جاؤ کیا کر کے آؤ آج وہاں؟؟

"آپ چاہتے ہیں میں رباب سے شادی کر لوں؟" راہب واقعی سنجیدہ ہوا اور سامنے بیٹھ کر گویا ہوا۔۔۔

"ہاں کیونکہ جس لڑکی کی وجہ سے تم رباب کو ریجیکٹ کرنے کا سوچ رہے وہ کبھی تمہارے قابل نہیں ہو سکتی۔۔۔"

وہ نرم مگر سنجیدہ لہجے میں گویا ہوئے کیونکہ راہب ان کا غصّہ ٹھنڈا کر چکا تھا۔۔۔

"واٹ!! وہ لڑکی مطلب شجیہ؟؟؟" وہ حیران تھا۔۔

"ڈیڈ یہ بات آپ کے ذہن میں کس نے ڈالی ہے؟"

سنجیدگی سے وہ۔ ان۔ سے سوال کر رہا تھا۔۔۔

"تم جس طرح سے اس کا خیال رکھتے ہو اس کے لیئے چیختے ہو کوئی اندھا بھی ہو اسے بھی سمجھ آجائے گا اگر وہ ایسا سوچ رہی تو غلط نہیں ہے۔۔۔"

احمد لاشاری نے شاید اسے آئنہ دکھایا تھا مگر وہ بھول چکے تھے جو لڑکا ایک جانور کو زخمی نہیں دیکھ سکتا وہ جیتی جاگتی لڑکی پر ہوتا ظلم کیسے برداشت کرتا؟؟۔۔

"ڈیڈ اگر ایسا کچھ نہیں بھی تھا تو اب ہو کر رہے گا جو شک ہے سب کو اسے یقین میں بدل دونگا۔۔۔"

وہ غصّے سے کہتا اوپر سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔۔۔

احمد لاشاری اس کے۔ دھمکی بھرے لہجے پر سنجیدہ اور پریشان ہو چکے تھے۔۔۔

جب کہ لائبہ اور مریم جو خاموش تماشائی بنی تھیں بے بسی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھ کر رہ گئیں۔۔

کمرے میں جا کر اس کا غصّے سے برا حال تھا۔۔۔

* * *

وہ بیڈ پر بیٹھا کچھ سوچتا ہوا موبائل نکالا کانٹکٹ لسٹ نکالا۔۔۔

اس نے موبائل پر کسی کو کال لگائی۔۔۔

"السلام علیکم انکل میں شجیہ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں؟" کیا آپ میرا ساتھ دیں گے؟"

اس کے سنجیدہ سے کیئیے گئے سوال پر وہ دھچکے کے زیر اثر تھے۔۔۔

"بیٹا آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ کو پتا ہے؟ ہمدردی یا غصّہ میں لیئے گئے فیصلے پچھتاوے کا باعث بنتے ہیں۔۔۔"

ظفر صاحب نے اپنے تئیں اسے اس کے فیصلے سے خبردار کرنے کی کوشش کی۔۔۔

"انکل میں کوئی بھی decision جذبات میں نہیں لیتا اور مجھے اپنے فیصلوں پر قائم رہنا اور نبھانا آتا ہے۔۔

"آپ بتا دیں میرا ساتھ دیں گے یا نہیں کیا آپ بھیجی پر بیٹی کو فوقیت دیں گے ؟؟؟"

اس نے طنز بھرے لہجے میں کہا تو ظفر صاحب گڑبڑا گئے۔۔۔

"نہیں بیٹا ایسا نہیں ہے پہلی میری لاپرواہی سے بیچاری کو کیا کچھ سہنا پڑا ہے۔۔۔ اب میں دل سے چاہتا ہوں اسے خوشی ملے۔۔۔

میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔ ظفر صاحب نے دل سے کہتے ہوئے اسے اپنے ساتھ ہونے کا یقین دلایا۔۔۔

"اوکے تھینکس۔۔" وہ بول کر فون کاٹ چکا تھا۔۔۔

اسے غصّہ اس بات پر زیادہ آتا وہ اس کے ڈیڈ تھے مگر رباب کی باتوں پر یقین کرتے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"انکل آپ جانتے ہیں میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی اور وہ شجیہ وہ اتنی معصوم کیوں بنتی ہے؟

جب کہ مجھے پتا ہے کہ پڑھائی کے بہانے وہ کتنی باتیں کرتی ہے اس سے اور باہر ایسے ری ایکٹ کرتی ہے جیسے اس کے منہ میں زبان نہ ہو۔۔۔"

بلیک شرٹ اور جینز پہنے پرمنگ کیئے بالوں کو آگے کیئے میک اپ سے چہرے کے نقوز کو مزید نکھارا ہوا تھا۔۔

وہ احمد لاشاری صاحب کے آفس روم میں ان کے سامنے بیٹھی تھی۔۔ اور وہ اپنے کام روک کر اسے سن رہے تھے۔۔۔

ظفر صاحب ان کے کالج کے زمانے کے دوست تھے جب ان کی شادی ہوئی تو انہیں بیٹی کی خواہش تھی کیونکہ احمد صاحب کی کوئی بہن نہیں تھی۔۔

مگر راہب ہوا تو انہیں دکھ تو نہیں ہوا مگر دل میں بیٹی کی کمی رہ گئی پھر زوہا کے بعد یہ خواہش دل میں رہگئی جب راہب دو سال کا ہوا تو ظفر صاحب کی بیٹی رباب ہوئی۔۔

جس کی خوشی احمد صاحب کو سب سے۔ زیادہ ہوئی اس دن سے ہی انہوں نے اسے اپنی بیٹی کہا تھا۔۔

پھر احمد صاحب کی لائبہ سے شادی ہوئی تو مریم کی پیدائش کے بعد بھی رباب کے لیئے ان کی محبت میں کمی نہیں آئی تھی۔۔

رباب اسی محبت کا فائدہ اٹھاتی تھی۔۔۔

احمد صاحب اور راہب کے اختلاف کی وجہ بھی یہی تھی۔۔۔

"میری بیٹی کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ اسے کان سے پکڑ کر تمہارے پاس لاؤنگا وہ۔ تم سے کیسے شادی نہیں کرے گا میں دیکھتا ہوں۔۔"

انہوں نے اس کو کہا تو وہ خوش ہو گئی یہی تو چاہتی تھی وہ راہب کے خلاف کرنا چاہتا تھی اور وہ واقعی غصّہ ہو بھی رہے تھے راہب پر۔۔۔

وہ اس کی وجہ سے اپنے بیٹے کی خوشی کو نظر انداز کر چکے تھے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"خیریت ہے my little angle یہاں اداس بیٹھی ہے۔۔" چہرے پر خباثت کے رنگ لیئے فاضل اس کے سامنے تھا۔۔۔

وہ ٹیریس پر نگاہ جمائے آسمان کو دیکھنے میں مصروف تھی کہ فاضل کب آیا اسے خبر نہ ہوئی۔۔۔

"آپ۔۔۔ آپ میرے کمرے میں کیوں آئے۔۔؟

وہ ہکلا کر کہتی ٹیریس سے ملحق اپنے کمرے کے باہر جانے والے دروازے کی جانب بڑھی تا کہ باہر نکل سکے۔۔۔

"اتنی جلدی کیوں ہے باہر جانے کی۔۔" وہ اس کی کلائی پکڑے سامنے آیا۔۔۔

شجیہ اس لمس سے پوری کانپ گئی۔۔۔

ایک چیخ۔ اس کے لبوں سے ادا ہوئی۔۔۔

ابھی ابھی اندر آتے راہب نے بخوبی اس کی آواز سنی بلکہ ٹیریس کی طرف کھڑے ہونے کی وجہ سے دو سایہ لان میں داخل ہوتے ہی اسے نظر آئے۔۔۔

وہ تیزی سے سیڑھیاں۔ چڑھتا شجیہ کے کمرے کی جانب دوڑا۔۔

رباب اور مہوش بھی آواز سن کر باہر آئیں تو اس کے پیچھے چل دیں۔۔۔

اندر کا منظر دیکھ کر راہب کے چہرے پر خون سمٹ آیا۔۔۔

تم۔۔۔ راہب نے زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیا کل وہ دور جا گرا۔۔

"اپنے گھر کی بیٹی پر بری نظر رکھتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی۔۔" وہ دھاڑا تھا۔۔

"اور آپ کیسی ماں ہیں؟ جسے اپنے بیٹے کے ارادے بھی سمجھ نہیں آتے۔۔۔"

اب وہ مہوش کی طرف مڑا تھا جو اپنے بیٹے کی حالت دیکھ کر پریشان تھیں۔۔۔

شجیہ کے آنسو نکل رہے تھے کسی کا کاندھا بھی میسر نہیں تھا جس کے گلے لگ کر رو سکے۔۔۔

"خوش ہو اب تم۔۔ پتا نہیں تمہیں کیا ملتا ہے روز یہ ڈرامے کر کے۔۔"

رباب اب آگے آئی تھی۔۔۔

"پلیز پیچھا چھوڑ دیں آپ لوگ اس کا" ہمیشہ کی طرح وہ ڈھال بنا تھا۔۔

"کیوں کیا لگتی ہے یہ تمہاری جو اس کا درد تمہیں بہت محسوس ہوتا ہے۔۔" مہوش نے طنز کے نشتر چلائے۔۔

"ٹھیک ہے آج ہی میں اس سے نکاح کر لیتا ہوں پھر بتاؤں گا کیا لگتا ہوں۔۔ انسانیت کی تو آپ لوگوں کے سامنے کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔"

اس کی دھاڑ اور فیصلہ کن لہجے سے سب کو سانپ سونگھ گیا۔۔

اور وہ جس کے بارے میں بات ہو رہی تھی اس کے پیروں سے زمین نکل گئی مطلب اب اس کی ذات کا مزید تماشہ لگنا تھا۔۔

پیچھے کھڑی رباب کو لگا اس کی سماعت نے دھوکہ کھایا ہو وہ اس شخص کو نم آنکھوں کے ساتھ دیکھ رہی تھی جس نے اپنے نام کی انگوٹھی اسے پہنائی تھی اب کس طرح وہ کسی اور کا نام لے رہا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ ظفر صاحب کو کال کر چکا تھا اور خود شجیہ کے کمرے میں بیٹھا ان کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

فاضل ایک تھپڑ سے ہی ڈر کے باہر جا چکا تھا۔۔

مہوش الگ پریشان سی ٹہل رہی تھیں۔۔ کیونکہ وہ اب خاموش بیٹھا تھا کسی بات کا جواب دیئے بغیر۔۔۔

شجیہ سامنے بیٹھی آنے والے وقت سے خوف زدہ تھی۔۔۔

رباب نے نیچے جا کر احمد صاحب کو کال ملا دی اور بڑھا چڑھا کر انہیں حالات سے آگاہ کیا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ظفر صاحب پہنچے تو ان کے ساتھ نکاح خواہ ارسل اور دو لوگ ساتھ تھے۔۔

ظفر صاحب نے شجیہ کے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ خالی نظروں سے ان کو دیکھنے لگی۔۔۔

"بیٹا میں تمہاری حفاظت نہیں کر سکا مجھے معاف کرنا مگر میں تمہیں ایسے ہاتھوں کے سپرد کر رہا ہوں جو تمہیں کبھی رسوا نہیں کرے گا۔۔۔"

ظفر صاحب نے کہا تو وہ لاعلمی سے ان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"سائین کر دو بیٹا یہ سوچ کر کہ تمہارے تایا پہلی دفع تمہارے بارے میں کوئی اچھا فیصلہ کر رہے ہیں۔۔۔"

انہوں نے کہا تو اسے بات سمجھ آئی اور پھر وہ ربورٹ کی۔ طرح سائین کرتی گئی۔۔۔

مہوش سارا تماشہ۔ دیکھ رہی تھیں۔۔۔

مگر ظفر صاحب کے غصّے سے خاموش تھیں۔۔

"آپ میری بیٹی کی خوشی کسی اور کو نہیں دے سکتے۔۔۔" انہوں نے سامنے آنے کی کوشش کی۔۔۔

"اگر آج آپ میری بھتیجی کی خوشیوں میں۔ رکاوٹ بنیں تو میرا اور آپ کا رشتہ بھی ختم ہو جائے گا۔۔"

سفاک لہجے سے کی ہوئی بات پر ان کے ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی۔۔۔

خاموشی سے کھڑی تمام کاروائی دیکھتی رہیں۔۔۔

یہاں تک کہ مبارک سلامت کا شور اٹھ گیا۔۔۔

شجیہ بدر سے شجیہ راہب بن چکی تھی۔۔۔

راہب کو ارسل نے گلے لگایا تو وہ۔ حیران ہوا۔۔

"حیران مت ہو ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا۔۔ میں تمہارا دوست ہوں۔ اور رہونگا اب تو میری بہن بھی تمہارے پاس ہے۔۔

وہ شجیہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہہ رہا تھا۔۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی راہب۔۔۔۔نے اتنا بڑا قدم مجھ سے پوچھے بغیر کیسے اٹھایا۔۔۔"

احمد صاحب کو دیکھ کر کمرے میں خاموشی چھا گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

سب کی نظر احمد صاحب کی طرف اٹھی رباب روتی ہوئی ان کے پاس آئی۔۔انہوں نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

"دیکھا ڈیڈا اس نے اپنی معصومیت سے پاپا کو بھی اپنی طرف کر لیا کہ وہ اپنی بیٹی کو چھوڑ کر اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔۔۔"

رباب ان کے سینے سے لگی روتی ہوئی کہہ رہی تھی۔۔۔۔

"افسوس آرہا ہے مجھے تمہیں اپنا دوست کہتے ہوئے ظفر۔۔تمہیں اپنی بیٹی کے آنسو نظر نہیں آرہے۔۔۔تم نے اپنی بیٹی پر کسی اور کو فوقیت دی۔۔۔

اب احمد صاحب کا رخ ظفر صاحب کی جانب تھا۔۔۔

"تم بھی تو یہی کر رہے ہو۔۔"ان کا اشارہ رباب کی طرف تھا جس پر انہوں نے تڑپ کر رباب کو دیکھا۔۔۔

اس کا کوئی باپ نہیں ہے تو اس کا مطلب اس پر خوشیوں کا کوئی حق نہیں اسے ان لوگوں کے پاس چھوڑ کر تڑپتا ہوا دیکھوں۔۔ بھتیجی ہے میری یہ اور یہ بیٹی میں نے انصاف کیا ہے دونوں ان میری اپنی بچیاں ہیں جو مجھے ٹھیک لگا میں نے اس کا ساتھ دیا ہے بیٹی ہے تو غلطی میں اس کا ساتھ نہیں دے سکتا۔۔۔

تم بھی اپنی آنکھیں کھولو غلط اور صحیح میں فرق جان جاؤ گے۔۔۔"

ظفر صاحب احمد صاحب سے کہہ کر کمرے سے چلے گئے۔۔۔

"ڈیڈ گھر چل کر بات کریں۔۔"

راہب آگے آیا۔۔۔

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی اور خبردار جو میرے گھر آنے کی کوشش بھی کی۔۔۔

احمد صاحب بھی راہب کو دھمکی دے کر چلے گئے۔۔۔

رباب بدمزہ ہوئی وہ تو سمجھی تھی وہ یہ رشتہ ختم کروادیں گے شجیہ کو کچھ کہیں گے مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تو اسے احمد صاحب پر بہت غصّہ آیا۔۔۔

شجیہ پر قہر بھری نظریں ڈال کر وہ بھی کمرے۔۔سے نکل گئی۔۔۔

اب صرف ارسل راہب اور شجیہ کمرے میں رہ گئے تھے۔۔۔

"یار انکل غصّے میں ہیں تمہارا رہنے کا مسئلہ ہے تو میں بندوبست کر دیتا ہوں۔۔۔"

ارسل نے پیشکش کیا تو راہب نے فوراً منع کر دیا۔۔۔

"نہیں یار وہ کہیں گے تو کیا میں نہیں جاؤنگا۔۔ اگر آج نہیں گیا تو بات اور بڑھ جائے گی۔۔۔ میں جاؤنگا تو وہیں اپنی ماں اور بہن کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔

شجیہ نے اس کی بات پر نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

میری وجہ سے کتنی پریشانی اٹھانی پڑے گی ان کو بھی۔۔"

وہ سوچ رہی تھی دو آنسو اس کی پلکوں کی باڑ توڑ کر نکلے۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی اب میری جب بھی ضرورت ہو پکار لینا فوراً حاضر ہو جاؤنگا۔۔"

ارسل نے کہا تو راہب نے۔ اسے گلے لگا لیا۔۔

"تھینکس۔۔"

"چلو اب چلتا ہوں پتا نہیں گھر پر کیا کیا ہو گا ڈیڈ نے۔۔" راہب نے کہہ کر اس سے رخصت کی اجازت لی۔۔۔

"آؤ۔۔" اس نے اب شجیہ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔

وہ بت بنی اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"میں بھی جاؤں؟؟۔۔۔" حلق سے پھنسی ہوئی آواز سے اس نے ہچکچا کر مشکل سے یہ سوال ادا کیا۔۔۔

"مسز شادی ہوئی ہے ہماری آپ کو یہاں چھوڑنے کا رزق تو میں نہیں لے سکتا۔۔ ظاہر سی بات ہے اب تو میرے ساتھ ہی جانا ہے جہاں بھی میں لے جاؤں۔۔۔

چاہے جہنم ہی کیوں نہ ہو۔۔۔"

راہب نے اس کے قریب آکر اس کے کان کے۔ پاس شرارت سے کہا اور خود ہی اس کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھنے لگا۔۔۔

شجیہ کو پہلی بار کسی مرد کے لمس سے تحفظ محسوس ہوا۔۔۔

وہ روبورٹ بنی اس کے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔

ارسل حیرت۔۔سے۔ دیکھ رہا تھا اتنے ٹینشن والے ماحول میں بھی وہ مسکرا رہا تھا اور ریلکس تھا واقعی وہ راہب تھا۔۔

ارسل۔۔نے دل سے ان دونوں کے لیئے دعا کی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

گیٹ کے پاس پہنچے تو ظفر صاحب بھی آگئے۔۔۔

"بیٹا مشکل آئے گی لیکن تم ثابت قدم رہنا۔۔" وہ راہب سے کہہ رہے تھے۔۔

"اور بیٹا تم اپنے حسن اخلاق کی بدولت وہاں کے لوگوں کا دل۔ جیتنے کی کوشش کرنا اب راہب کا سہارا ہے تمہارے پاس کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

وہ شجیہ کے سر پر ہاتھ رکھے کہہ رہے تھے تو وہ بے ساختہ ان کے سینے سے لگ گئی اور آنسو لڑیوں کی صورت بہنے لگے تھے۔۔۔

ایک احساس جو اسے ہوا تھا وہ یہی تھا کہ وہ یہ گھر یہ رشتے ہمیشہ کے لیئے چھوڑ کر جا رہی ہے۔۔۔

بھلے سے اس گھر سے اس کی کوئی اچھی یادیں وابستہ نہیں تھیں لیکن اپنی۔ زندگی کا ایک وقت اس نے اسی گھر میں۔ گزارا تھا۔۔۔

"چلیں۔۔۔"راہب نے نرمی سے اسے ظفر صاحب سے الگ کیا اور اسے ساتھ لگا کر گاڑی تک لایا اور آگے کا دروازہ کھول کر اسے بیٹھایا۔۔۔

شجیہ اپنے دکھ میں اتنا غرق تھی اس نے راہب کی قربت محسوس ہی نہ کی۔۔۔

پھر خود ظفر صاحب سے مل کر ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔۔۔ اور گاڑی سٹارٹ کر کے دروازے سے گھر سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

"رونا بند کرو یار مجھے لڑکیوں کو چپ کروانے کا کوئی خاص ایکسپیرینس نہیں ہے۔۔۔"

راہب نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے جھنجلا کر کہا جو مسلسل سوسو کر رہی تھی۔۔۔

شجیہ کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا یہ اچانک اس کی زندگی کس طرح بدلی تھی۔۔۔

پورے راستے پھر وہ خاموش رہی بس آنسو تھے جو ہر تھوڑی دیر بعد آنکھوں سے بغاوت کرتے اور باہر آ جاتے۔۔۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

"اترو۔۔" وہ ہوش میں آئی جب راہب دروازہ کھولے اسے اترنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

شجیہ نے اپنے۔ قدم زمین میں رکھے اور گاڑی سے باہر آئی۔۔۔

اس نے دیکھا سامنے شاندار سا محل نما گھر تھا۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ لیئے اندر آگیا۔۔۔

لاؤنج میں داخل ہوا۔۔۔

جہاں احمد صاحب اسے دیکھ کر ہی کھڑے ہو گئے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"کیوں لائے ہو اسے یہاں۔۔۔؟ وہ غصّے س دھاڑے۔۔۔

"کیونکہ یہ اب اس گھر کی بہو ہے۔۔۔ جہاں میں رہونگا وہیں یہ بھی رہے گی۔۔۔"

راہب اطمینان سے آگے آیا اور جیب میں ہاتھ ڈالے آرام سے ان سے کہا۔۔۔

"تم بھی نکل جاؤ میرے گھر سے نہ تم میرے بیٹے ہو آج سے اور اسے تو میں بہو مانتا ہی نہیں۔۔۔"

نفرت سے کہہ کر انہوں نے رخ موڑ لیا۔۔۔

شجیہ کا دل کانپنے لگا۔۔۔

"کیا یہاں۔۔سے بھی وہ رسوا کر دی جائے گی۔۔۔"

"ڈیڈ میں آپ کے کہنے پر اپنی ماں اور بہن کو نہیں چھوڑ سکتا نہ آپ کو چھوڑ سکتا ہوں آپ دھکے دے کر بھی نکالیں گے تو میں یہیں واپس آؤنگا۔۔۔ کیونکہ میرا ٹھکانا یہی گھر ہے اور میرے اپنے صرف آپ لوگ۔۔۔۔

راہب نے نرم سے لہجے میں کہا تو احمد صاحب آگے آئے۔۔۔

"ٹھیک میں دھکے دے کر نکال رہا ہوں جاؤ ابھی اور اسی وقت یا پھر اسے چھوڑ کر آؤ۔۔۔ ہم یا پھر یہ دونوں میں سے ایک منتخب کرو۔۔۔"

انہوں نے ترپ کا پتّا پھینکا۔۔۔

"آپ اب ناانصافی کر رہے ڈیڈ اسے بھی نہیں چھوڑ سکتا جسے اتنے لوگوں کے سامنے خدا اور رسول کو گواہ بنا کر اسے اپنی زندگی میں شامل کیا ہے۔۔۔۔"

راہب نے تڑپ کر کہا۔۔ تو لائبہ جو کب سے بیٹھی تھیں آگے آئیں۔۔

بس کر دیں احمد آپ کا کوئی حق نہیں کہ میرے بیٹے کو اس گھر سے نکالیں۔۔۔

آپ کو ضرورت نہیزن ہو گی اس کی لیکن اس کی ماں اور بہن کو ضرورت ہے اس کی۔۔۔

آپ خود غرضی کی حد پار کرتے وقت یہ بھی بھول گئے کہ صرف آپ کا رشتہ نہیں ہے اس سے میرا بھی ہے۔۔۔

ایک ماں کو اس کے بیٹے سے جدا کر کے آپ کو سکون نہیں ملے گا۔۔۔"

لائبہ نے جذباتی ہو کر آگے آ کر راہب کو بازو سے پکڑا۔۔ مبادا وہ کہیں چلا نہ جائے۔۔۔ تو راہب نے انہیں اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

"آپ ایموشنل ہو رہی ہیں۔۔۔" احمد صاحب لائبہ کہنے پر ٹھنڈے پڑے۔۔۔

"ٹھیک ہے صرف آپ کے کہنے پر میں نے رہنے کی اجازت دی ہے مگر اسے کہیئے گا اس لڑکی کو میری نظروں سے دور رکھے۔۔۔۔"

وہ نفرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔۔۔

شجیہ اتنی نفرت پر کانپ گئی۔۔ مطلب امتحان اور باقی تھے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

واہ مام آپ نے بتا دیا آج آپ واقعی میری مام ہیں۔۔۔ کیا ایموشنل بلیک میل کیا ہے۔۔۔

وہ لائبہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے شرارت سے کہہ رہا تھا۔۔۔

"تمھیں ایکٹنگ لگ رہی ہے یہ؟" وہ صدمے سے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"ہاہا میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔۔"

"بھائی آپ کبھی تو سیریس ہو جایا کریں۔۔ اتنی بڑی بات ہو گئی پھر بھی آپ ریلیکس ہیں۔۔۔"

مریم کو بہت حیرت ہوتی جب راہب سخت سے اخت حالات میں بھی آرام۔۔سے رہتا۔۔

"چلو موٹی دماغ مت کھاؤ میں جب سیریس ہو گیا تو خود روگی۔۔۔"

راہب نے اس کے سر پر چپت رسید کی۔۔۔

"تم دونوں اپنی باتوں میں اس کو بھول گئے ہو جسے لائے ہو۔۔۔

"مریم جاؤ بھابھی کو کمرے میں لے جاؤ۔۔۔"

لائبہ نے کہا تو مریم جلدی سے آگے آئی۔۔۔

"آیئے بھابھی۔۔" وہ اسے لے کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

"تھینکس۔۔۔" وہ لائبہ کے گلے میں ہاتھ ڈالے کہہ رہا تھا۔۔۔

"تھینکس کس لیئے۔۔۔"

لائبہ نے مسکرا کر خوب رو بیٹے کو دیکھا جو ان کا سگا بیٹا نہیں تھا مگر اس سے بڑھ کر تھا انہیں لگتا ہی نہیں کہ اس نے ان کے کوکھ سے جنم نہیں لیا ہے بلکہ انہیں ویسے ہی محبت محسوس ہوتی جیسے مریم کے لیئے۔۔۔

"اس لیئے کہ آپ کو پتا تھا آج میں نکاح کر رہا ہوں آپ کو سب پتا تھا آپ نے میرا ساتھ دیا۔۔۔ اور میری بیوی کو اپنے دل میں جگہ دی۔۔۔" ۔وہ آنکھ مارتا ان کو کہہ رہا تھا۔۔۔

تمہاری بیوی میری بہو ہے صاحب زادے اب جاؤ اس کو ٹائم دو۔۔۔" لائبہ نے اس کے کان پکڑ کر شرارت سے کہا۔۔۔

"ارے اس کے ساتھ تو بہت ٹف ٹائم گزرنے والا ہے۔۔ وہ تو بات کرتی ہوئی کانپ جاتی ہے۔۔۔"

راہب نے بھی شرارت سے کہا تو لائبہ کو بھی ہنسی آگئی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"یہ راہب بھائی کا کمرا ہے اور آج سے آپ کا بھی۔۔۔" یہاں بیٹھ جائیں آرام سے۔۔"

مریم نے شجیہ کو بیڈ پر بیٹھنے کہا۔۔۔

مگر وہ سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

وہ حیرت سے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔۔

وائٹ فرنشڈ ہوا بڑا سا کمرا آف وائٹ کلر کی تھیم کی تمام چیزیں اس کمرے میں موجود تھیں۔۔۔

کھڑکی میں لگے بھاری کرٹن بھی آف وائٹ کلر کے تھے۔۔۔

دیواروں پر جگہ جگہ راہب کی تصویر لگی تھی۔۔۔ جہاں وہ کبھی کوئی ایوارڈ لیتا مسکرا رہا تھا تو کبھی کوئی میڈل پہنتا فتح کے تفاخر سے سر بلند تھا۔۔۔

"یہ بھائی کی تصویریں ہیں گولڈ میڈ یلیسٹ ہیں بھائی۔۔ پڑھائی کے ہر میدان میں انہوں نے شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔۔۔"

مریم نے فخر سے بتایا۔۔۔

"میں نالائق بی اے کرنے والی لڑکی راہب سر کے قابل نہیں تھی۔۔۔ سر نے ہمدردی میں خود کے ساتھ بہت ظلم کیا ہے۔۔"

شجیہ کو اس وقت اپنا آپ بہت چھوٹا لگا راہب کے آگے۔۔۔

"آپ آرام سے بیٹھیں میں بھائی کو بلاتی ہوں۔۔۔"

وہ جانے لگی کہ راہب اندر داخل ہوا۔۔۔

"اچھا ہوا آپ آگئے بھائی میں آپ کو ہی بلانے جا رہی تھی۔۔"

"ذرا کچھ کھانے کا انتظام کر دو بہت بھوک لگی ہے۔۔"

راہب نے مریم کو کہا۔۔

"جی بھائی۔۔ یہیں بھجوا دوں یا نیچے لگانا ہے۔۔"

مریم نے مڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"یہیں لا دو یار باہر تو ہٹلر بیٹھیں ہیں۔۔"

راہب نے بات کو مزاح کا رنگ دیا۔۔

مریم سر ہلا کر کمرے سے باہر چلی گئی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اب کمرے میں صرف شجیہ اور راہب تھے۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھا اپنے جوتے اتارنے لگا پھر گھڑی۔ اتار کر سائیڈ ٹیبیل پر رکھی۔۔

کچھ وقت خاموشی سے سرک گئے۔۔

وہ اپنے ہاتھ گود میں رکھے انہیں۔ دیکھنے میں مصروف تھی جب راہب کی آواز پر چونکی۔۔۔

"یہاں آجاؤ آرام۔ سے بیٹھ جاؤ۔۔" راہب اب آستین کے کف موڑتے ہوئے اسے دیکھتا ہوا کہنے لگا۔۔۔

شجیہ نے اس کی بات پر سر اٹھا کر دیکھا۔۔ اور نفی میں گردن ہلا کر سر جھکا لیا۔۔

راہب خاموش ہو گیا۔۔ ابھی اس میں بہت محنت کرنی تھی اپنا اعتماد جیتنا تھا۔۔۔ اسے اپنے ہونے کا یقین دلانا تھا ابھی بہت وقت تھا۔۔۔

وہ چینج کرنے کی۔ غرض سے ڈریسینگ روم میں چلا۔ گیا۔۔۔

"پتا نہیں کیسے رہے گی وہ اس کے ساتھ۔۔ اس نے رو کبھی اس سے بات کرنے کی بھی کوشش نہیں کی تھی مشکل سے پڑھائی کے وقت کوئی سوال کرتی۔۔۔

اب پوری زندگی گزارنی تھی۔۔۔

شجیہ کا سوچ سوچ کر برا حال تھا۔۔ آگے کا سوچ کر ہی وہ کانپ رہی تھی۔۔۔

اپنی سوچ میں محو تھی جب وہ نائٹ ڈریس میں۔ فریش سا باہر آیا۔۔

"تم بھی چینج کر لو ریلیکس ہو جاؤ دوستانہ انداز میں اسے کہہ رہا تھا جب شجیہ نے اسے اس طرح دیکھا تو اسے یاد آیا۔۔۔

"اوہ میں تو بھول ہی گیا تھا تمہارا تو کوئی ڈریس بھی نہیں آیا۔۔ جلدی جلدی میں ان چیزوں کا خیال ہی نہیں رہا۔۔"

وہ سر پر ہاتھ رکھ کر جیسے خود کی یاداشت پر ماتم کر رہا تھا۔۔۔

شجیہ نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔

"میں مریم سے کہتا ہوں تم رات تک گزارا کر لو میں کل لا دونگا۔۔۔" وہ جانے لگا جب شجیہ نے اسے جلدی سے روکا۔۔۔

"نہیں ٹھیک ہے۔۔ میں ایسے ہی صحیح ہوں۔۔" اس کو اچھا نہیں لگا کوئی اس کی وجہ۔ سے ڈسٹرب ہو۔۔

اسی لیئے۔ جو اتنی دیر سے خاموش تھی بول اٹھی۔۔۔

راہب اس کے ایسے بولنے پر پہلے حیرت کا شکار ہوا پھر مسکرا دیا۔۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

"اوکے۔۔ جیسے تمہاری مرضی۔۔" راہب نے اسے دیکھا وہ عام سے تھری پیس کاٹن کے پرنٹڈ سوٹ میں ملبوس تھی اور چہرہ میک اپ سے پاک تھا۔۔۔

کیا دلہن تھی اور کیا شادی ہوئی تھی اس کی راہب کو دکھ ہوا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دروازے پر دستک ہوئی راہب کے یس کہنے پر ملازمہ داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی۔۔۔

" تھینکس۔۔" وہ ٹرے لے کر صوفے پر ہی بیٹھ گیا۔۔۔

ملازمہ کھانا دے کر چلی گئی۔۔۔

درمیان میں ٹرے رکھا اور خود ایک پاؤں صوفے پر ایک زمین پر رکھ کر بیٹھا۔۔

چلو اب جلدی سے کھانا شروع کرو مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔

شجیہ نے اسے دیکھا اتنے لمبے چوڑے وجود کو صوفے پر مشکل ہو رہی تھی مگر اس کے خاطر وہ یہاں بیٹھا تھا۔۔۔

شجیہ خاموشی سے چھوٹے چھوٹے لقمے بناتی منہ میں ڈالتی رہی۔۔۔

کھانا خاموشی سے ختم کرنے کے بعد راہب نے ٹرے سائیڈ پر رکھا۔۔۔

اب سونے کا مسلئہ تھا۔۔۔

جو اس کے ساتھ بیٹھنے پر ہچکچا رہی ہے۔۔ وہ بیڈ پر سونے کے لیئے کیسے تیار ہو سکتی ہے۔۔۔

اس کے ذہن کو سمجھنے کے لیئے کچھ وقت چاہیئے۔۔ راہب نے سوچا۔۔

"تم بیڈ پر آ جاؤ۔۔ میں وہاں سو جاؤنگا۔۔۔"

راہب نے کہا تو شجیہ کو بہت عجیب سا محسوس ہوا اس کا دل دھڑکا۔۔

واقعی رشتہ بدل چکا تھا اسے احساس ہوا۔۔

وہ خاموشی سے وہاں سے اٹھ گئی اور بیڈ کے پاس کھڑی ہو گئی۔۔

جب تک راہب بیڈ سے نہیں اترا وہ وہاں سے نہیں ہلی۔۔

راہب صوفے پر لیٹا تو وہ بیڈ پر بیٹھی مگر لیٹی نہیں تھی۔۔

راہب نے جان کر آنکھیں بند کر لی جب اسے لگا کہ راہب سو گیا ہے تو وہ آنکھیں بند کر کے لیٹی مگر نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔

اس کی زندگی بدل گئی تھی آج اس کا ذہن ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔ ابھی تو رباب کا ری ایکشن باقی تھا۔۔

پتا نہیں راہب یہ رشتہ نبھا سکے گا یا نہیں۔۔۔ آخر اس کا مستقبل کیا ہے۔۔۔

شجیہ مسلسل سوچ رہی تھی۔۔۔۔

* * *

صبح راہب کی آنکھ کھلی تو وہ چینج کر کے پہلے ہی کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

تاکہ شجیہ کو کسی شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔۔۔

رات کو دیر سے نیند آنے کی وجہ سے شجیہ دیر تک سوتی رہی۔۔ اور شاید ذکیہ بیگم کے۔ انتقال کے بعد وہ پہلی بار سکون سے سوئی جہاں کسی فائز کا ڈر نہ تھا۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھی تو صوفے پر دیکھا راہب نہیں تھا اس کا مطلب وہ جا چکا ہے۔۔۔

شجیہ کو سکون ہوا۔۔۔

اچانک کمرے میں۔ دستک ہوئی تو وہ پریشان ہوئی۔۔۔

"بھابھی اٹھ گئیں آپ۔۔؟" مریم کی آواز آئہ تو اسے اطمینان ہوا۔۔

اس کے آواز دینے پر وہ اندر آ گئی۔۔ ہاتھ میں ناشتے کی ٹرے تھی۔۔۔

"اب جلدی سے فریش ہو کر آئیں اور فوراً یہ ناشتہ فنش کریں۔۔۔ آپ کے شوہر مجھے خاص ہدایت کر کے گئے ہیں۔۔ کہ ان کی بیوی کا خیال رکھوں۔۔"

مریم کو شاید بولنے کی عادت تھی۔۔

شجیہ نے بھائی کے نام پر اسے دیکھا یہ پوچھ نہیں سکی کہ وہ خود کہاں ہے۔۔۔

"بھائی یونی ورسٹی گئے ہیں پڑھانے۔۔"

مریم شاید اس کی۔ سوچ پڑھ چکی تھی۔۔۔۔

شجیہ منہ ہاتھ دھو کر آئی تو مریم جا چکی تھی وہ آرام سے ناشتہ کرنے لگی اکیلے میں اس سے کھایا جا رہا تھا اور بھوک بھی لگ رہی تھی۔۔۔

* * *

وہ کمرے میں ہی بیٹھی رہی پھر احمد صاحب کے آفس جانے کے بعد مریم کمرے میں آئی اور اسے اپنے ساتھ نیچے لے آئی۔۔۔

لائبہ اس سے چھوٹے موٹے سوال کرتی رہیں۔۔۔ مریم اپنی باتونی طبیعت کی وجہ سے اسے بھی بولنے پر اکسا رہی تھی۔۔۔

پھر اپنے ساتھ کچن میں لے آئی جہاں وہ آج کل ویڈیوز دیکھ کر نئی نئی ڈشز تیار کر رہی تھی۔۔۔

آج وہ کیک بنا رہی تھی تو شجیہ کو اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

یہ سب راہب کے بتائے ہوئے منصوبے پر ہی کر رہی تھی جس کا مقصد شجیہ کو دوسری سرگرمیوں میں لگانا ہے تاکہ اس کا اعتماد بڑھے۔۔۔

راہب گھر آ بھی گیا تھا مگر اسے پتا نہیں چلا۔۔۔

مریم کے ساتھ اسے واقعی مزہ آ رہا تھا۔۔۔

جب ملازمہ نے راہب کے بلانے کی اطلاع دی تو وہ مرے ہوئے قدموں سے کمرے میں گئی۔۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

* * *

"یہ تم نے اپنی جگہ فکس کر لی ہے کیا؟"

"جی!!" وہ جو ابھی راہب کے بلانے پر۔۔

کمرے میں آئی تھی۔۔ صوفے پر بیٹھتے ہی راہب کی بات پر حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

"مطلب مجھ سے کوئی الرجی ہے؟ اتنے فاصلے پر بیٹھتی ہو جیسے میرے قریب آنے پر تم پتھر کی ہو جاؤ گی۔۔"

اس کی بات پر شجیہ نے پہلو بدلا۔۔۔

"یہاں آؤ۔۔" اس نے تحکم بھرے لہجے میں بیڈ پر اپنے برابر میں اشارہ کرتے ہوئے حکم دیا تو وہ جزبز ہوئی۔۔۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں یہیں پر آپ کو کوئی ضروری کام تھا مجھ سے؟؟"

شجیہ نے گھبرا کر جلدی سے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

"میری دور کی نظر کمزور ہے۔۔ اتنی دور سے مجھے بات کرنے میں مسلئہ ہو گا۔۔ یہاں آ کر بیٹھو۔۔۔"

اب رعب دار لہجے میں کہا تو شجیہ مرے ہوئے قدموں سے چلتی ہوئی آئی اور بیڈ کے کنارے ٹک گئی۔۔۔۔

"اور قریب۔۔"راہب نے کہا تو وہ روہانسی ہو گئی۔۔ اور تھوڑا سا کھسک کر آگے کو ہوئی۔۔۔

یہاں آؤ اس نے اپنے برابر میں جگہ بنائی۔۔۔

"آپ بولیں مجھے کچن میں کام ہے۔۔۔

شجیہ وہاں سے ہلے بغیر بولی۔۔۔

"جاؤ تم کام کر لو بات بعد میں ہو جائے گی تمہارے لیئے کام زیادہ اہم ہے۔۔۔۔

وہ اچانک ہی سنجیدہ ہوا اور بول کر رخ موڑ گیا۔۔

شجیہ فوراً ہی پریشان ہوئی۔۔۔

راہب کو اچانک احساس ہوا اس نے غلط کیا۔۔۔

کل تو وہ سوچ رہا تھا اسے وقت دینا ہے اور آج ہی۔ اس نے خود کو سرزش کی۔۔

فوراً موڈ ٹھیک کیا۔۔

"ارے تم ابھی سے کام کر رہی ہو۔۔ کس کی ہمت ہوئی میری بیوی سے کام کروانے کی۔۔۔" وہ مصنوعی غصّے سے کہہ رہا تھا۔۔۔

شجیہ نے حیرت سے اس کے بدلتے ہوئے روپ کو دیکھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

شجیہ کو آئے ہفتہ ہو چکا تھا اب بھی راہب سے بے تکلفی نہیں ہو سکی تھی۔۔۔

وہ جاب سے آیا تو شجیہ کو اپنے پاس بلایا۔۔۔

"جی" وہ سامنے کھڑی تھی۔۔۔

"سنو!! یہ شاپنگ بیگ دیکھ لو میں نے اپنے انداز سے تمام چیزیں لے لی ہیں پھر بھی کسی چیز کی کمی ہو تو مجھے بتا دینا۔۔۔

راہب اسے شاپنگ بیگ کی طرف اشارہ کر کے خود واش روم میں چلا گیا۔۔۔

راہب کے جانے کے بعد شجیہ نے شاپنگ بیگ دیکھنا شروع کیا۔۔۔

نئے سٹائلیش سے برانڈیڈ ریڈی میڈ سوٹ جو کم سے کم ایک مہینے تک چل جاتے۔۔

اس کے ساتھ سینڈیلز جوتے۔۔

اور چند میچینگ کی جیولری بھی تھی۔۔

یہاں تک کے میک اپ کے سمان دیکھ کر بھی شجیہ کو حیرت ہوئی۔۔

یہ سب تو شجیہ نے بھی کبھی استعمال نہیں کیا تھا۔۔ اور کچھ خالص زنانہ چیز کو دیکھ کر وہ شرم سے سرخ ہو گئی۔۔۔

افف ان چیزوں کی بھی راہب کو فکر تھی۔۔۔

شجیہ ان چیزوں کو جلدی سے رکھنا چاہتی تھی کہ وہ باہر آ گیا۔۔

اس کی گھبراہٹ اور سرخ چہرے کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ تمام چیزوں پر اس کی نگاہ پڑ چکی ہے۔۔

وہ اپنی مسکراہٹ دبا کر الماری سے اپنی شرٹ نکالنے لگا۔۔۔

"اس سائیڈ میں تم اپنی چیزیں رکھ دو۔۔۔

وہ۔ ایک سائیڈ کی طرف خالی کرتا بولا۔۔۔

شجیہ سرخ چہرے کے ساتھ جلدی جلدی وہ شاپنگ بیگ سے۔ چیزیں نکال کر رکھنے لگی۔۔۔

راہب بھی وہیں کھڑا اپنی۔ شرٹ پہننے لگا۔۔۔

ایک تو وہ اس رشتے کو لے کر اب تک حیرت اور پریشان تھی یہ رشتہ قبول کرنا ہی اس کے لیئے مشکل تھا اوپر سے راہب کا اچانک اس کے لیئے ایسا روّیہ شجیہ عجیب سی کیفیت کا شکار ہو گئی۔۔۔۔

راہب اس کی گھبراہٹ دیکھ کر ایک طرف ہو گیا تاکہ وہ آرام سے اپنا کام کرے۔۔۔

شجیہ نے چور نظروں۔ سے تیار ہوتے راہب پر ایک نظر ڈالی وہ رائل بلو کلر کی شرٹ پہنے بالوں کو سیٹ کیئے نک سک سے تیار اب خود پر فریگننس کی بارش کر رہا تھا۔۔

چوڑی پیشانی ہلکی براؤن آنکھیں جس کی چمک سے سامنے والے کی آنکھیں چندھیا جائیں۔۔

بلکل صاف رنگت جس پر براؤن داڑھی۔۔ دیکھنے والے کو کسی ترکش نوجوان کا گمان ہو۔۔۔

وہ ایک مکمل ہینڈسم شخص تھا جس کی خواہش ہر لڑکی کرتی ہے۔۔۔

پھر ایک نظر خود پر ڈالی۔۔ کل والا پرپل کلر کا پرنٹڈ سوٹ پہنے سر پر بڑا سا دوپٹّہ لیئے وہ خود کو راہب کے ساتھ میل کھاتی نہیں لگی۔۔۔۔ ایک ٹیس اس کے دل سے اٹھی۔۔

پتا نہیں راہب کا ہمدردی میں لیا یہ فیصلہ کب تک چلتا ہے نجانے کب راہب کو یہ ہمدردی بھاری لگنے لگ جائے۔۔

* * *

وہ مکمل تیار ہو کر اپنا سراپا آئینے میں دیکھنے لگا۔۔۔ اچانک آئینے میں شجیہ کا سراپا آیا تو وہ اس کی پشت دیکھتی کسی سوچ میں مگن تھی۔۔۔

شجیہ کا سراپا ایک نظر دیکھ کر اس نے اسے آواز دی۔۔

"سنو۔۔"

"جی" وہ اس سے نظریں نہیں ملا رہی تھی کیونکہ اس کے سامنے وہ خود کو بہت کمتر سمجھ رہی تھی۔۔۔

وہ الماری کی طرف آیا اور اپنے لائے ہوئے کپڑوں میں سے ایک بلو کلر کی سٹائلیش سی کرتی نکال کر اس کے حوالے کی۔۔۔

"یہ چینج کر کے آؤ۔۔" راہب نے اسے حکم دیا۔۔

اس کی بات سمجھ کر وہ بغیر کچھ کہے وہ ڈریس لے کر ڈریسینگ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

راہب وہیں بیڈ پر بیٹھا موبائل میں مصروف ہو گیا۔۔۔

شجیہ تھوڑی دیر بعد باہر آئی تو راہب نے اس کا جائزہ لیا۔۔

"ہمم ٹھیک۔۔ سنو یہ دوپٹّہ سر سے اتارو۔۔"

وہ اس کے دوپٹے کی طرف اشارہ کرتا کہہ رہا تھا۔۔

شجیہ نے گھبرا کر اسے دیکھا اس کی عادت ہی نہیں تھی دوپٹہ سر سے اتارنے کی۔۔ اور وہ بھی راہب کے سامنے اسے سوچ کر ہی عجیب لگ رہا تھا۔

رشتہ تو بدل گیا تھا مگر تکلف کی دیوار ابھی باقی تھی اسی لیئے وہ جھجک رہی تھی۔۔۔

اسے ایسے ہی کھڑا دیکھ کر وہ کھڑا ہو گیا۔۔ اس کے سر سے دوپٹہ ہٹایا۔۔

یہ سب اس نے اتنی جلدی کیا شجیہ کھڑی دیکھتی رہی۔۔

اب وہ اسے دیکھتا ہوا پیچھے گیا۔۔

شجیہ کی گھبراہٹ کی پرواہ کیئے بغیر اس کا ہاتھ اس کے بالوں کے پاس گیا۔۔

شجیہ نے آنکھیں بند کر لیں اس کے ہاتھوں میں پسینے آنے لگے۔۔

اس کے پیروں کی لغزش واضح تھی۔۔۔

زبان تالو سے چپک چکی تھی وہ کچھ بھی کہنے کے قابل نہیں لگ رہی تھی۔۔

پتا نہیں وہ کیا کرنے والا ہے یہی سوچ اس کے ذہن میں پنپ رہی تھی۔۔۔

راہب نے اس کے بالوں کو پونی کے قید سے آزاد کیا۔۔

لمبے ریشمی بال کمر پر پھیل گئے۔۔

"اسے سلجھاؤ۔۔" برش اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے حکم صادر کیا۔۔

وہ جو خوف سے آنکھیں بند کر چکی تھی اس کی آواز پر آنکھیں کھلی۔۔

اور شرمندگی سے اس کے ہاتھ سے برش لیا اور آئینے کے سامنے وہ اپنے لمبے بالوں کو آگے کیئے سلجھا رہی تھی۔۔

ہاتھ کانپ رہے تھے کیونکہ وہ جیب ہاتھ میں ڈالے آئینے میں اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"میں کھا نہیں جاؤنگا تمہیں ریلیکس رہ کر کام کرو۔۔" گھنبیر لہجے میں کہا تو وہ جزبز ہوئی۔۔۔

"اس کا اچھا سا اسٹائل بناؤ۔۔" اب نیا حکم سن کر وہ روہانسی ہو گئی۔۔

"مم۔۔مجھے نہیں آتا۔۔" اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔

"افف لڑکی تمہیں آتا کیا ہے؟" وہ اچھا خاصا جھنجلا گیا۔۔۔

"ادھر آؤ۔۔" وہ ہاتھ میں برش لیئے اس کی طرف مڑا۔۔

وہ حیران ہوئی۔۔

راہب نے اس کے بالوں کو لے کر آدھے بال میں اپنے لائے ہوئے سامان میں سے کیچر نکال کر لگایا۔۔۔

ایک طرف کے بالوں کو آگے کی طرف کیا۔۔۔

اور شجیہ کو کاندھے سے پکڑ کر رخ اپنی طرف کیا۔۔

"اس میں تمام سامان نکالو۔۔"

وہ شاپنگ بیگ کی طرف اشارہ کرتا کہہ رہا تھا۔۔

شجیہ نے اس میں سے تمام چیزیں نکال کر ڈریسنگ ٹیبیل پر رکھی۔۔۔

میک اپ کی تمام چیزوں کو وہ شاید اتنی چیزیں خود پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔

کچھ کا تو نام بھی نہیں معلوم تھا۔۔

راہب ایک ایک چیز کو اٹھا کر دیکھ رہا تھا پھر اسے فاؤنڈیشن دیا۔۔

"یہ لگاؤ۔۔"

شجیہ حیرت سے ہاتھ میں پکڑے فاؤنڈیشن دیکھ رہی تھی۔۔

پھر جیسے تیسے اس نے لگالیا۔۔

"اس کو مکس کرو۔۔" راہب نے اسے کہا پھر اس کا اناڑی پن دیکھ کر وہ خود آگے آیا۔۔

"دونوں ہاتھوں سے اس کے چہرے کو مکس کیا۔۔۔

پہلی بار کسی کے لمس سے اسے ڈر نہیں لگ رہا تھا صرف جھجک تھی۔۔۔

"اب یہ لگاؤ۔۔" اس نے ایک ہلکے کلر کی لپ سٹک دی۔۔

وہ اس نے لگالی۔۔

"گڈ۔۔"

اب وہ اس کا دوپٹّہ۔ کاندھے پر ایک طرف رکھ رہا تھا۔۔

"یہ پہنو۔۔" وہ اب چھوٹے چھوٹے ٹاپس اس کے کان میں ڈال رہا تھا۔۔

ننھے ننھے ڈائمنڈ کے ٹاپس اس کے کانوں کی رونق بڑھا رہے تھے۔۔۔

"ڈیڈ کو مڈل۔ کلاس کی سر پر دوپٹّہ لیئے کچن میں دوڑتی لڑکیاں نہیں پسند۔۔ انہیں اپ ٹو ڈیٹ لڑکیاں اچھی لگتی ہیں جو میرے ساتھ کھڑی ہوں تو میرے ساتھ جچے اور ہمارے کلاس میں سب کے ساتھ میل کھا سکے۔۔"

دھڑام۔۔۔ ساری خوش فہمیاں چکنا چور ہوئی تھیں۔۔ وہ خواب جو ابھی دیکھا بھی نہیں تھا چکنا چور ہوا۔۔۔

دل کی دھڑکن جو ابھی بڑھی تھی اچانک ہی مدھم ہونے لگی۔۔ آنکھوں میں نمکین پانی تیرنے لگا۔۔

"تو یہ صرف ڈیڈ کو خوش کرنے کے لیئے کیا جا رہا تھا۔۔ شجیہ نے تلخی سے سوچا۔۔۔

"i hope you understand" میں نے آج کر کے دکھا دیا ہے کل سے تم مجھے اسی حلیے میں نظر آؤ گی۔۔۔"

وہ اس کے دل کی حالت سے بے خبر اسے مزید حکم دے رہا تھا۔۔۔

"ہاتھ آگے کرو۔۔"

اس کے ہاتھ لیئے وہ اب سونے کے باریک سے نازک سے کنگن پہنا رہا تھا۔۔

اس نے اب اس کا رخ آئینے کی جانب کیا تو وہ حیران رہ گئی۔۔

پہلی بار شاید اس نے اپنے چہرے پر کچھ

استعمال کیا تھا۔۔ کیونکہ وہ کسی تقریب میں بھی بہت کم جاتی تھی اگر گئی بھی تو میک اپ سے عاری چہرہ ہوتا۔۔۔

وہ عام لڑکیوں سے بہت مختلف زندگی جی رہی تھی۔۔ خود بھی ڈر ڈر کر رہتی دوسرا ذکیہ بیگم بھی اسے کوئی سنگھار نہیں کرواتی وہ خود نہیں چاہتی تھیں کہ وہ اتنی اچھی لگے کہ حوس بھری نگاہیں اس کی جانب اٹھے۔۔

اسی لیئے وہ بھی احتیاط کرتیں۔۔۔

راہب نے اس کی جانب نظریں کی تاکہ اس کی تیاری کا جائزہ لے سکے۔۔

مگر نگاہ پڑتے ہی وہ بھی ساکت ہو گیا۔۔

خوبصورت تو وہ تھی مگر زرا سے سنگھار سے ہی وہ ایک نئے روپ میں آ گئی۔۔ کہیں سے وہ چھوٹی سی گھبرائی ہوئی شجیہ نہیں لگ رہی تھی۔۔

بلکہ کوئی حسین دوشیزہ لگ رہی تھی۔۔۔

بڑی بڑی سیاہ آنکھیں گھنی پلکیں جو بار بار گر رہی تھی۔۔۔

سفید دودھیا رنگت تیکھے نقوش اور تراشے ہوئے ہونٹوں پر لگی لپ سٹک چہرے کو چار چاند لگا رہی تھی۔۔۔

راہب کو اچانک ہی اس نئے رشتے کا احساس ہوا۔۔۔

وہ بے ساختہ ہی اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیئے جھکا تھا۔۔۔

شجیہ اس کے قریب آنے پر ششدر رہ گئی وہ فوراً ہی دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔

اس کے اس طرح ہٹنے پر وہ ہوش میں آیا۔۔۔

راہب کو غصّہ آیا مگر جب اس کے چہرے کی جانب دیکھا وہ شرمندہ ہو گیا۔۔۔

شجیہ خوف سے کانپ رہی تھی۔۔ اس کے چہرے پر خوف پھیلا تھا۔۔۔

راہب آگے آیا وہ دیوار سے لگ گئی۔۔۔

"i m sorry" پتا نہیں کس طرح اور کیوں میں یہ کرنے لگا تھا۔۔۔

"لیکن پلز پرامس کچھ نہیں کرونگا ادھر آؤ۔۔"

نرمی سے اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا جسے شجیہ نے ڈرتے ڈرتے تھام لیا۔۔

یہ بھی سچ تھا وہ اس کی بات آرام سے سن لیتی تھی۔۔۔

"ہمارا نکاح ہوا ہے۔۔۔ میں تمہارا شوہر ہوں۔۔ ہزبینڈ وائف ریلیشن پتا ہے تمہیں کیسا ہوتا ہے؟"

وہ۔ اس سے بچوں کی طرح سوال کر رہا تھا۔۔۔

شجیہ نے سر نیچے ہی جھکا کر رکھا۔۔۔

"اچھا چھوڑو یہ ٹاپک پھر کبھی۔۔"

"لیکن میرے چھونے پر اس طرح پریشان نہیں ہوا کرو۔۔۔ سمجھی"

وہ۔ اس کے سر پر پیار سے ہلکا سا بجا کر کہہ رہا تھا۔۔

شجیہ خاموشی سے سن رہی تھی۔۔۔

"اچھا سنو۔۔ میرے کچھ دوست آرہے ہیں۔۔۔

رباب نے آفس میں سب کو اطلاع دی ہے کہ میں نے شادی کر لی ہے اور رباب اب اپنا غصّہ اسی طرح نکالے گی۔۔

you know?? اس نے تمہارے بارے میں بھی لوگوں کو بہت عجیب باتیں کی ہیں۔۔۔

اس بات پر شجیہ نے نظریں اٹھا کر دیکھا۔۔

"میں ہوں تمہارے ساتھ مگر تمہیں اب مقابلہ کرنا ہے سب کا۔۔"

وہ اسے سمجھاتا رہا اور وہ خاموشی سے سن رہی تھی۔۔ پتا نہیں اس کی زندگی میں نجانے اور کتنے امتحان لکھیں ہیں۔۔ وہ اب کمرے سے جانے لگا۔۔۔

"ہاں جب تک میں نہ بلاؤں نیچے مت آنا۔۔"

وہ اسے حکم دے کر نیچے چلا گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

راہب کے جانے کے بعد شجیہ اپنے ہاتھوں کی لکیریں دیکھنے لگی۔۔۔

اسے یقین تھا راہب اس ہمدردی کے بوجھ کو زیادہ دن نہیں سنبھال سکے گا۔۔۔

وہ خود کو راہب پر بوجھ ہی سمجھ رہی تھی۔۔۔

شجیہ نے آئینہ دیکھا اسے اپنا آپ اچھا نہیں لگا کیونکہ وہ شوہر کے لیئے تیار نہیں کی گئی تھی۔۔ بلکہ لوگوں کو دکھانے کے لیئے تیار کی گئی تھی۔۔ تاکہ وہ راہب کے ساتھ کھڑے ہو کر راہب کے قابل لگے۔۔۔

شجیہ کا دل خراب ہوا اپنی خوشی اور اپنی مرضی اس کی۔ زندگی میں کہیں نہیں لکھا تھا۔۔

وہ سوچ میں محو تھی جب راہب دوبارہ اندر آیا۔۔۔

"نیچے آؤ اور بلکل اعتماد سے سب کے سوال کا جواب دینا۔۔۔"

شجیہ نے اس کی بات پر گھبرا کر اس کی طرف دیکھا۔۔

"میں کیسے؟" پھنسی ہوئی آواز نکلی۔۔۔

"پریشان مت ہو میں ہوں۔۔ سب کا سامنہ کرنا پڑے گا آنکھیں بند کرنے سے پریشانی ختم نہیں ہوتی۔۔"

اس نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو شجیہ نے بغیر کچھ کہے اسے ہاتھ دے دیا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

نیچے جا کر شجیہ نے ڈرائینگ روم میں قدم رکھا تو اتنے لوگوں کو دیکھ کر وہ گھبرا گئی۔۔

اس کے پیر ڈگمگائے تو راہب نے اس کے ہاتھ پر گرفت سخت کی۔۔۔

رباب شجیہ کو اس طرح تیار اور اس نئے روپ میں دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔

راہب کے ہاتھ میں اس کا ہاتھ دیکھ کر وہ حسد کا شکار ہوئی۔۔۔

"Hayee gays meet my wife"

"شجیہ راہب۔۔۔ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر آگے آگیا۔۔

رباب اور راہب کے کچھ دوست جو آفس میں ان کے کولیگ تھے۔۔ رباب نے آج۔ سب کو اطلاع دی کہ راہب نے احمد صاحب سے بغاوت کر کے اس کی کزن سے شادی کرلی۔۔۔

جس نے راہب کو اپنی معصومیت کا جال پھنسا کر اس سے شادی کی کہ راہب رباب سے کی منگنی کو بھول گیا۔۔۔

اور۔ شجیہ کا نقشہ اس طرح کھینچا تھا کہ ایسی لڑکی ہے جسے پہننے اوڑھنے کی تمیز نہیں اور راہب کے بلکل قابل نہیں تھی۔۔۔

شجیہ کو دیکھ کر سب حیران ہوئے وہ رباب کے بتائے گئے نقشے کے مطابق بلکل پوری نہیں اتر رہی تھی۔۔۔

"waow Rahib your wife is very pretty" ثانیہ نے شجیہ کی تعریف کی فوراً شجیہ کی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔۔

رباب اس تعریف پر جل کر خاک ہو گئی اس کا پلان ناکام ہو گیا تھا۔۔۔

"ہاں راہب she is very innocent ہمیں تو کچھ اور ہی بتایا۔ گیا تھا۔۔۔"

اب آیان نے رباب کی طرف اشارہ کر کے طنز کیا تو رباب کا دل چاہا وہ یہاں سے بھاگ جائے وہ شجیہ کی انسلٹ کروانے آئی تھی مگر اپنی انسلٹ ہوتا دیکھ کر اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ شجیہ کا وجود ختم کر دے۔۔۔

سب شجیہ سے پیار سے ملے۔۔۔ سب کی محبت اور راہب کے دیئے گئے حوصلے سے اس کی۔ گھبراہٹ میں کمی آئی اور وہ اعتماد سے مسکرا کر سب سے ملی۔۔۔

جنید نے ہاتھ بڑھایا تو راہب نے فوراً تھام لیا۔۔۔ یہ ہر مرد سے ہاتھ نہیں ملاتیں۔۔۔

راہب کی بات پر جیند کھسیانی سی ہنسی ہنس دیا۔۔

"آپ کی qualification کیا ہے؟" ایمن نے۔ سول کیا تو رباب کو کمینی سی خوشی ہوئی۔۔

شجیہ گھبرا گئی۔۔

"بھئی ابھی یہ student ہیں اور ان کا ٹیچر میں ہوں تو ظاہر سی بات ہے راہب لاشاری کی student بھی ان کی طرح قابل ہو نگی۔۔۔"

راہب نے بات بنائی تو سب ہم ہم کرنے لگے۔۔۔

"اچھا آپ کو راہب کہ سب سے اچھی بات کیا لگتی ہے؟" فری نے سوال کیا تو سب ہی شرارت سے اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

"راہب کی ساری ہی اچھی بات ہے کوئی ایک کیا بتائیں اور مجھ سے پوچھو تو مجھے تو شجیہ کے نام سے اس کی معصومیت سے اس کی ہر ادا سے عشق ہے۔۔۔"

ایک بار پھر شجیہ کے بولنے سے پہلے راہب بول پڑا اور شرارت سے ایک آنکھ مار کر کہا تو سب معنی خیز سے ہنسنے لگے۔۔

جب کہ۔ شجیہ راہب کے اس انداز پر جھینپ گئی۔۔

"راہب تمہیں یہ تو نہیں پتا ہو گا تمہاری انو سینٹ وائف بچپن میں چائلڈ ابیوز کا شکار ہوئی ہیں۔۔۔"

رباب سے اور برداشت نہیں ہوا تو اس نے اپنے تئیں راہب سمیت سب کے سر پر بم پھوڑا۔۔

محفل میں سانپ سونگھ گیا مگر راہب اطمینان سے بیٹھا رہا۔۔۔

شجیہ کے چہرے کا رنگ سفید ہو چکا تھا سب کی نظریں جو اس کی جانب رشک سے اٹھ رہی تھی اب ان آنکھوں میں حقارت تھی۔۔۔

"رباب تم خود اپنے ماموں کو لوگوں میں ہائیلائیٹ کرنا چاہتی ہوں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔"

راہب کی بات پر اب تمام نظریں رباب کہ سمت اٹھیں۔۔ اب گھبرانے کی باری رباب کی تھی۔۔۔ وہ سمجھی تھی راہب کچھ نہیں جانتا۔۔۔

"ہاں گائز رباب کے سگے ماموں نے یتیم بے سہارا سات سال کہ بچی کو ہراساں کرنے کی کوشش ضرور کی تھی۔۔

مگر قدرت نے اسے تمام آفت اور مصیبت سے میرے لئیے محفوظ رکھا تھا۔۔۔

"اور آئیندہ میری وائف کا پاسٹ کھولنے کی کوشش کی تو مس رباب آپ اپنے قدموں پر کھڑی نہیں رہ سکیں گی۔۔۔"

سرد آواز سے رباب کی طرف کہتا وہ ایک طرح سے سب کو وارن کر رہا تھا۔۔۔

اس کے لہجے کی سختی اور سرخ۔ آنکھوں سے نکلتے شعائع رباب کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی۔۔۔

وہاں بیٹھے سب ہی اس وارننگ کو بخوبی سمجھ گئے۔۔۔

وہ شجیہ کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے نکلنے لگا اور جاتے جاتے رکا۔۔۔

"آپ سب میرے گھر میں آئے ہیں اسی لیئے کھانا کھا کر ضرور جایئے گا۔۔ اب نئی نئی شادی ہوئی ہے ہم ہزبینڈ وائف کو کچھ ٹائم سپینڈ کرنے دیں۔۔"

ٹیک کئیر پھر ملاقات ہو گی۔۔۔ "وہ شجیہ کو لے کر نکل گیا۔۔ اس کے بعد کسی میں رکنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔

ہر کوئی رباب کو برا بھلا کہہ رہا تھا وہ بھی پیر پٹختی چلی گئی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شجیہ بیڈ پر بیٹھ کر سسک رہی تھی جب اسے کسی کا لمس محسوس ہوا۔۔۔

وہ اس کے بازو پر ہاتھ رکھ کر اسے دودھ کا گلاس دے رہا تھا۔۔۔

شجیہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

"پی لو ابھی گھبرا کر تم نے آدھا خون خشک کر دیا ہو گا اپنا۔۔۔"

وہ دوستانہ انداز میں کہتا اس کے سامنے بیٹھا۔۔۔

اس کے اس طرح بیٹھنے پر وہ تھوڑا پیچھے ہٹی راہب نے محسوس تو کیا مگر وہ نظر انداز کر گیا۔۔۔

"اب آنسو صاف کرو ورنہ پھر میں کرونگا تو تم کانپنا شروع ہو جاؤ گی۔۔"

راہب نے کہا تو وہ جلدی سے اپنے آنسو دونوں ہاتھوں سے صاف کرنے لگی۔۔

راہب کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔۔۔

"آج جو کچھ ہوا وہ ہمیشہ ہو گا۔۔ تمہیں خود کو لوگوں کے سوال کے لیئے تیار رہنا پڑے گا۔۔

میں کبھی نہ بھی ہوں تمہارے پاس تب بھی تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔۔۔"

اس کے یخ ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیئے کہہ رہا تھا۔۔۔

شجیہ نے۔ صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔۔۔

"اب کل سے پڑھائی شروع کرنی ہے۔۔

میں کل کتابیں لا کر دے دونگا۔۔

امتحان شروع ہونے والے ہیں تیاری کرو۔۔ کل سے میں اسی ٹائم میں پڑھاؤنگا جیسے وہاں پڑھاتا تھا۔۔"

چلو اب سو جاؤ بہت رات ہو گئی ہے۔۔"

وہ۔ اب بیڈ سے اٹھ چکا تھا۔۔۔

شجیہ اس کے سامنے بے آرام رہتی اسی لیئے وہ۔ سٹڈی روم میں چلا جاتا۔۔۔

کبھی وہیں سو جاتا اور کبھی اس کے سونے کے بعد کمرے میں آتا اور صوفے پر سو جاتا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شجیہ کو یہاں آئے ایک مہینے سے زیادہ ہو چکے سے تھے۔۔۔

اس کے امتحان ہونے والے تھے۔۔۔

راہب اس کی کتابیں بھی گھر سے لے آیا تھا۔۔۔

گھر کا کوئی بھی کام کرنے کو نہیں تھا بسں راہب کے چھوٹے موٹے کام ہوتے جو وہ فوراً کر لیتی اور باقی کا وقت وہ شدید بوریت میں گزار رہی تھی۔۔۔

لائبہ اس سے بات کر لیتیں تو وہ جواب دے دیتی۔۔۔

مریم کالج۔ سے آکر اس کے ساتھ وقت گزار لیتی تو وہ اچھا محسوس کرتی۔۔۔۔

مگر احمد صاحب کی نفرت اور بیزاری بھری نگاہیں وہ محسوس کرتی تو ہمت ہار جاتی۔۔۔

احمد صاحب اسے دیکھتے ہی رخ موڑ لیتے وہ ان کی موجودگی میں نیچے جانے سے گریز کرتی۔۔۔

راہب کے کہنے پر اس نے خود کو بہت تبدیل کر لیا تھا مگر پھر بھی احمد صاحب کی نفرت میں فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ راہب اس سے بات نہ کرتا تھا یا اس پر توجہ نہ دیتا تھا بلکہ وہ اب کچھ زیادہ ہی شجیہ کی طرف متوجہ ہو رہا تھا۔۔

اسی لیے وہ راہب کے رات کو آنے سے پہلے ہی سو جاتی تھی اور اگر نیند نہ آتی تو بھی آنکھیں بند کر کے وہ خود کو سویا ہوا ہی ظاہر کرتی تھی۔۔۔

اور صبح راہب کے اٹھنے سے پہلے ہی وہ فریش ہو کر راہب کے جاگنے کا انتظار کرتی۔۔۔

آج صبح جاتے ہوئے راہب اس کی کتابیں نکال کر اس کے ذمے ٹیسٹ لگا کر گیا تھا اور وہ کمرے میں بیٹھی کتاب کھولے ٹیسٹ کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔

آج وہ معمول سے زیادہ کنفیوز ہو رہی تھی کیونکہ پہلے راہب صرف اس کے لیے اس کا ٹیچر اور رباب کا منگیتر تھا مگر اب وہ اس کا شوہر تھا اور پھر راہب کے بدلے بدلے انداز دیکھ کر وہ اور بھی گھبرا رہی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"وہ کمرے میں بیٹھی پڑھ رہی تھی۔۔۔راہب کے آنے کا وقت ہو گیا تھا۔۔۔

گھڑی پہ ایک نظر ڈال کر وہ اور جلدی ٹیسٹ دہرانے لگی اور کچھ ہی سیکنڈز میں راہب دروازے کی ناب گھما کر کر کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"السلام علیکم"۔۔۔ شجیہ نے ہمیشہ کی طرح نظریں جھکا کر سلام کیا۔۔۔

"وعلیکم السلام"۔۔۔ وہ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا ہوا اسے سلام کا جواب دے کر سوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

"کھانا لے آؤں آپ کے لیے؟"۔۔۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں پوچھا۔۔۔

اب وہ ضرورت کے تحت تھوڑی بہت بات کر لیتی تھی۔۔۔

"نہیں بھوک نہیں ہے۔۔ تمہیں پڑھا لوں پھر دیر سے دونوں ساتھ میں کھانا کھائیں گے"۔۔۔

وہ نرمی سے بولا مگر شجیہ اس کا جواب سن کر ایسے گھبرائی تھی جیسے اس نے پتا نہیں کیا کہہ دیا ہو۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہو؟"۔۔۔ وہ اسے خاموش دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

"کک کچھ نہیں"۔۔۔ وہ اپنی گھبراہٹ پر قدرے قابو پاتی ہوئی بولی۔۔۔

"یہاں بیٹھو"۔۔ وہ نرمی سے اسے اپنے دائیں جانب سوفے پر اشارہ کرتا ہوا بولا اور خلافِ معمول وہ کوئی سوال کیے بغیر جھجھکتی ہوئی اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔

"کیوں نہیں سوچ رہی کچھ؟"۔۔۔ اس کے بیٹھتے ہی اس نے اگلا سوال پوچھا۔۔۔

"جی؟"... شجیہ اس کے سوال پر حیران ہوئی تھی۔۔۔

"پورے دن میں کتنی بار یاد کیا تھا مجھے؟"۔۔

اب کی بار راہب نے سوال بدلا۔۔۔

"مم میرا ٹیسٹ ہے آج"... وہ گھبراتی ہوئی کتابوں کی طرف اشارہ کرتی ٹاپک چینج کرنے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔۔۔

"ہاں۔۔۔ آج امتحان ہے تمہارا"۔۔۔ وہ ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھام کر دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر آئیں چند آوارہ لٹوں کو اس کے کان کے پیچھے کرتا ہوا ذو معنی لہجے میں بولا تو شجیہ کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تھی۔۔

اس نے اپنی ہاتھ راہب کے ہاتھوں سے آزاد کروانے چاہے مگر راہب کی گرفت ڈھیلی نہ ہونے کی وجہ سے ناکام رہی تھی۔۔۔

"تم سے میں نے۔ کچھ دن پہلے کوئی سوال پوچھا تھا؟"

اس کے لہجے اور سوال پر شجیہ نے حیرت سے دیکھا۔۔

ہاتھوں کی گرفت اب بھی سخت تھی۔۔۔

"ہزبینڈ وائف کے ریلیشن کے بارے میں۔۔" وہ اس کے چہرے کو فوکس کرتا معنی خیزی سے گویا ہوا۔۔

اس کی بات سن کر شجیہ کی پیشانی پر قطرے نمودار ہونے لگے۔۔۔

ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئیں۔۔۔

راہب نے اس کا گھبرانا جھجکنا محسوس کیا۔۔۔

وہ صرف دیکھنا چاہ رہا تھا کیا شجیہ اس رشتے کو دل سے قبول کر چکی ہے یا نہیں۔۔۔

اور آج شجیہ کی گھبراہٹ میں خوف نہیں تھا بلکہ شرم اور جھجک واضح تھی۔۔۔

وہ مسکراہٹ دبا گیا۔۔۔

"ہمم چلو تمہارے پیپر تک اس ٹاپک پر بات نہیں کرتے مگر پیپر کے بعد اطمینان سے اس کو ڈسکس کریں گے۔۔۔"

وہ معنی خیزی سے اطمینان سے کہتا اب اس کے ٹیسٹ کے سوال لکھنے لگا۔۔۔

مگر شجیہ کا سکون غارت ہو چکا تھا وہ جو بھی یاد تھا سب بھولنے لگی۔۔۔

* * *

شجیہ کے امتحان شروع ہو چکے تھے۔۔ شجیہ سے زیادہ تو راہب کو اس کے۔ امتحان کی فکر رہتی تھی۔۔

وہ آفس بھی کم جا رہا تھا۔۔ صرف یونی ورسٹی پڑھانے جاتا۔۔ احمد صاحب اور زیادہ۔ راہب سے غصّہ ہو گئے تھے۔۔۔

اس کو کھانا خود اپنی نگرانی میں کھلاتا اور پھر امتحان کی تیاری کرواتا۔۔

کل اس کا پہلا امتحان تھا۔۔ رات ہو چکی تھی مگر وہ اسے پڑھانے میں مصروف تھا۔۔

"تم سو رہی ہو اور تم نے اب تک یہ سوال نہیں کر کے۔ دکھایا مجھے۔۔"

اس کو اونگھتا دیکھ کر وہ غصّے میں آ گیا۔۔ شجیہ نے فوراً سے آنکھیں کھولی۔۔

"نن۔۔ نہیں میں پڑھ رہی ہوں۔۔" وہ جلدی سے کتاب میں جھکی۔۔

بالوں کی آوارہ لٹیں آگے جھول رہی تھی جوڑے میں لپٹے بال اب کھلنے کو بے تاب تھے بڑی سیاہ آنکھیں نیند سے بند ہو رہی تھی۔۔

امتحان کے چکر میں وہ کل سے ایک ہی جوڑے میں تھی جو شکن زدہ ہو گیا تھا۔۔

راہب کو اچانک ہی اس معصوم وجود کو باہوں میں بھرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔۔

پتا نہیں کیوں وہ آج کل اس کی جانب کھینچا جا رہا تھا۔۔

نجانے کیوں شجیہ کے معاملے میں اس کا دل بے اختیار ہو رہا تھا۔۔

جب کہ نکاح کے وقت صرف شجیہ کو سہارا دینا اور ان لوگوں سے بچانا چاہتا تھا۔۔

مگر اب وہ اسے محبت دینا چاہتا تھا۔۔۔

راہب نے سوچا کہ واقعی اگر اسے باہوں میں لینے کی کوشش کرے تب اس کے چہرے پر جو تاثرات آئیں گے۔۔

راہب تصور میں ہی۔ سوچ کر مسکرا دیا۔۔

ابھی وہ اپنی۔ سوچ پر عمل نہیں کر سکتا تھا۔۔ کیونکہ اس کا امتحان تھا اور وہ اسے کوئی بھی ذہنی تکلیف میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔۔

اسی لیئیے اپنے دل کو ڈپٹ کر وہ۔ اس طرف متوجہ ہوا۔۔۔

جہاں شجیہ صوفے سے ٹیک لگائے ایک بار پھر سو چکی تھی۔۔۔

راہب کو اس وقت وہ کوئی معصوم سی چھوٹی بچی لگی۔۔۔

راہب نے آگے بڑھ کر اس کے نازک وجود کو احتیاط سے اٹھایا اور بیڈ کی جانب بڑھا تا کہ۔ اسے آرام سے سلا دے۔۔

شجیہ کی آنکھ اسی وقت بند ہوئی تھی اسی لیئیے اس کی آنکھ اچانک کھل گئی اور خود کو راہب کے اتنے قریب دیکھ کر وہ حیران اور پریشان ہوئی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد احساس ہوا کہ اس کے وجود کا بوجھ راہب نے اٹھایا ہوا ہے۔۔

شجیہ نے اس کی شرٹ کا کالر پکڑ کر اترنے کی کوشش کی۔۔

مگر راہب نے اس کی یہ کوشش ناکام کر دی۔۔

اور اس پر جھکا۔۔

شجیہ اس افتاد پر گھبرا گئی۔۔

بالوں کا جوڑا کھل کر بکھر گیا۔۔

اس نے آنکھیں بند کر لی۔۔ راہب اس کی اس ادا پر مسکرا دیا۔۔

اور جھک کر اس کے بال سمیٹے۔۔

"ششش" وہ کچھ بولنے لگی تھی اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر چپ کروایا اور آگے بڑھنے لگا۔۔

شجیہ خاموشی سے اس کی قربت برداشت کر رہی تھی۔۔ اس کے دل کی دھڑکن کی رفتار بڑھ چکی تھی۔۔

راہب نے اس کے وجود کو احتیاط سے بیڈ پر ڈالا۔۔ اور اس کے بالوں کو سمیٹا۔۔

پھر وہ جھکا اور اپنی محبت کی پہلی مہر اس کی پیشانی پر ثبت کی۔۔۔

شجیہ نے آنکھیں بند کر لی۔۔

""گڈ نائٹ۔۔" اس کے کان میں سرگوشی کرتا وہ سٹڈی روم میں چلا گیا۔۔

شجیہ کو اپنی منتشر دھڑکنوں کو سنبھالنا مشکل ہو گیا۔۔۔ شجیہ کو کافی۔ دیر تک اپنی پیشانی جلتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

◆ ◆ ◆

صبح شجیہ سے پہلے راہب کی ہی آنکھ کھولی۔۔

" شجی۔۔۔ شجی۔۔ "راہب اسے آواز دے رہا تھا۔۔

وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔

"فجر کا وقت ہو رہا ہے نماز نہیں پڑھنا۔۔ "

شجیہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

راہب کو فجر کی نماز میں اس نے اٹھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا اور آج وہ اس سے پہلے ہی تیار کھڑا تھا۔۔۔

"وقت دیکھو۔۔ "اب رعب سے کہا تو وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھی سلیپر ڈالتے ہوئے ایک نظر اسے اٹھا کر دیکھا۔۔

راہب کو دیکھ کر رات والی جسارت یاد آئی تو وہ بے ساختہ اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھ بیٹھی۔۔

راہب نے دیکھا تو اس کا قہقہہ فضا میں گونجا وہ۔ نظر چراتی جلدی سے واش روم کی جانب بھاگی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو راہب بھی اسی وقت مسجد سے نماز پڑھ کر کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

وہ جائے نماز سمیٹ کر کتابیں لے کر بیٹھ گئی۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھا اس کی ہر حرکات پر نظر رکھا بظاہر موبائل پر مصروف تھا۔۔۔

"بس اس وقت زیادہ مت پڑھو جو یاد ہے وہ بھی بھول جاؤ گی۔۔"

تھوڑی دیر بعد راہب کی آواز گونجی تو شجیہ نے روہانسی شکل کے ساتھ اسے دیکھا۔۔۔

"مجھے لگ رہا ہے مجھے کچھ بھی یاد نہیں۔۔"

بے چارگی سے شجیہ نے کہا تو وہ بیڈ سے اٹھ کر اس کے پاس صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔

"ادھر دیکھو۔۔۔" وہ اس کا چہرہ اپنی طرف کرتا کہہ رہا تھا۔۔۔

شجیہ نے اپنا رخ اس کی طرف کیا اور نظر نیچے جھکالی۔۔

کیونکہ راہب کی بدلی ہوئی آنکھیں جس میں شجیہ کے لیئے پنپتی محبت تھی وہ برداشت کرنا مشکل تھا۔۔۔

"بند کرو کتاب۔۔" اس کے ہاتھ سے کتاب لے کر راہب نے بند کر کے سائیڈ پر رکھی۔۔

"مم۔۔ مگر۔۔" میں کیسے دونگی پیپر۔۔۔"

شجیہ نے لتاب رکھنے پر گھبرا کر کہا۔۔۔

"افف پگلی۔۔۔ تمہیں۔ سب یاد ہے اوکے ریلیکس۔۔۔"

"نن۔۔ نہیں۔۔۔" شجیہ نے آنکھیں بند کر کے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

راہب اس کی بچوں۔ جیسی حرکت دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔

چلو ناشتے کے لیئے نیچے۔۔" راہب نے اس کا ہاتھ پکڑ کے صوفے سے اٹھایا۔۔۔

"میں تیار تو ہو جاؤں۔۔" شجیہ نے کہا تو راہب نے سر ہلا کر اسے جلدی تیار ہونے کا کہا۔۔۔

وہ۔ سفید لباس میں اتنی معصوم لگ رہی تھی کہ راہب دیکھتا رہ گیا۔۔۔

اس کی تیاری میں وہ ساتھ ساتھ تھا

"یہ لو کتاب اٹھاؤ۔۔" وہ تیار ہو گئی تو اس نے اس کے ہاتھ میں کتاب دی۔۔۔

شجیہ کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار دیکھ کر اس نے اس کا ہاتھ تھاما جیسے اسے تسلّی دی۔۔۔

اسے ساتھ لے کر وہ نیچے آیا جہاں۔ ڈائینگ ٹیبیل پر سب ناشتے کے لیئے بیٹھے تھے۔۔۔

احمد صاحب ان۔ دونوں کو دیکھ کر ہی وہاں سے اٹھ گئے۔۔۔ اب تک انہوں نے راہب سے بات تک نہیں تھی۔۔۔

وہ آفس بھی جاتا تو وہ اس سے بات نہیں کرتے۔۔۔

شجیہ نے احمد صاحب کے جاتے ہی روہانسی شکل بنا کر راہب کی جانب دیکھا۔۔ جیسے اس سے شکایت کرنا چاہ رہی ہو۔۔

راہب آج صبح سے اس کی بچوں جیسی معصومیت پر فدا ہو رہا تھا ویسے تو احمد صاحب کی اس حرکت سے اسے بھی دکھ ہوا تھا۔۔۔

مگر شجیہ کی اس معصومیت پر اسے جی بھر کر پیار آیا مگر لائبہ بیگم اور مریم کے سامنے وہ۔ اس پیار کو دبا گیا۔۔

لیکن اس کے ٹیبیل پر دھرے ہاتھ کو اس نے دھیرے سے دبا کر تسلّی دی۔۔۔

"بیٹا تیاری کیسی ہے آپ کی؟" لائبہ نے دیکھ لیا تھا احمد صاحب کے جانے سے شجیہ کا دل خراب ہوا ہے اسی لیئے وہ بات بدلنے کے لیئے جلدی سے بولیں۔۔

"جی آنٹی ٹھیک ہے۔۔" شجیہ نے سر ہلا کر پھنسی ہوئی آواز سے کہا۔۔۔

"بیٹا آنٹی نہیں مام راہب کی مام ہوں تو آپ کی بھی مام ہوئی۔۔" لائبہ نے اس کے جملے کی تصیح کی تو وہ جھینپ گئی۔۔۔

راہب نے ان کی بات پر مسکرا کر دیکھا اور فلائینگ کس کی۔۔ "واہ میری مام کیا ساس کی مثال قائم کی ہے۔۔؟"

جس پر لائبہ بیگم نے اسے۔ گھور کے دیکھا تو اس کا قہقہ فضا میں گونجا۔۔۔

مریم۔ اور شجیہ بھی مسکراہٹ دبا کر رہ گئیں۔۔۔

"موٹی ناشتہ ہو گیا ہے تو چلیں۔۔"

وہ مریم کو مخاطب کرتا اب جیب میں ہاتھ ڈال کر کھڑا ہو چکا تھا۔۔

شجیہ بھی اس کے ساتھ کھڑی ہو چکی تھی۔۔

"بھائی آج بھابھی کا پیپر ہے آپ چلے جائیں میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤنگی۔۔"

مریم نے اپنا بیگ سنبھالتے ہوئے کہا۔۔۔

"پیپر میں ابھی آدھا گھنٹا باقی ہے آپ کی بھابھی کو کوئی پرابلم نہیں ہے تو تمہیں کیا ہے جلدی سے آجاؤ۔۔۔"

راہب شجیہ کی طرف دیکھ کر شرارت سے کہتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔

وہ دونوں بھی اس کے پیچھے چل دیں۔۔۔

* * *

"جوس پی لو۔۔" وہ مسلسل کتاب لیئے پڑھنے میں مصروف تھی جب وہ گلاس لیئے اس کے سامنے تھا۔۔

"ابھی موڈ نہیں ہے۔۔" شجیہ نے آہستہ سے منع کیا کیونکہ راہب سے ڈرتی بھی بہت تھی اور اب تک وہ اس سے بے تکلف نہیں ہو سکی تھی۔۔

"آواز نہیں آئی تمہیں؟" رعب سے پوچھا گیا تو اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

"جی۔۔" وہ۔ اس رعب سے ہی کانپ گئی۔۔۔

"میں نے آپ سے پوچھا تو نہیں کہ آپ کا موڈ ہے یا نہیں۔۔۔ میں نے کہا ہے پی لو تو مطلب ہے پی لو۔۔۔"

راہب نے سختی اور سنجیدہ لہجے میں کہا تو شجیہ نے فوراً اس کے ہاتھ سے گلاس لے لیا اور ایک ہی سانس میں غٹا غٹ چڑھا گئی۔۔۔

راہب اپنی مسکراہٹ دباتا سامنے بیڈ پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

شجیہ چور نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی پھر اپنی کتاب میں مصروف ہو گئی۔۔۔

* * *

آج شجیہ کا آخری پیپر تھا۔۔ وہ پیپر دے کر نکلی تو اسے راہب کہیں نظر نہیں آیا۔۔۔

وہ پریشان سی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ راہب اسے اب تک لینے نہیں آیا تھا ورنہ وہ آدھے گھنٹے پہلے ہی کالج لے باہر گاڑی لے کر آجاتا۔۔

تا کہ شجیہ کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنہ نہ کرنا پڑے۔۔۔

دس منٹ ہو چکے تھے اسے دھوپ میں کھڑے مگر راہب کی گاڑی یا راہب کا کوئی نام و نشان موجود نہیں تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ کر کے کالج کی تمام لڑکیاں باہر آچکی تھیں۔۔۔

اب شجیہ کو گھبراہٹ شروع ہو چکی تھی۔۔ وہ ایسے ہی ہجوم میں گھبراتی تھی۔۔ اور کبھی راہب نے اسے اکیلے چھوڑا بھی نہیں تھا۔۔

مگر آج پہلی بار وہ اس طرح دس لوگوں کی نظروں سے خود کو بچاتی کھڑی تھی۔۔۔

"شجیہ تم گئی نہیں اب تک۔۔؟"

عائزہ نے اسے دیکھا تو اس کے پاس آکر پوچھنے لگی۔۔۔

عائزہ کو یہ معصوم سی سہمی ہوئی لڑکی بہت اچھی لگی تھی۔۔ اسی لیئے اس نے اس سے دوستی کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

شجیہ نے تو زیادہ باتیں نہیں کی سوائے نام بتانے کے مگر عائزہ۔ خود ہی بہت بولتی تھی۔۔ اب بھی اسے اکیلے دیکھا تو اس کے پاس آگئی۔۔

شجیہ نے اسے دیکھا تو پہلی بار اسے عائزہ کا اس کے پاس آنا بہت اچھا لگا۔۔

ورنہ پہلے لوگوں سے اور دوستی سے گھبرانے والی لڑکی عائزہ کی۔ دوستی سے بھی بھاگنے کی کوشش کرتی تھی۔۔

"کیا ہوا تمہارے بھائی لینے نہیں آئے؟"

شجیہ کے جواب دینے سے پہلے ہی وہ پھر بول پڑی اور خود ہی اندازہ لگا لیا۔۔

راہب کو اس کا بھائی سمجھ بیٹھی۔۔۔

شجیہ اس کے بھائی بولنے پر گھبرا گئی۔۔

"نہیں۔۔ بھائی نہیں ہیں وہ۔۔ میرا تو کوئی بھائی نہیں ہے" ہلکی سی آواز میں تصیح کرنے کی کوشش کی۔۔۔

"اوہ تو کزن ہیں ہاں ایک ہی بات ہے ویسے۔۔ آؤ ہم ڈراپ کر دیں گے تمہیں میرے بھائی کی کار دیکھو سامنے ہی ہے۔۔۔ میں نے تمہیں اکیلے اس طرح کھڑے دیکھا تو آگئی۔۔۔"

عائزہ ایک بار پھر اس کی۔ سنے بغیر شروع ہو چکی تھی۔۔۔

"نہیں میں چلی جاؤ نگی۔۔" شجیہ نے گھبرا کر منع کیا۔۔۔

اب شجیہ کی پریشانی میں اضافہ ہو چکا تھا۔۔ اسے تو گھر کا ایڈریس بھی نہیں پتا تھا۔۔ اس کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے۔۔۔

اس سے پہلے کے عائزہ پھر کچھ کہتی ایک کار بلکل اس کے سامنے آکر رکی۔۔۔

شجیہ۔ اچھل کر پیچھے ہوئی۔۔۔

"ہائے ڈیئر کزن آپ کے ہزبینڈ نے آپ کو اکیلا چھوڑ دیا ہے کیا؟"

فاضل کا چہرہ سامنے دیکھ کر شجیہ کا چہرہ خوف سے پیلا ہو گیا۔۔۔

"چچ۔۔۔ بہت افسوس ہوا بہت ہیرو بن کے گیا تھا وہ ٹیچر اب کہاں ہے اس کی غیرت۔۔۔"

فاضل زہر اگل رہا تھا اور شجیہ کی جان نکل رہی تھی۔۔

اسے لگ رہا تھا اگر وہ مزید یہاں کھڑی رہی تو گر جائے گی۔۔۔

اس نے پیچھے مڑ کر عائزہ کی جانب دیکھا جو حیرت سے اسے اور فاضل دیکھ رہی تھی۔۔۔

"عا۔۔عائزہ مجھے چھوڑ دو گی؟" اسے فاضل سے بچنے کا یہی ذریعہ نظر آیا۔۔۔۔

"ہاں بلکل دیکھو بھائی بھی یہیں آ رہے چلو۔۔۔" عائزہ سامنے سے آتے دائم کو دیکھ کر بولی۔۔

جو فاضل کو اس طرح گاڑی روکتا دیکھ کر آ رہا تھا۔۔۔

فاضل اندر سے بہت بزدل تھا ایک لڑکے کو اس طرف آتا دیکھ کر گاڑی بھگا کر لے گیا۔۔۔

شجیہ کی جان میں جان آئی۔۔۔

"کیا ہوا ہے تم لوگ اس طرح کیوں کھڑی ہو؟ کون تھا یہ؟"

دائم نے آتے ہی عائزہ کی طرف دیکھتے سوال کیا۔۔

عائزہ نے کاندھے اچکا کر لاعلمی کا اظہار کیا۔۔۔

اب دائم نے اس طرف دیکھا۔۔۔

"آپ کو سڑک پر اس طرح کھڑے رہنے کا شوق ہے تو کھڑے رہیں آ جاؤ عائزہ۔۔"

دائم کو اس کی ہٹ دھرمی پر بہت غصّہ آیا تھا۔۔۔

ایک خطرہ ٹلا تو دوسرا سامنے تھا شجیہ نے سامنے نظریں اٹھائی تو ڈیسینٹ سا لڑکا چہرے پر غصّہ لیئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے وہ کوئی فیصلہ کرتی۔۔۔ سامنے سے راہب کی گاڑی نظر آئی۔۔۔

شجیہ کے چہرے پر خوشی کے آثار نظر آئے۔۔۔

"میرے ہزبینڈ آ گئے آپ لوگوں کا شکریہ۔۔۔"

اتنی چھوٹی لڑکی کے منہ سے ہزبینڈ کا لفظ سن کر جہاں وہ دونوں حیرت کا شکار ہوئے وہیں گاڑی سے اترتے راہب کو بھی خوشگوار حیرت ہوئی۔۔۔

راہب کو سامنے دیکھ کر جہاں دائم چونکا۔۔ وہیں راہب بھی حیرت کا شکار ہوا۔۔۔

"، دائم تم ہو۔۔۔ پاکستان کب آئے؟" راہب گرم جوشی سے گلے ملا۔۔۔

شجیہ۔ اور عائزہ حیران تھی۔۔۔

"بس ابھی ایک ہفتہ ہوا اور تم نے شادی بھی کرلی۔۔۔" دائم نے شجیہ کی۔ طرف دیکھتےء ہوئے اسے کہا تو راہب ہنس دیا۔۔۔

"چلو پھر ملاقات ہو گی ابھی وقت کم ہے۔۔ "راہب نے دائم سے ہاتھ ملاتے ہوئے اجازت مانگی اور شجیہ کو لیئے گاڑی کی طرف آ گیا۔۔۔

دائم۔ اور راہب کلاس فیلو تھے لیکن کافی سال سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔۔۔ دوستوں کے ذریعے راہب کو اس کے کینیڈا جانے کا پتا چلا تھا۔۔۔

راہب نے گاڑی۔ سٹارٹ کی تو شجیہ کی جانب دیکھا جس کے چہرے پر ابھی بھی خوف پھیلا تھا۔۔۔

"شجی سب ٹھیک ہے؟ "راہب نے پیار سے اس کی جانب دیکھتے سوال کیا تو شجیہ نے اپنی شکایت بھری نظریں اس کی جانب اٹھائی۔۔۔

"بات نہیں کریں مجھ سے۔۔ مجھ سے جان چھڑانا ہے نہ آپ کو تو مار دیں مجھے مگر اس طرح اکیلا نہ کریں۔۔۔ میں۔۔۔"

پہلی بار شجیہ نے کوئی بڑا جملہ کہا مگر وہ کہتے ساتھ ہی رونے لگی۔۔۔

راہب اس کے اس طرح شکایت کرنے پر خوش ہونے لگا تھا کہ اس کو روتا دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا۔۔۔

"شجی۔۔۔ پلیز یار رونا بند کرو بتاؤ کچھ ہوا ہے؟"

راہب نے گاڑی سائیڈ پر روک دی تھی۔۔۔

شجیہ نے اس کی بات پر کچھ نہیں کہا اور وہ سر جھکائے سسکتی رہی۔۔۔

"آئی ایم سوری میں جان کر لیٹ نہیں ہوا یار ڈیڈ نے جان کر میٹینگ رکھ دی تھی پھر وہاں سے اتنی مشکل سے جان چھڑا کر نکلا تو گاڑی خراب ہو گئی۔۔۔

پلیز رونا بند کرو شجی مجھے کچھ ہو رہا ہے۔۔"

راہب نے اسے وضاحت دی۔۔۔ اس کے لہجے کی سچائی دیکھ کر شجیہ نے سر اٹھایا۔۔۔

"وہ۔۔وہ فا۔۔فا۔۔۔ضل۔۔۔۔"شجیہ نے آنسو کے دوران بمشکل کہا تو راہب کے ماتھے پر فاضل کا نام سن کر غصّے سے بل آنے لگے۔۔۔

"کہاں تھا وہ کیا کیا اس نے؟"راہب کی آواز غصّے سے کانپ رہی تھی۔۔۔

شجیہ نے اٹک اٹک کر اسے ساری بات بتا دی۔۔۔

راہب کا خون کھولنے لگا اس کا دل چاہا وہ اس لڑکے کی جان لے لے۔۔۔

"بس آنسو صاف کرو اپنے۔۔۔ آئیندہ تمہیں اکیلا کبھی نہیں چھوڑونگا۔۔۔ پرامس۔۔۔"

اس کے بازو پر اپنا حصار مضبوط کر کے وہ اس سے وعدہ کر رہا تھا۔۔۔

شجیہ کو تحفظ کا احساس ہوا اس نے خاموشی سے اپنے آنسو صاف کیئے۔۔۔

اب راستے بھر خاموشی تھی۔۔۔

راہب کی نظریں اس کی جانب اٹھ رہی تھی اسے اچھا لگا شجیہ کا اس طرح اس پر حق جتانا۔۔۔

راہب کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی جب اسے شجیہ کا بے ساختہ ناراض ہونا یاد آیا تو وہ ایک سرشاری کے احساس سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

اور شجیہ اب اپنی بے ساختگی میں گھبرا رہی تھی۔۔۔۔

اسی طرح راستہ کٹ گیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

رات کا وقت تھا۔۔۔ اندھیرا جنگل وہی بھیڑیا اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔۔

بہت سے ہاتھ اس کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔۔

اچانک ہی اس کی آنکھ کھل گئی اور وہ چیخنے لگی۔۔۔۔

راہب سٹڈی روم میں تھا اس کی چیخ سن کر باہر آیا۔۔

وہ کمرے سے ملحق سٹڈی روم میں اپنا آفس ورک کر رہا تھا۔۔۔

"شجی۔۔۔ شجی۔۔۔۔ آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے۔۔؟" وہ آنکھیں بند کئیے چیخ رہی تھی۔۔۔

راہب کی آواز پر اس نے آنکھیں کھولی۔۔۔

"کیا ہوا ہے؟ کوئی خواب دیکھا ہے؟" راہب نے اسے پانی کا گلاس پکڑا کر پوچھا۔۔۔

وہ۔۔۔ بھیڑیا میرے پیچھے لگا ہے۔۔"

آنسو کے درمیان شجیہ نے کہا تو وہ سمجھ گیا آج فاضل کو دیکھ کر اس کے اندر کا خوف اسے خواب میں ڈرا رہا تھا۔۔۔

آج بہت دن بعد اس نے یہ خواب دیکھا تھا اسی لیئے زیادہ ڈر لگ رہا تھا۔۔

وہ اسکے سینے سے لگی سسکیاں لے رہی تھی۔۔۔

"سو جاؤ اب۔۔۔" پیار سے اس کا سر سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

خوف میں شجیہ کا دھیان ہی نہیں گیا وہ اس وقت راہب کے کتنے قریب ہے۔۔۔

"آ۔۔ آپ یہاں آجائیں مجھ سے دور نہ جائیں۔۔۔" شجیہ ابھی سب کچھ بھول چکی تھی کیونکہ وہ خواب کے زیر اثر تھی۔۔

ابھی صرف اسے راہب اپنا محافظ لگ رہا تھا وہ اسے دور جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

اس موقع پر بھی شجیہ کی بات سن کر راہب کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔۔۔۔۔

"میں تو چاہتا یہیں ہوں کہ میں کہیں نہ جاؤں تمہارے پاس رہوں۔۔۔۔"

راہب نے معنی خیزی سے کہتے ہوئے اسے اور قریب کیا۔۔۔

شجیہ کو ابھی کچھ بھی سمجھ نہیں آیا وہ اس کے کندھے پر سر رکھ کر لیٹ چکی تھی۔۔۔۔

راہب کو سکون کا احساس ہوا اس نے شجیہ کے گرد محبت سے اپنے بازو کا حصار باندھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں شجیہ گہری نیند میں جا چکی تھی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شجیہ کی صبح کسی احساس کے تحت آنکھ کھلی تو وہ راہب کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر وہ حواس باختہ ہو گئی۔۔

پھر رات کا واقعہ یاد آنے لگا۔۔ اسے اپنی بے ساختگی پر غصّہ آیا۔۔ "کیا ضرورت تھی اتنا ڈرنے کی پتا نہیں یہ خواب پیچھا کب چھوڑیں گے۔۔"

اس کا سر راہب کے کاندھے پر تھا اور راہب کے بازو اس کے گرد تھے۔۔

شجیہ نے آرام سے راہب کا بازو ہٹانے کی کوشش کی۔۔ "افف اتنا بھاری کیا لوہا چباتے ہیں۔۔" وہ نازک سی لڑکی اس کا فولادی ہاتھ ہٹانے میں ناکام رہی۔۔

اچانک ہی راہب نے اس طرف کروٹ لی وہ مکمل اس کے حصار میں آ گئی۔۔

شجیہ کی سانسیں رک گئی۔۔ افف اتنی قربت۔۔

شجیہ نے آنکھیں بند کر لی۔۔ افف اٹھ کیوں نہیں رہے یہ۔۔" وہ بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

"کیسے اٹھوں اتنا حسین خواب جو دیکھ رہا ہوں دل ہی نہیں۔ چاہ رہا کہ یہ پل کبھی ختم ہو۔۔۔"

کہنی کے بل چہرہ اوپر اٹھائے اس کے چہرے پر جھکے ہوئے اس نے کہا تو شجیہ اس کی بات کی گہرائی تک پہنچ تو نہیں سکی مگر اس کو خود کے اتنے قریب دیکھ کر اس کی سانسیں۔ اتھل پتھل ہونے لگی۔۔ دھڑکنوں کا۔ شور بڑھنے لگا۔۔۔

راہب کے بازو ہٹاتے ہی فوراً اس کے حصار سے نکلی۔۔ وہ درندوں کے خوف کی ماری لڑکی تھی کوئی عام لڑکی نہیں تھی جو محبت کے مفہوم کو آسانی سے پہچان لے اور اس راہ پر چل پڑے وہ دنیا سے دور ایک کونے میں رہنے والی لڑکی تھی ابھی راہب کی آنکھوں۔ سے اس نے دنیا دیکھنا شروع کیا تھا کیسے بھروسہ کر کے اپنی تمام ڈور اس کو دے دیتی۔۔۔

اس کو وقت چاہیئے تھا اسے ابھی صرف اعتماد بھروسہ اور محبت چاہیئے جو دنیا کا مقابلہ کر سکے راہب کا ہاتھ پکڑے تو اسے کوئی خوف محسوس نہ ہو۔۔

راہب سمجھتا تھا وہ کوئی جزبات میں بہکنے والا لڑکا نہیں تھا۔۔۔ اس نے اپنی زندگی بہت صاف ستھری گزاری تھی آج کل کے دور میں بھی خود کا دامن ہر گندگی سے بچا کر رکھا تھا۔۔

وہ بہت مضبوط اعصاب کا مالک تھا اس کی تربیت ہی اس انداز میں کی گئی تھی وہ عورت کا۔ احترام کرنا جانتا تھا۔۔

شجیہ اس کی بیوی تھی وہ چاہتا اس ڈری۔ سہمی لڑکی سے اپنا حق آرام سے وصول کر سکتا تھا مگر نہیں وہ راہب تھا۔۔

شجیہ اس کی بیوی تھی لیکن اس نے شادی اس لیئے نہیں کی کہ اپنی مردانگی دکھا سکے اس کا مقصد شجیہ کو معاشرے میں مقام دلانا تھا وہ اسے بے خوف معاشرے میں رہنا سکھانا چاہتا تھا اسکی زندگی کو خوشیوں سے بھر دینا چاہتا تھا۔۔۔

ہاں وہ اس سے شاید محبت بھی کرنے لگا تھا مگر پہلے وہ اسے اپنی محبت کا یقین دلانا چاہتا تھا اپنے ہونے کا احساس دلانا چاہتا تھا۔۔

شجیہ کے پاس اب راہب کے علاوہ کوئی نہیں تھا شجیہ کی امیدیں بھی اب راہب سے وابستہ تھیں۔۔۔ راہب کی ہی ذمّہ داری تھی کس طرح وہ شجیہ کے امیدوں پر پورا اترتا ہے اور اسے مایوس نہیں کرنا ہے۔۔۔

راہب ان ہی سوچوں میں تھا جب شجیہ واش روم۔ سے فریش ہو کر باہر آئی۔۔

راہب نے اپنی تمام سوچوں کو جھٹکا اسے دیکھ کر یاد آیا۔۔۔ شجیہ کے امتحان ختم ہو چکے تھے۔۔۔

"شجی امتحان ختم ہو گئے اب آگے کیا پلان ہے؟؟۔۔" اسے ڈریسینگ کی طرف مڑتا دیکھ کر راہب نے دوستانہ لہجے میں کہا۔۔۔

شجیہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔ کیسا پلان۔۔۔ اس نے کبھی اپنی زندگی میں کچھ پلان ہی نہیں کیا جیسی گزر رہی تھی وہ گزار رہی تھی۔۔ اس کی۔ زندگی تو خود ہی اچانک اتنی بدل گئی کہ۔ وہ تقدیر کا منہ دیکھتے رہ گئی۔۔

اس کی مرضی سے کب کچھ ہو رہا ہے جو وہ آگے کچھ پلان کرتی۔۔۔

اسے اس طرح خاموش اور افسردہ دیکھ کر راہب نے شجیہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے بیڈ پر جگہ دی۔۔۔

"جو وقت گزر گیا ہے وہ برا خواب تھا کیا ہم ماضی کے گرد کو جھاڑ کر مستقبل کو فرنشڈ کرنے کا نہیں سوچ سکتے۔۔۔"

وہ آرام سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیئے محبت سے نرم لہجے میں سمجھا رہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے ماضی بہت خوف ناک تھا مگر مستقبل اچھا ہو سکتا ہے کیونکہ وہ تمہارے ہاتھ میں ہے اور میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں اور رہونگا۔۔۔

اب تم بتاؤ یونی میں ایڈمیشن لینا ہے؟ یا پڑھائی سٹاپ کرنی ہے؟"

راہب نے آخر میں فیصلہ اس پر چھوڑا تو وہ نفی میں گردن ہلا گئی۔۔۔

"پڑھنا ہے بہت سارا دادو چاہتی تھی میں پڑھوں اور رباب آپی کی طرح ان کے لہجے میں ان سے اعتماد سے بات کر سکوں۔۔۔"

شجیہ نے اپنی معصومیت سے کہا تو راہب کا قہقہ فضا میں گونجا۔۔۔

"ہاہا تم رباب سے ایمپریس ہو اسی لیئے پڑھنا چاہتی ہو۔۔۔"

وہ تو۔ چڑیل ہے ویسا کیوں بننا ہے بھئی مجھے تو معصوم سی شجیہ ہی پسند۔۔"

راہب نے اس کی ناک دباتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔۔

"سنو جتنا بھی آگے بڑھ جاؤ مگر کبھی اپنی معصومیت مت کھونا۔۔ سمجھی۔۔۔"

وہ بت بنی شجیہ کو سنجیدہ لہجے میں سمجھاتا ہوا بولنے لگا اور آخر میں اپنے مخصوص سٹائل میں۔ اسکے سر پر بجا کر کہا۔۔۔

"فلحال۔ تو رزلٹ کا انتظار کرو اور آج چلو ٹینشن فری ہونے پر جشن مناتے ہیں تیار ہو آج ہر جگہ سے چھٹی۔۔ آج کا دن تمہارے نام۔۔۔"

وہ شجیہ کو بولتا ہوا بیڈ سے اتر گیا اور واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔

شجیہ بچوں کی طرح خوش ہو گئی اور تیار ہونے چل دی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آج وہ اسے سی سائیڈ لے کر آیا۔۔

پانیوں کا شور دل کو پر سکون کر رہا تھا۔۔۔

ٹھنڈی ریت پر پاؤں پڑتے ہی دل گداز سا ہو رہا تھا۔۔

راہب شجیہ کا ہاتھ پکڑے یوں ہی سمندر کنارے چلتا رہا کافی دیر دونوں میں خاموشی حائل رہی۔۔ جسے شجیہ نے توڑی۔۔

"میں بہت چھوٹے میں ماما بابا کے ساتھ آتی تھی۔۔ بابا اکثر سنڈے ہمارے ساتھ ہی انجوائے کرتے تھے۔۔ وہ ایک محنتی انسان کے ساتھ فیملی سے محبت کرنے والے تھے۔۔"

وہ اپنے اڑتے ہوئے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے بہت پیچھے گئی ہوئی تھی۔۔ اسکا چہرہ باپ کی محبت میں چمک رہا تھا اور یادوں کے جگنوں اس کی آنکھوں میں ٹمٹمارہے تھے۔۔۔

راہب خاموشی سے اسے سن رہا تھا پہلی بار وہ اپنے دل کی باتیں کہہ رہی تھی۔۔۔

"میں کبھی کبھی آپ کو دیکھتی ہوں تو مجھے۔ اپنے بابا یاد آتے ہیں۔۔۔۔"

"ارے لڑکی تم نے تو رشتہ ہی بدل ڈالا۔۔"

راہب نے اس کی بات سے مصنوعی ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔

شجیہ نے اپنے لبوں سے دانتوں کو دبائے۔۔۔

"نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا مطلب آپ بلکل میرے بابا کی طرح خیال رکھتے ہیں سب کی خوشی کا بابا بھی اپنی فیملی کو ساتھ لے کر چلتے تھے۔۔

دادو سے بھی وہ بہت پیار کرتے تھے مگر کبھی ماما سے بھی لاپروائی نہیں برتی۔۔ جب بھی میرے لیئے کچھ لاتے تو رباب آپی کے لیئے بھی ضرور کچھ لاتے۔۔۔

آپ بھی تو میرا اتنا خیال رکھتے ہیں مگر مریم کے لیئے بھی آپ کے پیار میں کمی نہیں آئی اور ڈیڈ ناراض ہیں آپ سے پھر بھی آپ ریگیولر آفس جاتے اور ان کی ہر بات مانتے ہیں۔۔ مام سے تو آپ۔ ویسے ہی بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔"

شجیہ نے پہلی بار اتنی تفصیلاً بات کی اور اس کے لہجے میں راہب کے لیئے احترام تھا عقیدت تھی۔۔۔

"ہائے آج میری تعریف خیریت تو ہے؟ آئس کریم کھانی ہے؟"

وہ جھک کر اس سے اس طرح مسکرا کر سوال کر رہا تھا جیسے کوئی بچے کو بہلانے کے لیئے کرتا ہے۔۔۔

"آپ کو میں آئس کریم کے لیئے تعریف کرنے والی لگتی ہوں؟" منہ پھلا کر پوچھا گیا۔۔۔

راہب نے شرارت سے اپنے گال یوں چڑانے کی صورت میں گول کیئے اور آنکھوں کو میچ کیا اور جھک کر اس کی طرف دیکھ کر اثبات میں گردن ہلایا۔۔۔

"کہ ہاں لگتی ہو۔۔"

"راہب۔۔" غصّے سے سرخ ہوتی شجیہ اپنے اڑتے ہوئے بالوں کے ساتھ اس کے پیچھے پیچھے اور وہ آگے آگے اپنے قدموں کے نشان چھوڑتا ہوا جا رہا تھا۔۔۔

لوگوں نے مڑ کر ان کو دیکھا۔۔

"اچھا۔۔ اچھا۔۔ یہ لو کان پکڑ کر سوری۔۔۔"

وہ آگے جا کر اس کے قدموں میں گھٹنے ٹکا کر بیٹھا حد سے زیادہ معصومیت شکل بنائے وہ شجیہ کو دل کے بہت قریب لگا۔۔۔ اس کے ہرٹ نے ایک بیٹ مس کی۔۔

بہت سی گزرنے والی لڑکیوں نے رشک سے اتنے ہینڈ سم لڑکے کو ایک چھوٹی سی لڑکی کے قدموں میں دیکھا۔۔۔

"بس کریں اٹھیں اب سب یہیں دیکھ رہے ہیں۔۔۔" شجیہ نے لوگوں کو اس طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاتھ دو تو اٹھونگا۔۔ "راہب نے ہاتھ آگے کیا جسے شجیہ نے جھجک کر تھام لیا۔۔۔

وہ دونوں اسی طرح باتیں کرتے ہوئے چل رہے تھے کہ شام ڈھلنے لگی۔۔۔

اچانک ہی شجیہ کے پیر سے ایک بچی ٹکرا کر گر گئی۔۔

"اوہ۔۔ کیا ہوا۔۔ "شجیہ اسے اٹھانے ہی لگی تھی کہ کسی میلے کچیلے آدمی نے اپنے ہاتھوں سے اس بچی کو پکڑا۔۔

"بچی ہے معافی۔۔ وہ آدمی آگے بڑھا۔۔

کہاں بھاگ رہی ہے کمبخت۔۔"

راہب شجیہ کا ہاتھ پکڑ کر گزرنے لگا جب شجیہ نے اس آدمی کی یہ آواز سنی تو وہ چونک کر مڑی۔۔

راہب حیران ہوا۔۔ وہ راہب کا ہاتھ چھڑا کر اس آدمی کی جانب بھاگنے لگی۔۔۔

"کیا ہوا ہے شجی۔۔۔" راہب پریشان ہوا۔۔

وہ وہ اس آدمی کی بچی نہیں ہے اسے پکڑیں راہب۔۔" شجیہ کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔

"ریلیکس شجی۔۔" وہ دونوں تقریباً دوڑتے ہوئے اس آدمی کے سر پر پہنچ چکے تھے۔۔۔

آدمی اپنی گندی نظریں بچی کے سلیولیس ہاتھوں پر ڈالے اس پر ہاتھ پھیرتا اپنی حوس مٹا رہا تھا۔۔۔

"دو اسے شرم نہیں آتی تمہیں۔۔۔" یہ صرف شجیہ محسوس کر سکتی تھی یہ نظریں اور اس طرح لمس ایک وہی جان سکتی تھی۔۔

اس نے بچی کو گود میں لیا اور اس کی نظروں سے اس کو چھپانے کی سعی کی۔۔۔

"تبی کون ہو تم لوگ یہ بچی میری ہے۔۔۔"

وہ آدمی اپنی شکاری کو اس طرح ہاتھ سے نکلتا دیکھ کر بپھر گیا۔۔

"اپنی بچی سے ہی اپنی حوس کی پیاس بجھا رہے تھے۔۔" راہب نے ایک طمانچہ اس کے گال پر۔ دیا۔۔"

پولیس۔۔" وہیں کھڑی پولیس کو راہب نے آواز لگائی اور اس آدمی کو اس کے حوالے کیا۔۔

اس پولیس کے پاس ایک عورت اور ایک مرد پریشان کھڑے تھے ان کو دیکھا تو دوڑتے ہوئے آئے اور بچی کو شجیہ کے گود سے لیا۔

وہ عورت۔ اسے دیوانہ وار چوم رہی تھی۔۔ ممتا کا یہ منظر دیکھ کر شجیہ اور راہب کی آنکھیں بھر گئی۔۔"ماں تو دونوں کی نہیں تھی۔۔

"سنیں۔۔ پلیز ہو سکے تو بچی کو لباس مکمل پہنایا کریں۔۔"

شجیہ نے عورت سے جاتے ہوئے کہا تو وہ شرمندہ ہو گئی۔۔ ہم ہی سبب ہوتے ہیں اپنی بچیوں کی بربادی کے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"تم کیسے سمجھی شجی کہ وہ اس کا باپ نہیں۔۔"

وہ دونوں کھانے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔

"ایک تو اس بچی اور اس آدمی کا حلیہ میچ نہیں کر رہا تھا اور دوسرا اس کی نظریں۔۔" شجیہ اپنے ماضی میں پہنچ چکی تھی۔۔

"ویسے بچی تھی بہت پیاری تم۔ نے ایک کلی کو مسخ ہونے سے بچایا شجی۔۔۔"

راہب نے بات پلٹنے کی۔ غرض سے کہا۔۔

"ہاں ویسے کیوٹ بہت تھی مجھے بچے ویسے بھی بہت اچھے لگتے ہیں۔۔۔"

آنکھیں میچ کر اپنی خواہش بیان کی۔۔۔

"اوہ تو بچے پسند ہیں پھر کچھ سوچیں۔۔"

اپنے ہاتھ نیپکن سے صاف کرتے ہوئے راہب نے شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیا سوچنا ہے۔۔؟" وہ حیران سے گلاس ہاتھوں میں لیئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"بچوں کے بارے میں۔۔ اپنے۔۔"

راہب نے لب دبا کر ایک آنکھ مار کر شجیہ سے کہا تو پہلے وہ سمجھ نہیں سکی پھر سمجھ آنے پر اس کا چہرہ گلنار ہوا۔۔

شرم اس کی ایک ایک ادا میں جھلکل رہی تھی وہ خفت کا شکار ہوتی گلاس لبوں سے لگا گئی۔۔

راہب کا قہقہہ فضا میں گونجا۔۔

"مذاق تھا۔۔" وہ مسلسل ہنس رہا تھا۔۔

اب دونوں ایک بہترین دن گزار کر واپسی کی جانب گامزن تھے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ہل کی ٹک ٹک کے ساتھ پر اعتماد سی ماربل کے فرش پر چلتی وائٹ شرٹ کے ساتھ جینز پہنے بالوں کو کرل کر کے آگے کیا ہوا تھا۔۔

آنکھوں کو آئی لائنر کی مدد سے اور سجایا گیا تھا۔۔

ہونٹوں پر خوبصورت شیڈ لگائے اپنی مخروطی انگلی سے گلاس وال کا دروازہ اوپن کرتی اس نے اندر جھانکا۔۔

"مے آئی کم ان۔۔؟"

بلو لائیننگ کی شرٹ پہنے ہلکی ہلکی براؤن مونچھوں کے نیچے لب گولائی۔ میں سکڑے براؤن بال جیل سے سیٹ تھا۔۔

اس کو دیکھتے ہی لیپ ٹاپ بند کیا اور سر کو خم کیا۔۔۔

"یس۔۔"

"اوہ تھینکس کہ آپ نے مجھے اندر آنے کی اجازت۔ دی مجھے لگا۔۔ تم کہو گے کون اور کہاں چلی آ رہی ہو بھئی نکلو یہاں سے۔۔۔"

رباب بے تکلفی سے کہتی تھکے ہوئے انداز میں سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔

ہینڈ بیگ بھی برابر میں رکھا۔۔۔

"نہیں میری کیا مجال کہ میں احمد لاشاری کی چہیتی رباب کو اس طرح کہوں۔۔۔"

وہ ابھی بھی سنجیدہ سا ہی کہہ رہا تھا۔۔۔

"رباب ایک ادا سے کھکھلاتی ہوئی ہنسی۔۔۔"

"نہیں آج میں احمد انکل سے ملنے نہیں ان کے بیٹے کو پرانی دوستی یاد دلانے آئی ہوں۔۔"

وہ اپنے مخصوص انداز میں ایک لاڈ سے کہتی اس کے ٹیبیل پر اس کی آنکھوں میں جھانکی۔۔۔

"اچھا تو کیسے یاد کروائیں گی۔۔"

راہب نے لطف لیا اس کی بات کا۔۔۔

"منتیں کرونگی واسطے دونگی۔۔"

رباب نے بھی ایک ادا سے جھکتے ہوئے کہا تو راہب کو ہنسی آگئی۔۔۔

"یار رئیلی ساری فار ایوری تھینگ۔۔"

ٹھیک ہے ہمارا وہ رشتہ نہیں ہو سکا لیکن ہم بچپن سے اچھے دوست ہیں۔۔۔

ہم نے ساتھ بچپن گزارا ہے۔۔ ہم اچھے دوست بن کر تو رہ سکتے ہیں نہ۔۔۔"

لجاحت سے کہتی وہ رباب نہیں لگ رہی تھی یہ تو کوئی بدلی ہوئی رباب تھی۔۔۔

عاجزی میں ڈوبی ہوئی۔۔۔۔

راہب کو اچھا لگا کہ چلو رباب میں تبدیلی تو آئی شکر ہے اس کا شیطانی دماغ ٹھیک ہوا۔۔

"کوئی بات نہیں تمہیں احساس ہوا کافی ہے۔۔۔"

راہب نے سچے دل سے کہا۔۔

وہ بلاوجہ کسی کو دکھی نہیں کرنا چاہتا تھا اگر رباب واقعی سدھر گئی ہے تو معاف کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔۔۔

"اسی بات پر ایک کپ کافی ہو جائے۔۔۔"

اس کی طرف ہاتھ بڑھاتی وہ کافی کی آفر کر رہی تھی۔۔۔"

"ابھی؟" راہب نے وقت دیکھا۔۔۔

"جی۔۔۔ کوئی بہانہ نہیں اٹھو۔۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر چکی تھی۔۔۔۔

چار و ناچار راہب کو ہامی بھرنی پڑی اور وہ بھی کھڑا ہو گیا۔۔۔

ایک شاطر سی مسکراہٹ رباب کے لبوں پر زہر کی طرح پھیل گئی۔۔

جو راہب نہ دیکھ سکا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"اگر بیوی کے لاڈ اٹھانے سے فرصت مل گئی ہے تو آفس پر بھی دھیان دو۔۔۔"

رات سب کھانے کی ٹیبیل پر موجود تھے جب احمد صاحب نے راہب پر طنز کے نشتر چلائے۔۔۔

شجیہ جو بیٹھی تھی اس سے اب ایک لقمہ بھی لینا محال تھا۔۔۔

راہب کو اس طرح شجیہ کے سامنے احمد صاحب کا کہنا بہت برا لگا مگر وہ ضبط کر گیا۔۔۔

لائبہ اور مریم بھی پریشان ہو گئیں کہ اتنے دن سے احمد صاحب خاموش تھے مگر پھر آج اس ٹاپک کے مقصد سے دونوں ناواقف تھی۔۔۔

"کیا کر دیا اب میں نے؟"

ہاتھ نیپکین سے پوچھتا وہ احمد صاحب کی طرف سوالیہ نظریں ٹکائے ہوئے تھا۔۔۔

"اب تم باپ کے آگے سوال کرو گے وہ بھی اس دو چھٹانک کی لڑکی کے لیئے۔۔۔"

احمد صاحب نے ایک بار پھر شجیہ کو نشانہ بنایا۔۔۔

"ڈیڈ شجیہ کو بیچ میں لا کر آپ زیادتی کر رہے ہیں۔۔۔"

راہب کو سمجھ نہیں آرہا تھا اتنی میچیور سوچ رکھنے والے احمد صاحب نے اچانک شجیہ کو انا کا مسلئہ کیوں بنا لیا تھا۔۔۔

"میں اسے نہیں لا رہا یہ لڑکی خود آئی ہے ہم سب کے بیچ میں۔۔۔"

آج پھر رباب ان کے سامنے روئی تھی اور ان سے برداشت نہیں ہوا اسی لیئے وہ راہب پر غصّہ نکال رہے تھے۔۔۔

راہب اس بات سے انجان تھا کیونکہ رباب نے اس کے سامنے شجیہ کو قبول کر لیا تھا۔۔۔

شجیہ کی آنکھوں میں پانی بھر چکا تھا وہ جو سمجھ رہی تھی اس کی زندگی آسان ہو گئی ہے۔۔۔ وہ غلط تھی۔۔

زندگی نئے آزمائش کے لیئے تیار تھی۔۔۔

"مریم شجیہ کو لے کر اوپر جاؤ۔۔۔"

لائبہ بیگم نے شجیہ کو منظر سے غائب کیا۔۔۔

"ڈیڈ آپ چاہتے ہیں کہ ایک بہن سے اس کا بھائی اور ایک ماں سے اس کا بیٹا دور ہو جائے تو میں یہ گھر چھوڑ کر چلا جاتا ہوں۔۔۔

لیکن شجیہ کی جو ذمّہ داری میں نے لی ہے اب میں اس ذمّہ داری کو بھرپور نبھانا چاہتا ہوں۔۔۔

خدا کے لئیے مجھے مجبور نہ کریں کہ مجھ سے کوئی گستاخی ہو جائے۔۔۔"

راہب سنجیدہ سا کہہ کر کھڑا ہو چکا تھا۔۔

عجیب ماحول ہو چکا تھا گھر کا۔۔ احمد صاحب نے کبھی راہب کے کسی فیصلے پر اعتراض نہیں کیا تھا لیکن پہلی بار وہ راہب کے اس فیصلے سے ناخوش تھے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"احمد آپ کو اس لڑکی سے مسلئہ کیا ہے؟ اب وہ ہماری بہو ہے لیکن روز اس طرح ایک ہی بات کرنے کا کیا مقصد ہے؟"

لائبہ بیگم نے آج جھنجلا کر پوچھ ہی لیا۔۔۔

احمد جو کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھے لائبہ کے پوچھنے پر ان کی طرف مڑے۔۔۔

"مجھے رباب کی حالت نہیں دیکھی جاتی وہ بچی بھی کیا سوچتی ہو گی ہم نے منگنی کی تھی اس کے ساتھ اور ہمارے صاحب زادے نے ہمیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔۔

رباب کے والد صاحب نے خود کروایا ہے یہ نکاح ایک باپ کو تو زیادہ فکر ہوتی ہے اپنی بیٹی کی وہ اپنی بیٹی کے لئیے اس سے اچھا سوچ سکتے ہیں۔۔۔

راہب نے نیکی کا کام کیا ہے ہمیں اس کو سراہنا چاہئیے سجیہ کے سر پر ہاتھ رکھنا چاہئیے آپ الٹا اس کو بتا رہے ہیں کہ ابھی بھی۔ اس کا کوئی نہیں ہے۔۔۔"

لائبہ بیگم آج احمد صاحب کو سمجھانے کا سوچ چکی تھیں۔۔

وہ اپنے ہاتھوں سے کریم کا مساج کرتی احمد صاحب کو نئی راہ دکھا رہی تھیں۔۔۔

احمد صاحب نے ان کے جواب میں کچھ نہیں کہا اور خاموشی سے لیٹ گئے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

راہب جب سے کمرے میں آیا تھا اندر سٹڈی روم میں بند تھا۔۔۔

شجیہ بھی پریشان تھی اس کی وجہ سے گھر کا ماحول خراب تھا یہ سوچ کر ہی اس کا دل برا ہو رہا تھا۔۔۔

"پتا نہیں شجی کیا سوچ رہی ہو گی۔۔"

وہ لیپ ٹاپ آن کیئے شجیہ کو سوچ رہا تھا۔۔۔

اچانک اس کا موبائل بجنے لگا۔۔ نام دیکھا تو رباب بلنک کر رہا تھا۔۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

ابھی راہب کا موڈ نہیں تھا کہ۔ وہ اس کی کال اٹینڈ کرتا۔۔۔

وہ کال کٹ کر چکا تھا۔۔۔

ایک بار دو بار اس کی مسلسل لیپ ٹاپ پر چلتی۔ انگلیاں رکی اس کے چہرے پر روشنی کا عکس تھا۔۔۔

وہ مسلسل کال کٹ کر رہا تھا۔۔

مگر رباب بھی مستقل مزاجی کے ساتھ لگی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے یار؟؟" وہ جھنجلا گیا۔۔

"مجھے لگا تم ڈسٹرب ہو تمہیں میری ضرورت ہے۔۔"

رباب کے جھٹ کہتے ہی وہ اتنے صحیح اندازے پر بھونچا کر رہ گیا۔۔۔

"تمہیں غلط لگس اور ڈسٹرب تم کر رہی ہو میں بزی ہوں۔۔۔"

کہتے ہی اس نے سیل آف کر دیا اور تھک کر کرسی سے ٹیک لگا لی۔۔۔

یہ فیصلہ سیکینڈ میں ہوا اسے کرنا کیا ہے۔۔

ہاں وہ ڈسٹرب تھا اور اسے کسی کی واقعی ضرورت تھی اگر وہ ان لمحوں کی قید میں آجاتا رباب سے بات کر لیتا تو وہ ایک غیر محرم کی باتوں میں جکڑ جاتا اور اپنی محرم کو بھول جاتا۔۔۔

وہ تیزی سے اٹھا زیادہ ڈسٹرب تو وہ ہوگی زیادہ ضرورت تو اسے ہوگی کیوں نہ دونوں ہی اپنی ڈسٹربنس ایک دوسرے سے بانٹ لیں۔۔

بجائے اس کے کوئی تیسرا ان کے درمیان آئے اور ان کی لائف ڈسٹرب کرے وہ کمرے میں چلا گیا۔۔۔

* * *

کمرے میں داخل ہوا تو وہ بیڈ پر بیٹھی سسک رہی تھی۔۔

راہب کو۔ خود پر غصّہ آیا کیوں وہ اسے چھوڑ کر بیٹھا تھا یہ سوچے بغیر کہ شجیہ کو اسوقت سب سے زیادہ اس کی ضرورت ہو گی۔۔۔

"یہ لو۔۔"

شجیہ نے نظریں اٹھائی تو وہ ٹشو لیئے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

"میری وجہ سے آپ کو ساری باتیں سننا پڑتی ہیں۔۔"

شجیہ نے سوسو کرتے ہوئے کہا۔۔

اس کے معصومیت سے کہنے پر وہ مسکراتا ہوا بیٹھ گیا۔۔

"نہ۔۔ بلکل نہیں میری جان کی وجہ سے تو کچھ بھی نہیں ہوا وہ تو آپ کے ہزبینڈ کی غلطی ہے جو کچھ نہ کچھ گڑبڑ کر دیتے ہیں۔۔"

وہ پیار سے اس کا ناک دباتا کہہ رہا تھا۔۔ انداز ایسا تھا جیسے کوئی چھوٹے بچے سے کہہ رہا ہو۔۔

شجیہ اس کے جان کہنے پر ہی بلش ہو گئی۔۔۔

راہب نے دلچسپی سے اس کے سرخ چہرے کو ملاحظہ کیا۔۔۔

"اب تم اس طرح شرما کر میرے صبر کا امتحان مت لو۔۔۔"

راہب مسکرا کر کہتا کھڑا ہو گیا واقعی اس کو اپنے جذبات پر قابو پانا مشکل ہو گیا۔۔

وہ نائٹ ڈریس لے کر ڈریسینگ روم میں چلا گیا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وقت تیزی سے گزر رہا تھا رباب کی راہب سے دوبارہ دوستی کی خبر شجیہ کو ابھی نہیں تھی۔۔

احمد صاحب کا روّیہ اس دن کے بعد سے شجیہ سے بہتر ہو چکا تھا کچھ وہ خود بھی رباب کو دیکھ چکے تھے۔۔۔

رباب کس طرح دوبارہ راہب کے پیچھے پیچھے ہوتی احمد صاحب کو بھی اچھا نہیں لگتا۔۔۔

شجیہ کا دل بھی اس گھر میں لگ چکا تھا کیونکہ احمد صاحب اس کو دیکھ کر اب منہ نہیں موڑتے تھے۔۔۔

آج راہب آفس سے آیا تو شجیہ لائبہ اور مریم کے ساتھ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی تھی وہ دونوں کسی ڈرامے پر بات کر رہی تھی اور شجیہ خاموشی سے سن رہی تھی۔۔

وقتاً فوقتاً دونوں شجیہ کو بھی اپنی گفتگو میں شامل کر لیتیں۔۔۔

راہب نے دیکھا تو اس کے دل میں سکون اتر گیا اسے لگا کہ اس کی محنت وصول ہو رہی ہے۔۔

شجیہ زندگی کی جانب لوٹ رہی ہے۔۔۔

"تمہارا رزلٹ آیا ہوا ہے اور تم یہاں ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔۔"

راہب نے سنجیدہ سی آواز سے کہا تو شجیہ کے پسینے چھوٹ گئے رزلٹ کا سوچ کر ہی اس کی جان نکلنے لگی۔۔۔

"بھابھی کا رزلٹ آ گیا۔۔ واہ کیا بنا۔۔"

رزلٹ کا سن کر مریم بھی پر جوش ہوئی اور لائبہ بھی متوجہ ہوئی۔۔۔

"پوچھو اپنی بھابھی سے کیسا پیپر دے کر آئیں ہیں یہ۔۔"

راہب غصّے سے کہتا کمرے میں چلا گیا۔۔۔

شجیہ بھی اس کے پیچھے ڈرتے ڈرتے کمرے میں گئی۔۔۔

شجیہ کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔۔۔

"پتا نہیں کیا ہوا ہو گا اس کے امتحان کا اللہ میری عزت رکھ لے کیا منہ دکھاؤں گی میں۔۔۔"

شجیہ آنکھیں بند کیئے دعا میں مصروف تھی۔۔۔

آنکھیں کھول لیں محترمہ جو آپ کارنامہ دے کر آئی ہیں اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

شجیہ کی جان خشک ہو گئی تھی۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھا طنز کرنا نہیں بھولا تھا اب تو شجیہ کو لگا واقعی اس کی عزت خاک میں مل چکی تھی اب کیا ہو گا۔۔۔

راہب کیا سوچے گا اس کے بارے میں کتنی نالائق ہے یہ۔۔۔

"اب کیا سوچ رہی ہو آ کر دیکھو سیکینڈ ڈیویژن لی ہے تم نے۔۔۔"

وہ لیپ ٹاپ کھول کر اسے دکھا رہا تھا۔۔۔

شجیہ جو واقعی خوف زدہ ہو چکی تھی اس کی بات سمجھ آنے پر وہ چیخ پڑی۔۔۔

"کیا۔۔۔" منہ میں ہاتھ رکھ کر وہ بے یقین تھی۔۔۔

"یس مائی وائف اپنے شوہر کی لاج رکھ لی تم نے ورنہ میں تو سوچ رہا تھا لوگ کیا کہیں گے راہب جیسے ٹیچر کی وائف اتنی نالائق۔۔۔"

وہ اس کے بالوں کو کان کے پیچھے کرتا شرارت۔ سے کہہ رہا تھا۔۔۔

"بس اپنی پڑی تھی آپ کو میری کوئی پرواہ نہیں۔۔"

پہلی بار وہ اس طرح مصنوعی ناراض لہجے میں بول رہی تھی۔۔۔

"کس نے کہا تمہاری پرواہ نہیں پگلی۔۔۔"

وہ اب اس کے بہت قریب کھڑا تھا شجیہ سے سانس لینا دشوار ہوا۔۔۔

"اچھا اب ایڈمیشن فارم لے آؤنگا کل اب اور زیادہ محنت کرنی ہے سمجھی۔۔۔"

وہ اپنے مخصوص انداز میں۔ اس کے سر پر دو انگلیوں سے بجاتا کہہ رہا تھا۔۔

"اب نیچے چلو سب کو سرپرائز بھی تو دینا ہے۔۔۔"

وہ اسے ساتھ لیئے نیچے آ گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

سب بہت خوش تھے شجیہ نے سکون کا سانس لیا۔۔

احمد لاشاری بھی خوشگوار حیرت کا شکار تھے۔۔۔

"کیونکہ رباب نے تو ان سے یہی کہا تھا کہ شجیہ بہت نالائق ہے۔۔۔

"بہت بہت مبارک ہو بیٹا۔۔۔"

احمد صاحب نے جب اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور نرم لہجے پر شجیہ سمیت سب کو حیرت ہوئی۔۔۔

"بھائی سیلیبریٹ کرتے ہیں بھابھی کی خوشی۔۔۔"

"ہاں بلکل چلو آج سب باہر ڈنر کرتے ہیں میری طرف سے۔۔"

راہب نے سخی بننے کی کوشش کی۔۔

"ارے واہ گڈ اچھا آئیڈیا ہے۔۔۔" مریم نے ہامی بھری۔۔۔

"ہاں تم لوگ چلے جاؤ میں اور تمہارے ڈیڈ تو گھر پر ہی ڈنر کریں گے۔۔۔"

"ہاں تا کہ تمہاری ماں مجھے پرہیزی کھانا کھلا سکیں۔۔۔"

حسب اختلاف آج احمد صاحب شجیہ کی خوشی میں خوش تھے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ لوگ معروف ریسٹیورینٹ میں بیٹھے آرڈر کا انتظار کر رہے تھے کہ کسی نے راہب کے پشت پر راہب کو پکارا۔۔۔

"ارے دائم یہاں پر خیریت۔۔"

ہاں دوستوں کے ساتھ آیا تھا۔۔ تم سے تو بس ایسے ہی ملاقات ہوتی ہے۔۔۔"

دائم نے شکوہ کیا تو وہ مسکرا کر رہ گیا۔۔۔

"ارے بھابھی کیسی ہیں آپ اور اس دن کے لیئے سوری میں غصّے میں تھا۔۔۔"

دائم نے اس دن بات کا حوالہ دیا تو شجیعہ نے مسکرا کر گردن ہلا دی ابھی وہ اتنی پر اعتماد نہیں ہوئی تھی کہ ہر کسی کو جواب دے سکے۔۔۔

مریم حیرت سے دائم کو دیکھ رہی تھی۔۔

دائم کی نظر بھی اس پر پڑی۔۔۔

سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تو راہب نے تعرف کروایا۔۔۔

یہ میری چھوٹی بہن مریم۔۔۔

"ہائے۔۔" دائم نے دلچسپی سے اس کو دیکھا جو حیرت۔۔سے منہ کھولے مضحکہ خیز لگ رہی تھی۔۔۔

" کبھی آنا گھر پر۔۔"راہب نے کہا تو وہ اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔

"ضرور اب تو آنا ہی ہو گا۔۔۔"مریم کی جانب دیکھتے ہوئے ہی اس نے جواب دیا۔۔۔

وہ جا چکا تھا مگر مریم اس کی نظروں اور دیکھنے کے انداز میں الجھ گئی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

جب سے امتحان ختم ہوا تھا وہ رائیٹنگ ٹیبیل پر بیٹھی کچھ لکھتی رہتی۔۔۔

راہب آج آفس سے آیا تو وہ کمرے میں موجود نہیں تھی۔۔۔

وہ ٹیبل کی جانب آیا تو کاغذ بکھرے پڑے تھے۔۔۔

جوں جوں اس کی نظریں تحریر پر پھسلتی گئی۔۔

اس کے چہرے کا زاویہ بدلتا گیا۔۔

اچانک ہی شجیہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔

راہب کے ہاتھ میں اپنی فائل دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی۔۔

راہب کی نگاہ اس پر پڑی تو وہ سفید چہرے کے ساتھ کھڑی تھی جیسے کسی کی چوری پکڑی جا چکی ہو۔۔۔

"یہ کرتی رہتی تھی تم؟؟ ہمم۔۔۔"

وہ اس کے سر پر کھڑا سوال کر رہا تھا۔۔

شجیہ نے جھکا ہوا سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تو وہ مسکرا رہا تھا۔۔

شجیہ حیران ہوئی۔۔

"یار تم اتنی ٹیلینٹڈ تھی مجھے تو بلکل اندازہ نہیں تھا تمہارے اندر ایک رائٹر چھپا ہوا ہے۔۔۔"

راہب واقعی بہت خوش تھا۔۔۔

"آپ کو اچھا لگا؟"

بچوں جیسی خوشی سے اس نے سوال کیا۔۔

"بہت۔۔۔"

راہب نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔

"تم واقعی رب کی طرف سے میرے لئیے انعام ہو تمہیں پتا ہے روز تم کچھ ایسا کر دیتی ہو کہ روز میں نئے سرے سے تمہارے عشق میں مبتلا ہو جاتا ہوں۔۔۔"

راہب اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لئیے اس کی آنکھوں میں دیکھتا کہہ رہا تھا۔۔

یلو کلر کی کرتی پہنے اس پر ہم رنگ دوپٹّہ پہنے بال جو ابھی گیلے تھے آگے کو آئے ہوئے تھے۔۔ اور بڑی بڑی آنکھیں نیچے کو جھکی ہوئی تھی۔۔

راہب نے دلچسپی سے اس کے سراپے کی جانب نگاہ کی۔۔۔

"تمہیں مجھ سے محبت کب ہو گی شجی؟"

اسی طرح دیکھتا ہوا اس نے سوال کیا۔۔۔

اس سوال پر شجیہ نے نگاہ اٹھائی۔۔

ہلکی براؤن داڑھی اور براؤن بال کے ساتھ براؤن آنکھیں اپنی تمام تر وجاہت کے ساتھ وہ اس سے سراپا سوال تھا۔۔۔

شجیہ نے اب مان لیا تھا کہ وہ اس کا شوہر ہے اور صرف اور صرف اس کا حق ہے شجیہ پر اور اسے یہ بھی سمجھ آ چکا تھا کہ وہ بوجھ نہیں ہے اس پر بلکہ دل سے اس کا خیال رکھتا ہے۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہو وائف اب بتا بھی دو۔۔" وہ اس کے آگے چٹکی بجاتا پوچھ رہا تھا۔۔۔

شجیہ نے اس کی جانب نگاہ کی۔۔۔

"مجھے نہیں پتا محبت کیا ہوتی ہے مجھے بس اتنا پتا ہے کہ میرے پاس رشتے کے نام پر صرف آپ کا سہارا ہے اور میں اتنا جانتی ہوں میری دھڑکنوں میں صرف آپ کا نام ہے آپ کے بغیر میں کچھ بھی نہیں ہوں۔۔۔"

معصومیت سے کہتی شجیہ نے واقعی راہب کے دل کو پر سکون کیا۔۔۔

راہب کو خوش گوار حیرت ہوئی۔۔۔

راہب نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔

"کچھ دیر اس کی دھڑکنوں کو محسوس کر کے شجیہ نے سر اٹھایا۔۔۔

" کبھی سفر مشکل لگا یا کوئی اور آگیا آپ کی زندگی میں تو ہاتھ چھوڑ دیں گے ؟"

محبت ہو گئی تھی تب ہی خوف نے سوال کروانے پر مجبور کیا۔۔۔

تو راہب اس کی نگاہوں میں خوف دیکھا تو فوراً اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا۔۔

"میں وعدہ نہیں کرتا کیونکہ وعدہ کرنے والے مکر جاتے ہیں۔۔

"میں آس بھی نہیں دلاؤنگا کیونکہ امیدیں ٹوٹ جائے تب بھی تکلیف بہت ہوتی ہے۔۔۔

"میں نے زندگی میں پہلی بار اپنے دل میں کسی کا نام لکھا ہے اور وہ تمہارا نام تھا۔۔ اب اگر تمہیں خود سے الگ کیا تو گویا اپنی روح کو الگ کیا۔۔۔

اور پگلی اپنی روح کو کوئی خود سے الگ کیسے کر سکتا ہے۔۔۔"

اس کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر ثبت کرتے ہی اس نے کہا۔۔۔

شجیہ کی پیشانی دہک اٹھی اور رگ وپے میں سکون سا اتر گیا۔۔۔

"اب کیا ارادہ ہے؟ مائی وائف۔۔۔"

اسے خود سے قریب کرتا اس کی آنکھوں میں دیکھتا سوال کر رہا تھا۔۔۔

پیچھے اس پر اپنے بازو سے حصار مضبوط کیا۔۔۔

راہب کے اتنے قریب آکر اس کے ہوش ٹھکانے آگئے۔۔

راہب کی سانسیں خود میں محسوس کرتی وہ حد سے زیادہ کنفیوز ہو رہی تھی۔۔ اور پھر اس کی آنکھوں میں مچلتا سوال۔۔۔

شجیہ نے نگاہیں جھکالی۔۔۔۔

ٹھوری سے اس کا چہرہ اوپر کرتے ہی وہ دوسرا مہر ثبت کر چکا تھا۔۔۔

شجیہ نے پرسکون ہو کر اس کے سینے سے سر ٹکالیا۔۔۔

راہب نے بھی خوشی سے اس کے سر کو اپنے سینے میں محسوس کیا اور حصار مضبوط کیا۔۔۔

آج محبت نے اپنا سر اٹھالیا تھا۔۔

محبت اپنی جیت خوشی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

حسین رات کی صبح بھی خوش گوار تھی۔۔

راہب کی آنکھ کھلی تو شجیہ کو اپنے سینے میں سر رکھے ہی پایا۔۔

"تیرے پہلو میں ہی شب گزر جائے
یوں ہی میری عمر تمام ہو جائے"
فلزہ ارشد

دھیرے سے اس کے بالوں کو اپنے ہاتھوں سے سہلاتا رہا پھر دھیرے سے اس کے بالوں پر اپنے لب رکھے۔۔۔

شجیہ ہلکا سا کسمسائی۔۔۔

راہب نے سیدھے ہونے کی کوشش کی مگر اس کی آنکھ کھول چکی تھی۔۔۔

محبت نے اپنے پر پھیلا دیئے تھے اب کون دور ہونا چاہتا تھا ان لمحوں سے۔۔

شجیہ نے آنکھیں بند کر لی اور ان لمحوں کو محسوس کرنے کی کوشش کی۔۔۔

"محترمہ دل تو نہیں چاہ رہا آپ کو یوں چھوڑنے کا مگر کیا کروں اس بندے کی روزی بھی بہت ضروری ہے۔۔"

بے چارگی سے راہب نے کہا تو شجیہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔

"تیری مسکراہٹ ہی میرا اب سب کچھ ہے
کچھ نہیں میرا مجھ میں اب صرف تو ہے"

فلزہ ارشد

راہب نے اس کے کان کے پاس یہ شعر گنگنایا۔۔۔

"فلزہ میری پسندیدہ رائٹر ہیں آپ نے پڑھا ہے۔۔"

شجیہ نے یہ شعر سنا تو پرجوش سی اس کے سینے پر اپنی ٹھوری ٹکائے معصومیت چہرے پر سجائے پوچھ رہی تھی۔۔۔

"نہیں میں نے تو تمہاری نوٹ بک میں دیکھا تھا یہ اچھا لکھا ہے شاعرہ فلزہ نے لگتا ہے میرے جذبات کی عکاسی کر دی ہے۔۔۔"

راہب اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتا محبت سے کہہ رہا تھا۔۔۔

"وہ ہے ہی اچھی ان کی تحریر ہوتی ہی ایسی ہے کو بلکل دل کو چھو لینے والی۔۔۔"

شجیہ آنکھیں بند کیئیے جذب سے کہہ رہی تھی۔۔

"اچھا اب مجھے یہ فلزہ صاحبہ اپنی رقیب لگ رہی ہیں کیونکہ میری بیوی میرے سامنے ان کے گن گا رہی ہے۔۔۔"

راہب نے مصنوعی ناراضگی سے کہا تو شجیہ کا قہقہ فضا میں گونجا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"مبارک ہو راہب تمہاری وائف نے تو واقعی کمال کر دیا ورنہ وہ لگتی نہیں تھی کہ کبھی کوئی کارنامہ انجام بھی دے گی۔۔۔"

راہب ابھی ہی یونی سے آفس آیا تھا۔۔

اور رباب سے اس کی ملاقات کوریڈور میں ہی ہو گئی۔۔

رباب تھی وہ کب تک برداشت کرتی اس کا لہجہ آج پھر اس کے جزبات کی عکاسی کر رہا تھا کہ شجیہ کے لیئے اس کے دل میں آج بھی اتنی ہی نفرت ہے اور آج وہ اپنے لہجے پر قابو نہیں رکھ سکی۔۔۔

راہب نے اس کے لہجے کو سنا تو اس نفرت کو محسوس کیا۔۔

آرام سے دونوں ہاتھ جیب میں ڈالے وہ کھڑا تھا ایک نظر رباب کے سراپے پر ڈالی پھر سر ہلایا۔۔۔

"ہاں بلکل ٹھیک کہا کچھ لوگ لگتے کچھ ہیں اور ہوتے کچھ ہیں۔۔

اپنے آپ کو ہی دیکھ لو سامنے سے حسین نظر آنے والی کا دل کتنا سیاہ ہے۔۔"

وہ کہہ کر آرام سے اس کے برابر سے گزر گیا۔۔

رباب کو اس کی بات سمجھ میں آئی تو وہ اندر سے کھول کر رہ گئی۔۔

اس کا بنایا ہوا کھیل بگڑ چکا تھا اس کا لہجہ اس کی نفرت چہرے پر عیاں ہو چکی تھی۔۔

وہ اسی وقت اس کے آفس سے نکل گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ۔ اس کا ایڈمیشن اپنی ہی یونی میں کروا چکا تھا آج اس کا یونی میں پہلا دن تھا۔۔

اور وہ اس کو بیٹھ کر سمجھا رہا تھا۔۔۔

"ایک بات کا دھیان رکھنا کہ کسی کو پتا نہ چلے تمہارا مجھ سے کیا ریلیشن ہے۔۔"

شجیہ کو برا بھی لگا اور حیرت بھی ہوئی۔ جو اس کے چہرے پر ظاہر ہو گئی۔۔۔

"بلاوجہ لوگ تمہیں تنگ کریں گے سٹیوڈینٹ کو اور سب کو ایک ٹاپک مل جائے گا اور پھر میں چاہتا ہوں تم اپنے سہارے پر اپنے پاؤں پر کھڑی ہو اور پر اعتماد بنو۔۔۔ سمجھی۔۔۔"

اپنے مخصوص انداز میں اس کے سر پر بجاتا ہوا وہ کہہ رہا تھا۔۔۔

شجیہ غائب دماغی سے سنتی سر ہلا رہی تھی اس کی سوئی تو وہیں اٹکی تھی کہ راہب نے شجیہ کو اپنا تعرف کروانے سے منع کیا ہے۔۔۔"

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Kitab Nagri

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"کیا راہب میرے تعرف پر ہچکچاتے ہیں کیا وہ میرے اور اپنے رشتے کو پبلک میں لانے سے ڈرتے ہیں۔۔۔"

وہ دونوں کار میں بیٹھے اپنے سفر پر گامزن تھے جب شجیہ کو مختلف سوچوں نے جکڑا تھا۔۔

اس کا دل بری طرح اداس ہو چکا تھا۔۔

راہب اس کی سوچوں کو جان کر بھی انجان بنا ہوا تھا وہ چاہتا تھا ابھی۔ شجیہ کو اکیلا کرنا اس کے نام کا سہارا ہو گا تو وہ آگے نہیں بڑھ سکے گی۔۔

دونوں ہی اپنی سوچوں میں الجھے تھے کہ یونی آگئی۔۔۔

وہ اسے لے کر ڈیپارٹمنٹ تک گیا اسے قطار میں کھڑے ہو کر تمام چیزیں سمجھا رہا تھا۔۔

کہ اچانک اس نے کسی لڑکی کو آواز دی۔۔

"ہائے راہب کیسے ہو؟"

وہ لڑکی بہت تکلف سے راہب سے ملی۔۔

"میں بلکل فائن۔۔

"یار ایک کام ہے تم سے۔۔"

راہب نے بھی اسی بے تکلفی سے جواب دیا۔۔۔

"ہاں بلکل بولو تمہارے لیئے تو جان بھی حاضر ہے۔۔۔"

اس کے اس طرح کے انداز پر کہنے سے شجیہ نے غصّے سے اس لڑکی کی جانب نگاہ کی۔۔

بلیک کلر کے لانگ شرٹ اور وائٹ ٹراوزر پہنے گولڈن کیئے ہوئے بال کو ایک ادا سے گھماتی سٹائلش سی لڑکی اسے اس وقت زہر سے بھی زیادہ بری لگی۔۔۔

"نہیں جان نہیں چاہئیے فلحال اس لڑکی کا خیال رکھو یہ میری جان کے ہی خیال رکھنے جیسا ہی ہے۔۔۔"

راہب نے اب سنجیدہ ہوتے ہی جواب دیا تو شجیہ کو ایک سکون ملا۔۔۔

جب کہ وہ لڑکی کنفیوز ہو گئی۔۔۔

"مطلب۔۔" چہرہ اب کافی حد تک بگڑ گیا۔۔

"مطلب بھی بعد میں سمجھا دونگا۔۔ یہ شجیہ ہے اور فرسٹ ائیر میں ایڈمیشن لیا ہے۔۔۔ اس کی ذمّہ داری ہے تم پر اس کو ایک آنچ بھی نہیں آنی چاہئیے ورنہ تم جواب دہ ہوگی۔۔۔"

سنجیدہ سا اسے حکم دیتا وہ وہاں سے جا چکا تھا۔۔

اس لڑکی کا خون جل گیا یہ سن کر لیکن واقعی اس نے اس کا خیال رکھا اور تمام جام اپنی نگرانیز میں کروائے اس طرح وہ جونئیر کی کسی بھی شرارت سے محفوظ رہی اور بحافظت اپنی پہلی کلاس میں موجود تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

پہلا دن تھا تمام کلاسز میں وقت اپنا تعرف کرواتے ہی گزرا۔۔

شجیہ کے اندر بہت سی تبدیلی آئی وہ جو لڑکیوں کے سامنے بھی گھبرا جاتی تھی آج وہ لڑکے اور لڑکیوں کے درمیان کھڑی اپنا تعرف کروا رہی تھی ہاں اب بھی اس کے پیر ضرور کپکائے تھے۔۔۔

مگر وہ اس پہلے والی شجیہ سے بہت بہتر تھی اور یہ صرف راہب کی بدولت ہوا تھا۔۔۔

تمام ٹیچرز کے سامنے اپنا تعرف اس نے شجیہ بدر سے ہی کروایا تھا کیونکہ اس کے ڈاکومینٹ میں اب تک شجیہ بدر ہی لکھا تھا۔۔۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

"ہائے شجیہ کیا اتفاق ہے کہ ہماری کلاس بھی سیم ہے۔۔۔"

واقعی اتفاق تھا جو عائزہ اس کو اسی کی کلاس میں مل گئی۔۔۔

بہت سارے اجنبی چہروں کے درمیان ایک شناسہ چہرے کو دیکھ کر شجیہ کو بھی خوشی ہوئی۔۔۔

وہ اس کے برابر ہی بیٹھی تھی۔۔۔

اب لاسٹ پریڈ تھا سب ویٹ کر رہے تھے کہ آخر اب کون سے ٹیچر آتے ہیں۔۔

راہب داخل ہوا تو عائزہ پرجوش ہوئی وہیں شجیہ کو بھی خوش گوار حیرت ہوئی۔۔۔

"یار تمہارے ہزبینڈ مطلب راہب بھائی یہیں پڑھاتے ہیں۔۔۔"

وہ اس کے کان میں گھسی سرگوشی کر رہی تھی۔۔

"چپ رہو مجھے سختی سے منع ہے کہ میں اس ریلیشن کو یہاں ڈسکس نہ کروں۔۔۔"

شجیہ نے عائزہ کا ہاتھ دبا کر اس کے جوش کو کم کیا۔۔۔

"افف یہ کیا عجیب لاجک ہے۔۔"

عائزہ کو واقعی دلی صدمہ ہوا۔۔

"السلام علیکم کلاس ہاؤ آر یو۔۔؟ آئی ایم یور انگلش ٹیچر۔۔"

راہب نے اپنی گھمبیر آواز سے اپنا تعرف کروایا۔۔۔

کلاس میں بیٹھے لڑکے اور لڑکیاں اتنے ہینڈسم، ینگ اور وجاہت سے بھرپور ٹیچر کو دیکھ کر مسمرائز ہو چکے تھے۔۔

"یار کیا پرسنالٹی ہے۔۔"

"افف کتنے ہینڈسم ہیں۔۔"

اس طرح کی سرگوشی شجیہ نے بھی سنی مگر وہ خاموش رہی۔۔۔

"اب سب سٹیوڈینٹ اپنا انٹروڈکشن کروائیں گے۔۔"

تمام شاگرد باری باری اپنا تعرف کروا رہے تھے۔۔

شجیہ اس کے سحر میں کھوئی ہوئی اس کے چہرے پر شناسائی کے رنگ ڈھونڈ رہی تھی مگر وہ بیگانگی سے اپنی کلاس لے رہا تھا۔۔

"and you?"

عائزہ نے اس کو ٹھوکہ دیا تو وہ آنکھوں میں اجنبیت سموئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

وہ سوچوں کو جھٹک کے کھڑی ہوئی۔۔

آنکھیں نمکین پانی سے بھرنے لگی۔۔

زبان لڑکھڑائی بھی مگر وہ اپنا تعرف دے کر خاموشی سے بیٹھ گئی تب بھی راہب نے کورد عمل ظاہر نہیں کیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"واپسی کے سفر میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

"ناراض ہو؟"

وہ اس کا چہرہ اپنی طرف کرتا پوچھ رہا تھا۔۔۔

"نہیں مجھے کوئی حق نہیں ہے آپ سے ناراض ہونے کا۔۔"

وہ منہ موڑتی خفگی سے کہہ رہی تھی

آنکھیں اب بھی تر تھی۔۔۔

"اففف مائی وائف آپ ناراض بھی ہوتی ہیں۔۔"

راہب مسکراتا ہوا اس کا پھولا ہوا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شجیہ کا دل آج بری طرح دکھا تھا اتنے دنوں میں آج پہلی بار شجیہ کو راہب کی طرف سے کوئی دکھ ملا تھا۔۔۔

دل میں بدگمانی نے جگہ بنالی تھی۔۔۔

اس کو اعتماد دینے والا اس کو معاشرے میں نام دینے والا شخص یوں بھری محفل میں اسے اکیلا چھوڑ گیا تھا کہ ساتھ ہو کر بھی ساتھ نہیں تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے رخ موڑ گئی اور شیشے سے سامنے کے دوڑتے بھاگتے مناظر دیکھنے لگی۔۔

راہب بھی خاموش ہو گیا اور دل میں ہی اس سے مخاطب تھا۔۔

"آئی ایم سوری مائی وائف تمہیں دکھ دے کر مجھے بھی خوشی نہیں ہوئی مگر مجبوری تھی جو اعتماد میں تمہیں دلانا چاہتا ہوں وہ اپنے نام کے ساتھ جوڑ کر نہیں دے سکتا۔۔

یہ کڑوا گھونٹ مجھے جان کہ پینا پڑ رہا ہے اسی لیئے تمہیں اپنے یونی میں ایڈمیشن کروایا تاکہ اپنی نظروں کے سامنے رکھ سکوں مگر میں اپنے نام کے ساتھ نہیں رکھ سکتا وہاں ورنہ تمہیں ہمیشہ میری عادت ہو جائے گی اور میں چاہتا ہوں تم میرے بغیر بھی چلنا سیکھو۔۔۔

یہ ناراضگی برداشت کر لونگا میں تمہارے مستقبل کے لیئے۔۔۔"

وہ ڈرائیو کرتا ہوا مسلسل سوچ رہا تھا مگر وہ یہ بات ابھی زبان میں نہیں لا سکتا تھا۔۔۔

"اگر تمہارا موڈ اسی طرح خراب رہا تو میں آفس نہیں جا سکونگا۔۔۔"

گاڑی سے اترنے کے بعد شجیہ اندر جانے لگی تو راہب نے اس کا ہاتھ پکڑا اور التجا کی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔" شجیہ نے خفگی سے منہ پھیرا۔۔۔

"اس طرح نہیں سمائل کرو اور بولو کہ ٹھیک ہو۔۔۔"

راہب اس کے سامنے آیا اور اس کا چہرہ ٹھوری سے پکڑ کر خود کی طرف کیا۔۔۔

شجیہ نے سامنے کھڑے اپنے ہمسفر کو دیکھا۔۔۔

جب سب اس کے خلاف تھے جب لوگ اسے ٹھکرا دیتے تھے تو پوری دنیا میں واحد وہ ہی اس کا ہمدرد تھا۔۔۔

یہ وہی شخص تھا جس نے اسے دنیا کے سامنے سر اٹھا کر جینا سیکھایا تھا۔۔

وہ اس شخص کے احسان تلے دب چکی تھی۔۔

وہ پوری دنیا سے ناراض ہو سکتی تھی مگر اس سے خفا بھی ہونے کا نہیں سوچ سکتی تھی۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہوں میں اب جائیں آفس۔۔"

اس نے مسکرانے کی کوشش کی اور پہلی بار تھا جب وہ دل میں اپنا درد چھپا گئی اور اس کے سامنے مسکرانے لگی۔۔۔

راہب کو بھی جلدی تھی اسی لیئے وہ غور نہیں کر سکا اور اس کی مسکراہٹ کو سچی جان کر وہ خوش ہو گیا۔۔۔

"گڈ مائی وائف اپنا خیال رکھنا۔۔"

وہ اسے پیار سے کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

شجیہ بوجھل قدموں کے ساتھ کمرے میں آگئی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دن اسی طرح گزرتے رہے اور شجیہ کو یونی میں گئے دو مہینہ ہو چکا تھا۔۔۔

وہ واقعی بدل چکی تھی۔۔۔ راہب اس کے ساتھ نہیں ہو کر بھی اس کے ساتھ تھا۔۔۔

اسے اب سمجھ میں آرہا تھا کہ راہب نے اس رشتے کو کیوں سب کے سامنے ظاہر نہیں کیا۔۔

وہ واقعی اس طرح پر اعتماد نہیں ہو پاتی۔۔

دل سے بدگمانی چھوٹ چکی تھی راہب کا مقام اور زیادہ بڑھ چکا تھا۔۔۔

مگر اس کی برداشت اس وقت جواب دے جاتی جب کوئی فیمیل ٹیچر یا کوئی سٹیوڈینٹ راہب کے قریب ہونے کی کوشش کرتیں جیسے ابھی وہ عائزہ کے ساتھ لائبریری سے نکل رہی تھی تو راہب کے ساتھ ثنا نظر آئی۔۔

ثنا وہی لڑکی تھی جسے فرسٹ ڈے راہب نے شجیہ کی ذمّہ داری تھی۔۔

"یار یہ مس ثنا کیوں ہر وقت سر راہب کے ساتھ چپکی نظر آتی ہیں۔۔"

عائزہ کو بھی راہب اپنی دوست کے علاوہ دوسروں کے ساتھ برا لگتا تھا۔۔

"مجھے نہیں پتا دفعہ کرو۔۔"

شجیہ بھی بری طرح کھول رہی تھی۔۔

کس طرح ثنا راہب کے ہاتھ میں ہاتھ مار کر ہنس رہی تھی۔۔

اور راہب کے دانت بھی اندر نہیں جا رہے تھے دل چاہ رہا تھا وہ اس کا قرل کر دے۔۔۔

ثنا کے ہاتھ میں پانی کی بوتل تھی اور وہ اس کا ڈھکن کھول کر منہ میں لگانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

جب شجیہ تیزی سے گزرتی ہوئی اس سے جان کے ٹکرا گئی۔۔

"اوہ میم آئی ایم سوری۔۔ آئی ایم سو سوری۔۔"

وہ معصوم سی شکل بنائے ثنا کے خطرناک حد تک غصّے کو دیکھتی کہہ رہی تھی۔۔۔

عائزہ بھی جلدی اس کے پاس آئی۔۔

"سوری میم ہمیں ایمرجینسی تھی۔۔"

راہب سے اپنی ہنسی چھپانا مشکل ہو گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ شجیہ نے جان کر یہ کیا ہے۔۔

ثنا کے اوپر بوتل سے پانی گر۔ چکا تھا۔۔

اسے غصّہ برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

"واٹ سوری آپ لوگوں کو بلکل تمیز نہیں کہ سٹیوڈینٹ اور ٹیچر میں فرق کیا ہے۔۔"

وہ اس لہجے اور انداز میں کہیں سے ایک ٹیچر نہیں لگ رہی تھی۔۔

کچھ گزرنے والے سٹیوڈینٹ بھی۔ رک کر دیکھنے لگے۔۔

راہب کو۔ شرارت سوجھی اس کو اچھا لگ رہا تھا کہ شجیہ کو اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ کر جلن محسوس ہو رہی تھی۔۔

"او کے ثنا کوئی بات نہیں بچیاں ہیں سوری کہہ تو رہی ہیں۔۔

"اور آپ لوگ بھی دھیان سے چلا کریں۔۔"

راہب نے ثنا سے بے تکلفی سے کہا جب کہ شجیہ اور عائزہ کو بلکل اجنبیوں کی طرح ٹریٹ کیا۔۔

شجیہ کے تو سر پر لگی تلووں پر بجھی۔۔

اس کا بس نہیں۔ چل رہا تھا وہ راہب کا سر پھوڑ دے۔۔

سرخ چہرے اور بڑی آنکھوں کو مزید پھیلا کر وہ راہب کو دیکھ رہی تھی۔۔

جیسے ابھی کچا چبا جائے گی۔۔

راہب اپنی مسکراہٹ چھپا گیا اور سنجیدہ سی شکل بنا کر دونوں کو کہنے لگا۔۔

"چلیں اب آپ لوگ جائیں۔۔"

راہب کے کہنے پر وہ پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی۔۔

راہ کا دل چاہا وہ قہقہہ لگا کر ہنسے۔۔

"تمہیں تمیز نہیں ہے شاید ایک سٹیوڈینٹ سے کس طرح بات کرتے ہیں۔۔"

وہ ثنا کو غصّے سے کہہ کر وہاں سے جا چکا تھا۔۔

حقیقتاً اسے ثنا کا اس طرح شجیہ کو تیز آواز میں کہنا برا لگا تھا۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

مریم آج اپنی ایک دوست کی برتھ ڈے کے لئیے گفٹ لینے دوست کے ساتھ شاپنگ پر آئی تھی۔۔

"عانیہ یہ کتنا بیوٹیفل ہے نہ"

وہ ایک ڈریس کے پاس کھڑی عانیہ کو مخاطب کر کے پیچھے مڑی۔۔

"بہت زبردست ہے اور آپ پر جچے گا بھی خوب۔۔"

مگر عانیہ کے بجائے کسی اور کو اپنے قریب پایا اور اوپر سے مقابل کی بات۔۔۔۔

اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو دائم کو اپنے قریب ہی کھڑا پایا۔۔

"آپ یہاں۔۔"

وہ جھجکی دائم کی نظریں کچھ خاص تھی جو ہمیشہ اسے نظر جھکانے پر مجبور کر دیتی تھی۔۔

ایک دو دفعہ وہ گھر بھی آچکا تھا اور ہر بار اس کی نظریں مریم کو کنفیوز کر دیتی تھی۔۔

"جی میں بس اتفاق ہے جہاں آپ ہوتی ہیں خدا بھی مجھے وہیں لے آتا ہے جیسے کوئی گرین سگنل دے رہی ہو قسمت۔۔"

وہ شرارت سے اس کے پاس سرگوشی کرتا کہہ رہا تھا۔۔

مریم کے چہرہ شرم سے سرخ ہو چکا تھا وہ عانیہ کی تلاش میں ادھر ادھر نظر دوڑانے لگی۔۔

جب عانیہ شاپنگ بیگ ہاتھ میں لیئے اس طرف آتی دکھائی دی۔۔

عانیہ کو دیکھ کر اس نے سکون کا سانس لیا۔۔

"اب اس گرین سگنل کو سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا۔۔"

عانیہ کو دیکھ کر وہ اس کے پاس سرگوشی کرتا وہاں۔سے چلا گیا۔۔

عانیہ نے حیرت سے ہینڈسم لڑکے کو مریم کے پاس سے جاتا دیکھا۔۔

"کون تھا یہ اتنا ڈیشینگ لڑکا۔۔؟"

عانیہ مریم کو آنکھ مارتی شرارت۔سے کہہ رہی تھی۔۔

"بھائی کے دوست تھے۔۔اور تم کہاں چلی گئی تھی مجھے چھوڑ کر بلاوجہ ان کو فری ہونے کا موقع مل گیا۔۔"

وہ عانیہ پر غصّہ نکال رہی تھی۔۔

"بھائی کے دوست کی آنکھیں بتا رہی تھی کہ وہ کوئی اور رشتہ بنانے کا سوچ رہے ہیں۔۔"

عانیہ نے شرارت۔سے مریم کو کہا تو اس نے عانیہ کے بازو پر کہنی ماری اور خود بھی اس کے ساتھ قہقہ لگانے پر مجبور ہو گئی۔۔

"ویسے اچھا ہی ہوا جو میں یہاں سے چلی گئی ورنہ بھائی کے دوست کو موقع کیسے ملتا۔۔"

عانیہ کے اس کے گلنار چہرے کو دیکھتے ہوئے ایک بار پھر شرارت سے کہا تو اب مریم نے اس کو گھوری سے نوازا۔۔

"سدھرنا نہیں تم۔۔"

وہ دونوں اسی طرح قہقہ لگاتی ہوئی مال سے باہر نکل گئیں۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"آج موڈ لگتا ہے کچھ زیادہ ہی برہم ہیں۔۔"

راہب آفس سے گھر آیا تو شجیہ نے اسے سلام تک نہیں کیا وہ کتاب پڑھنے میں مصروف رہی۔۔

راہب چینج کر کے آیا تب بھی شجیہ نے نوٹس نہیں لیا۔۔

"ویسے تم جان کر شنا سے ٹکرائی تھی نہ۔۔"

ڈریسینگ ٹیبیل کے سامنے کھڑا وہ آئینے میں اس کا عکس دیکھتا شرارت سے کہتا اس کا راز کھول گیا۔۔

اپنا سچ پکڑے جانے پر شجیہ کنفیوز ہو گئی۔۔

نن۔۔ نہیں تو میں کیوں جان کر ٹکراؤ نگی۔۔۔"

چہرے پر چوری صاف لکھی تھی۔۔

گھبرا کر جواب دیا۔۔۔

"اور آپ کو بڑی فکر ہو رہی تھی اس ثنا کی۔۔۔"

لفظ چبا چبا کر ادا کیئے جیسے ثنا کو دانتوں کے درمیان چبانے کا ارادہ ہو۔۔۔

"ارے میری وائف کے چہرے پر جیلیسی کے صاف صاف الفاظ لکھے تھے۔۔"

راہب نے جیسے اس کی حالت سے حظ اٹھایا۔۔

"ہاں تو میری نظروں کے سامنے ثنا عائشہ اور اقصیٰ کو لے لے کر گھومیں گے تو میں۔ ایسا ہی حشر کرونگی سب کا۔۔۔"

غصّے میں وہ کتاب بند کر کے کھڑی ہو گئی۔۔۔ اور اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔۔۔۔۔

راہب کا جاندار قہقہہ فضا میں بلند ہوا۔۔

"استغفر اللہ پڑھو لڑکی باقی کے نام کی لڑکیوں کو تو میں جانتا بھی نہیں۔ اور ثنا سے بھی تمہیں تنگ کرنے کے لئیے بات کیا۔۔۔"

وہ اب اس کا ہاتھ پکڑے شرارت سے اس کی ناک دبا کر اپنی شرارت سے آگاہ کر رہا تھا۔۔۔

"راہب۔۔۔۔"

وہ آنکھ نکالے غصّے میں اسے گھور رہی تھی۔۔

"شرم نہیں آئی آپ کو اپنی بیوی کے سامنے کسی دوسری کے سامنے فلرٹ کرنے کی۔۔"

وہ مصنوعی غصّے سے اسے بول رہی تھی۔۔

"بلکل نہیں آئی مسز راہب کیونکہ اگر ایسا نہیں کرتا تو اپنی بیوی کے چہرے پر اپنے لئیے محبت کیسے دیکھتا۔۔

راہب نے۔ شجیہ کو پیچھے سے اپنے بازو کی گرفت میں لیا کہ وہ کسی لچکیلی ڈول کی طرح اسکے سینے سے آ لگی۔۔۔

"راہب۔۔۔"

اس کے سینے سے سر اٹھائے وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"جی راہب کی جان۔۔۔"

خمار بھرے میں لہجے میں راہب نے اس بالوں پر اپنے لب رکھتے کہا۔۔

وہ اس کے سحر میں کھو رہا تھا۔۔۔

"آپ بہت برے ہیں۔۔۔" وہ شرارت سے کہہ کر اس کے سینے میں سر چھپا گئی۔۔۔

اس کے معصومیت سے کہنے پر راہب کا بلند قہقہ کمرے میں گونجا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"راہب کہاں ہو تم؟"

رباب کی کال ریسیو کرنے پر وہ شروع ہو چکی تھی۔۔۔

"میں یونیورسٹی میں ہوں تمہیں پتا تو ہے کہ کیا وقت ہے۔۔"

وہ بے وقت رباب کی کال پر جھنجلایا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"راہب کہاں ہو تم؟"

رباب کی کال ریسیو کرنے پر وہ شروع ہو چکی تھی۔۔۔

"میں یونیورسٹی میں ہوں تمہیں پتا تو ہے کہ کیا وقت ہے۔۔"

وہ بے وقت رباب کی کال پر جھنجلایا۔۔۔

"ٹھیک ہے میں وہیں آ رہی ہوں۔۔ ہم سب فرینڈز نے ولید اور اسما کی شادی کی خوشی میں ایک پارٹی رکھی ہے۔۔۔"

"لیکن۔۔" اف وہ کال بند کر چکی تھی راہب کو اس وقت رباب کا یونی آنا بہت برا لگ رہا تھا۔۔۔

وہ جلدی جلدی اپنا کام نبٹا کر اس کے آنے سے پہلے خود ہی پہنچنا چاہتا تھا۔۔

لیکن اچانک کچھ کام پڑ جانے پر وہ جا نہیں سکا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"شجیہ عائزہ اور دو چار لڑکیوں کے ساتھ کینٹین میں بیٹھی تھی۔۔۔

وہ چاروں چاٹ کے ساتھ باتوں میں مشغول تھیں۔۔۔

"ارے وہ دیکھو سر راہب کی فیانسی۔۔"

آمنہ کی آواز پر شجیہ نے جھٹکے سے سر اٹھا کر دیکھا تو نیلے کلر کی ٹاپ پر جینز پہنے بالوں کو کرل کر کے آگے کیئے ہوئے تھے۔۔

میک اپ سے حسین چہرہ زیادہ نمایاں تھا اپنے مخصوص کروفر کے انداز سے چلتی جا رہی تھی۔۔۔

شجیہ کے چہرے کا رنگ حد سے زیادہ سفید ہو چکا تھا۔۔

ایک بجلی تھی جو اس کے اوپر گری تھی ایک بھروسہ تھا اعتماد تھا جو چکنا چور ہوا۔۔

اس سے تو پاکیزہ شرعی رشتہ تھا پھر بھی راہب نے سب سے مخفی رکھنا چاہا اور رباب وہ پوری یونی یورسٹی میں اسکی منگیتر مشہور تھی جب کہ اب تو اس رشتے کی کوئی حقیقت بھی نہ تھی۔۔۔

شجیہ کی آنکھیں برسنے کے لیئے بے تاب تھی وہ تیزی سے اپنی ٹیبیل سے اٹھی اور وہاں سے نکلتی چلی گئی عائزہ بھی اس کے پیچھے ہی گئی۔۔۔

جب کہ باقی لڑکیاں حیرت سے دیکھتی رہیں اور کندھے اچکا کر کام میں مصروف ہو گئیں۔۔

"مسز راہب لگتا ہے یہاں کوئی تمہیں مسز راہب کے نام سے نہیں جانتا۔۔"

رباب نے بھی لڑکیوں کی آواز سن لی تھی اسی لیئے تیزی سے جاتی شجیہ کے سامنے آئی۔۔

وہ جلاتی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ اس سے مخاطب تھی۔۔

"بہت افسوس ہے مجھے شجیہ کہ تم آج بھی بے نام ہو چہ۔۔ چہ۔۔ چہ۔۔"

وہ مسلسل شجیہ کے ضبط کا امتحان لے رہی تھی۔۔

"یہ آپ کا مسلئہ نہیں ہے۔۔۔"

بہت مشکل سے وہ بولنے کے قابل ہوئی تھی۔۔

مگر پہلے والی شجیہ نہیں تھی جو رباب کی آواز سے ڈر جاتی۔۔

"تو شجیہ اب بولنے بھی لگی ہیں۔۔ہاؤسٹر یٔج۔۔"

رباب نے اپنے ہونٹ سکیٹرے۔۔۔

"ہاں ٹھیک ہے میرا مسلئہ نہیں ہے مگر مجھے تم سے بہت ہمدردی ہے شجیہ۔۔۔

کیا اس نے اب تک اس شادی کا آفیشل علان کیا؟"

یہ وہ سوال تھا جس سے شجیہ چونک گئی۔۔۔

واقعی اب تک آفس کے کچھ لوگوں کے علاوہ کسی کو بھی اس شادی کی خبر نہیں تھی۔۔۔

"شجیہ میری جان حقیقت تو یہ ہے کہ تمہارا تعرف اس قابل نہیں کہ وہ اپنی سوسائیٹی میں بتا سکے وہ دراصل ہمدردی میں بنایا رشتہ نبھا رہا ہے۔۔۔"

رباب اس کا چہرہ تھپتپاتی مصنوعی ہمدردی جتاتی چلی گئی۔۔۔

شجیہ اور عائزہ اس کو دیکھتی رہیں۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"عائزہ مجھے اس سے محبت نہیں تھی بلکہ میں تو محبت کا مطلب بھی نہیں جانتی تھی۔۔ اس نے ہی مجھے محبت کے رنگ سے روشناس کروایا ہے اور آج جب کینوس میں تمام رنگ بھر چکے ہیں تو ایک بار پھر وہ میری زندگی میں آگئی ہے عائزہ اور میری زندگی ایک بار پھر مجھے سیاہ محسوس ہو رہی ہے۔۔۔"

وہ آنسو کے درمیان عائزہ اپنی واحد دوست کے کندھے سے لگی اپنا غم بیان کر رہی تھی۔۔

وہ دونوں سنسان ایک گوشے پر بیٹھے تھے تا کہ اس کے آنسو کوئی نہ دیکھ سکے۔۔

اچانک عائزہ کی نظر پڑی راہب کے ساتھ ہنستی مسکراتی رباب کسی فاتح کی طرح اس کا ہاتھ پکڑے راہداری سے گزرتی جا رہی تھی۔۔

عائزہ کی نظروں کے تعاقب میں شجیہ کی نظر پڑی تو وہ کھڑی ہو گئی اور اس کی نظریں پتھرا گئی اسے محسوس ہوا وہ دونوں زمین پر نہیں اس کے دل پر اپنے قدم جماتے جا رہے ہوں۔۔۔

شجیہ کو لگا وہ زیادہ دیر کھڑی رہی تو گر جائے گی اس کے قدم ڈگمگائے۔۔

اسی وقت راہب کی نظر اچانک اٹھی اور سیدھا شجیہ پر پڑی اس کی آنکھوں میں بے اعتباری دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا اچانک اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔ راہب نے اپنے قدم واپس کرنے کی کوشش کی کہ رباب نے اس کے ہاتھ پر دباؤ دیا۔۔۔

"کیا ہے راہب دیکھو سب ویٹ کر رہے ہیں ہمارا جلدی چلو۔۔"

وہ یونی میں کوئی تماشا نہیں چاہتا تھا اسی لیئے خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑا۔۔۔

شجیہ کی نظروں نے سب کچھ ملاحظہ کیا اسے لگا راہب اسے نظر انداز کر کے چلا گیا۔۔

وہ بے ساختہ بینچ پر بیٹھتی چلی گئی۔۔

اسے لگا اچانک سے وہ اس مقام پر آ گئی ہو جہاں پہلے تھی اس کی زندگی کی کچھ دن پہلے ہی ملی خوشیاں راکھ اڑاتی اڑ گئی۔۔۔

عائزہ نے اس کو فوراً تھاما۔۔

"شجیہ ریلیکس ہو سکتا ہے تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو تم راہب سر سے بات ضرور کرنا اپنے دل میں کسی بدگمانی کو جگہ مت دو پلیز۔۔۔"

عائزہ نے اس کو سمجھانے کی کوشش کی۔۔

مگر یہاں اعتبار کو ٹھیس پہنچی تھی اس کا دل چور ہوا تھا۔۔۔

بھروسہ ٹوٹا تھا۔۔ مگر وہ نہیں جانتی تھی رباب نے یہ تعرف خود زبردستی یونی میں کروایا تھا مگر شجیہ اس بات سے ناواقف تھی۔۔

کبھی کبھی ہم اپنی ہی بدگمانی کی بنائی ہوئی کہانی میں جلتے ہیں اور خود کو ہی تکلیف دیتے ہیں۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

راہب وہاں پہنچا تو ایک ریسٹیورینٹ میں سب جمع تھے۔۔ اس کے پرانے یونی فیلو اور کالج فیلو تھے جو رباب اور راہب کے مشترکہ دوست تھے۔۔۔

"یار اگر یہ پہلے سے پلین تھا تو مجھے پہلے کیوں اینفارم نہیں کیا؟"

وہ ابرو اچکائے خفگی ظاہر کر رہا تھا۔۔۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"کیا تمہیں رباب نے نہیں بتایا؟ اس نے تو کہا تھا یہ تمہیں خود انفارم کر دے گی۔۔۔"

زاہد نے پوچھا تو رباب گڑبڑا گئی۔۔۔

"وہ۔۔۔ وہ میں بھول گئی تھی۔۔۔"

اصل میں وہ جان کر یونیورسٹی آئی تھی تا کہ شجیہ دیکھ سکے۔۔

اسے پتا چل چکا تھا کہ یونیورسٹی میں سب راہب اور شجیہ کے رشتے سے ناواقف ہیں اس لیئے وہ جان کر شجیہ کو نیچا دیکھانا چاہتی تھی۔۔

راہب دوستوں کے ساتھ مصروف ہو گیا مگر بار بار شجیہ کی بے اعتباری آنکھیں اس کے سامنے آجاتی اور وہ بے چین ہو جاتا۔۔۔

"یار تم دونوں کب شادی کر رہے ہو؟"

ایمن کے سوال پر وہ چونکا۔۔۔

جب کہ رباب مسکرا رہی تھی۔۔

کچھ پرانے دوست جو آج مل رہے تھے وہ راہب کی شادی سے بے خبر تھے۔۔

"بہت جلد۔۔"

رباب کے جواب پر راہب نے اسے دیکھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔۔۔

"تم پاگل ہو رباب۔۔

"میری شادی ہو چکی ہے سوری ایمیر جینسی میں ہوئی تھی اس لیئے بلا نہیں سکا لیکن جلد ہی ولیمہ کی۔ دعوت تم لوگ تک پہنچ جائے گی آنا ضرور۔۔۔"

* * *

راہب آیا تو وہ نماز پڑھ رہی تھی۔۔ رات میں کھانے پر بھی طبیعت کا بہانہ کر کے کمرے میں آنکھ بند کر کے لیٹی رہی۔۔

راہب جس وقت کمرے میں آیا وہ آنکھیں بند کر کے سوتی بن گئی۔۔۔

کمفرٹ میں منہ چھپائے وہ آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

راہب بہت بے چین تھا اس نے شجیہ کی سسکی سنی تو وہ رہ نہیں سکا۔۔۔

"شجی۔۔۔" وہ اس کا کمفرٹ ہٹا چکا تھا۔۔۔

شجیہ کا چہرہ آنسو سے تر تھا۔۔۔

اس نے اس کے چہرے لو تھامنے کی کوشش کی جب شجیہ جھٹکے سے دور ہٹی۔۔۔

"بس کر دیں۔۔۔ بس کر دیں یہ ہمدردی کا ڈرامہ۔۔۔"

آنسو کے درمیان بولتی وہ پیچھے ہٹی راہب کو تعجب ہوا۔۔۔ اس کا دل کٹا یہ الزام سن کر۔۔۔

"شجی کونسی ہمدردی۔۔ محبت ہے مجھے تم سے۔۔ اور یہ آنسو تکلیف دے رہے ہیں مجھے۔۔۔"

راہب آگے آیا اس نے شجیہ کو بازو سے پکڑا اور قریب کرنا چاہا۔۔

مگر شجیہ فوراً ہی چیخ پڑی "دور رہیں مجھ سے بلکل قریب مت آئیں میرے۔۔۔

آپ بھی دوسرے مرد کی طرح ہیں جو مرد بند کمرے میں عورت کا پیر بھی چاٹ لیتے ہیں اور باہر آپ میرے تعرف سے گھبراتے ہیں مجھے۔۔۔"

"شجیہ۔۔۔۔"

اس کی بات درمیان میں تھی جب راہب کی دھاڑ بلند ہوئی۔۔۔

راہب کا ہاتھ اٹھا مگر اس کے چہرے کے قریب جانے سے پہلے ہی گر گیا۔۔۔

شجیہ جو پہلے بہادر بنی بول رہی تھی اب جامد تھی۔۔۔ اس کی آواز سے کانپ گئی۔۔ اس کے چہرے پر غیض و غضب دیکھ کر وہ خوف زدہ ہو گئی۔۔۔

"تم۔۔۔ تم نے سوچا بھی کیسے کہ میں۔۔ اف۔۔۔" راہب بہت بے یقین تھا اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

"تمہیں اس کی بات پر یقین آ گیا مگر میرے اتنے دن کے ساتھ پر تمہیں یقین نہیں آیا۔۔۔"

وہ دکھ کی کیفیت میں تھا۔۔۔

غصّے سے وہ راستے میں آئی ہر چیز کو ٹھکراتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

شجیہ پریشان حیران سی اس کو جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اگر وہ محبت نہیں کرتا تو اتنا غصّہ کبھی نہیں کرتا اف اس نے کیا کیا کہہ دیا کیا کر دیا۔۔"

وہ سر پکڑے بیٹھی پچھتا رہی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

راہب ریش ڈرائیونگ کرتا جا رہا تھا۔۔ شجیہ کے الفاظ اس کے دماغ پر ہتھوڑے بن کے برس رہے تھے۔۔۔

اس کے کردار پر شک کیا وہ بھی ایسی ہستی نے جو اس کے دل کے قریب ہے جو اس کی دھڑکنوں میں رہتی ہے جو اسے سب سے زیادہ عزیز تھی۔۔۔

سچ کہتے ہیں ہمیں ہمشہ اسی سے تکلیف ملتی ہے جس کے لیئے ہم اپنا سب کچھ قربان کر چکے ہوتے ہیں۔۔

اسے آج شجیہ نے اتنی تکلیف دی تھی جسے وہ سہہ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

ہر چیز کو۔ ہنس کر برداشت کرنے والا راہب اپنے رشتوں کو بچانے کے لئیے غصّے کو نظر انداز کرنے والا راہب آج اپنے دماغ کی نسیں پھٹتی محسوس کر رہا تھا۔۔

وہ شجیہ پر ایک ہاتھ بھی نہیں اٹھا سکا اگر وہ دوسرے مردوں کی طرح ہوتا تو اپنے کردار پر انگلی اٹھانے پر وہ اپنی مردانگی دکھا چکا ہوتا مگر وہ۔ راہب لاشاری تھا۔۔ سب سے مختلف۔۔۔

وہ گیلی ریت پر بے مقصد چلتا رہا سمندر کی لہروں سے لڑتا رہا جب تھک ہار گیا تو اپنا غصّہ لہروں کے سپرد کر کے وہ واپسی کی راہ پر چل پڑا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شجیہ نے رو رو کر برا حال کر لیا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے۔۔۔

اس سے یہ کیا ہو گیا تھا اتنی بڑی غلطی کیسے ہو سکتی تھی۔ اس نے اپنے محسن پر شک کیا اس نے۔ ایسے شخص کو دکھ دیا جو اس کا محافظ تھا۔۔۔

اس کا ہمدرد تھا اور شاید محبت بھی کرتا تھا۔۔۔

وہ جائے نماز میں پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔ یا اللہ مجھے معاف کر دے میرے حق میں جو بھی بہتر ہے وہ کر۔۔۔

مجھے زندگی کے پچھتاوے سے نجات دلا دے۔۔۔

اس نے رو کر دعا ختم کی تو اپنے سیل پر عائزہ کی کال دیکھ کر اس نے فوراً ریسیو کی۔۔۔

"عائزہ۔۔۔" کسی اپنے کی آواز سن کر وہ برداشت نہیں کر سکی اور روتے ہوئے تمام روداد اپنی واحد دوست کو سنا ڈالا۔۔۔

"شجیہ۔۔ یہ کیا کر دیا تم نے؟"

عائزہ نے صدمے سے اسے پکارا۔۔

اس کے رونے میں اضافہ ہوا۔۔۔۔

"یار آج بھائی بتا رہے تھے رباب جان کے یونی آئی تھی سب دوستوں نے آج کوئی پارٹی رکھی تھی۔۔

جس میں راہب بھائی نے سب کے سامنے رباب کی دھجیاں اڑائی اور تمہارے ساتھ شادی کا بھی بتایا۔۔۔

بھائی بتا رہے تھے رباب کی شکل دیکھنے والی تھی۔۔"

دائم بھی وہاں موجود تھا اور اس نے عائزہ کو سب بتایا تو وہ شجیہ کو سب بتا رہی تھی۔۔

اور شجیہ مزید شرمندگی میں گرتی جا رہی تھی۔۔

"میں نے کہا تھا تمہیں شجیہ کہ ابھی بدگمان نہیں ہو پہلے اس کو ڈسکس کرو مگر تم نے وہی کیا جو رباب چاہتی تھی۔۔۔

اسی لئیے غصّے کو حرام کہا گیا ہے۔۔۔"

عائزہ افسوس سے اسے کہہ رہی تھی۔۔۔

"مگر میں کیا کرتی عائزہ میں تو شروع سے ہی۔اس شادی کو ہمدردی کی وجہ سمجھتی تھی مجھے یہی ڈر لگا رہتا تھا کہ کب راہب مجھے چھوڑ دیں۔۔۔

میں اعتبار کر کے بھی خوف میں تھی کیوں کہ میں اپنی حقیقت جانتی تھی عائزہ۔۔۔"

وہ مسلسل رو رہی تھی۔۔۔

عائزہ کو اپنی دوست پر بہت رحم آیا۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کن الفاظوں میں اس کو تسلّی دے۔۔۔

"شجیہ پلیز رو مت۔۔۔ راہب سر بہت اچھے ہیں تم سمجھاؤ گی سمجھ جائیں گے۔۔"

وہ اسے سمجھا رہی تھی۔۔

"نہیں عائزہ مرد سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر اپنے کردار پر لگے کیچڑ کبھی معاف نہیں کرتا۔۔۔ میں ان کی محبت پر شک کیا ہے ان کے خلوص کو آلودہ کیا ہے وہ کیسے معاف کر سکتے ہیں۔۔۔"

شجیہ کو آہٹ محسوس ہوئی تو اس نے جلدی سے کال بند کر لی راہب کو دیکھ کر وہ اس کی طرف لپکی۔۔۔

"راہب۔۔۔ میری بات سنیں۔۔۔"

مگر وہ اسے نظر انداز کرتا کمرے سے ملحق سٹڈی روم میں بند ہو گیا۔۔۔

شجیہ نے پوری رات انگاروں میں جلتے ہوئے گزاری۔۔۔

راہب بھی۔ صوفے پر آڑے ترچھے لیٹے ہوئے شجیہ کے تلخ الفاظ کو بھلانے کی کوشش کرتا آنکھ بند کر چکا تھا۔۔۔

راہب کو سگریٹ جیسی چیزوں سے نفرت تھی مگر ابھی دل چاہ رہا تھا وہ ایسی ہی چیزوں سے اپنا غم بھلائے۔۔۔

مگر وہ یہ چاہتے ہوئے بھی نہیں کر سکا۔۔۔۔

اسی طرح یہ وحشت بھری رات دو الگ الگ نفوس کو رلا کر گزر چکی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"اس بات کو دو دن گزر چکے تھے راہب نے شجیہ کو اس طرح نظر انداز کیا ہوا تھا جیسے اس کا وجود سرے سے تھا ہی نہیں۔۔۔۔

شجیہ کو راہب کا یہ انداز بہت برا لگتا اس کا دل کٹ جاتا۔۔۔

وہ بہت اذیت ناک مراحل سے گزر رہی تھی اس کے لیئے راہب کا نظر انداز کرنا پل صراط پر چلنے کے برابر تھا۔۔۔

شجیہ سے کچھ بھی کھانا مشکل ہو جاتا۔۔۔

لائبہ مریم اور احمد بھی پریشان تھے کہ ان دونوں کے درمیان چھائی سرد مہری کسی سے مخفی نہیں رہ سکی۔۔۔۔

آج راہب آفس آیا تو احمد صاحب نے اسے اپنے کمرے میں بلایا۔۔۔

"جی ڈیڈ۔۔۔"

وہ مودب بنا بیٹھا تھا۔۔۔

احمد صاحب نے اس کو غور سے دیکھا ہمیشہ والی شوخی اور بشاشت اس کے چہرے سے غائب تھی۔۔۔

آنکھوں کی سرخی راتوں کے رت جگے کی چغلی کھا رہے تھے۔۔۔۔

"اب بتاؤ کیا چل رہا ہے تمہارے اور۔ شجیہ کے درمیان۔۔۔"

وہ ٹیبیل پر اپنے بازو رکھتے سنجیدگی سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے پوچھ رہے تھے۔۔۔

پیچھلے دنوان جو بھی۔ اختلاف رہے ہوں مگر دونوں باپ بیٹے کی۔ دوستی مثالی تھی۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کے چہرے کا حال۔ جان لیتے تھے۔۔۔

راہب کرب سے باپ کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔ اور زیادہ۔ دیر وہ برداشت نہیں کر سکا۔۔۔

کچھ ہی۔ دیر میں وہ لمبا چوڑا مرد اپنے باپ کے سامنے اپنی محبت کی بے اعتباری پر رو رہا تھا۔۔۔

کچھ آنسو نکل کر اس کی۔ شرٹ میں جزب ہوئے۔۔۔

احمد صاحب نے جب ساری بات سنی تو وہ بہت صدمے میں آ گئے جنہوں نے اسے بیٹی کی۔ طرح سمجھا اپنے بیٹے پر فوقیت دی۔۔۔

وہی ان کے بیٹے کی خوشی کی دشمن بنی تھی۔۔۔

انہوں نے شجیہ کو صرف راہب کی وجہ سے قبول کیا تھا۔۔۔

مگر ابھی وہ رباب سے سخت نفرت محسوس کر رہے تھے اور انہیں سمجھ میں آ رہا تھا رباب نے ان کو شجیہ کے خلاف غلط بیانی سے کام لیا تھا۔۔۔۔

انہوں نے ایک لمبی گہری سانس لی۔۔۔

"دیکھو بیٹا۔۔۔ وہ اٹھ کر اس تک آئے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

"یہ جو میاں بیوی کا رشتہ ہوتا ہے نہ یہ جتنا مضبوط ہوتا ہے اتنا ہی کمزور بھی ہوتا ہے۔۔

اور تم دونوں کا رشتہ جن حالات پر جڑا ہے اس میں تو ہر بات کی گنجائش نکلتی ہے۔۔

اگر خود کو شجیہ کی جگہ پر رکھ کر سوچو جس نے ہر رشتے میں بے اعتباری دیکھی ہو۔۔

جس نے رشتوں میں دھوکے منافقت دیکھی ہو۔۔ وہ ہمیشہ ہی خوف میں مبتلا رہے گی۔۔

اس کو ابھی بھی مکمل اعتبار کی ضرورت تھی۔۔ اور غلطی تو تمہاری بھی ہے۔۔"

وہ اب کھڑکی کی جانب کھڑے ہو گئے۔۔ راہب کے دماغ سے جیسے کوئی بوجھ سرک رہا تھا۔۔ اس بات پر وہ چونکا۔۔۔

"میری غلطی۔۔۔"

"ہاں بیٹا تمہاری غلطی کیونکہ تم نے ایک سال ہو گئے اب تک اس شادی کو آفیشل نہیں کیا۔۔۔"

"بہت۔سے لوگ تمہارے اور۔ شجیہ کے رشتے سے ناواقف ہیں۔۔ پھر تم نے غلطی کی کہ یونیورسٹی میں اس رشتے کو مخفی رکھا۔۔۔"

راہب کو بھی محسوس ہوا واقعی اس نے۔ غلطی کی ہے۔۔۔

"بھلے سے تمہاری نیت اچھی تھی تم نے اچھا سوچا مگر تیسرے فرد کو کسی کمزوری کی ہی تلاش ہوتی ہے اور رباب کو یہ موقع تم نے فراہم کیا۔۔۔"

راہب کے دماغ کے تمام گرہے کھول چکے تھے۔۔ اب اسے۔ شجیہ کا قصور کم نظر آنے لگا کیونکہ اب اپنی غلطی جو نظر آرہی تھی۔۔

پھر اسے دائم کی کال یاد آئی۔۔

"عائزہ نے دائم کو سب بتا دیا تھا کہ۔ کس طرح رباب نے کیا بات کی تو دائم بھی سب جانتا تھا اسی لیئے اس نے کال کی۔۔

"بھابھی کی اتنی غلطی نہیں ہے۔۔ جتنا رباب نے ان کو مس گائیڈ کیا کوئی بھی ہوتا وہ بدگمان ہوتا۔۔"

کل تو اسے غصّے میں دائم کی بات سمجھ نہیں آئی۔۔۔

مگر آج جب احمد صاحب نے اس کی غلطی کی نشاندہی کی تو آج اسے سب صاف نظر آرہا تھا۔۔۔

"کیا سوچ رہے ہو برخوردار دشمن کی خوشی کو ملیامیٹ کر دو اور جاؤ اپنی زندگی کو خوشگوار بناؤ۔۔۔"

احمد صاحب نے اسے سوچوں میں۔ الجھا دیکھا تو اس کے کاندھے پر دباؤ دیا۔۔۔

"لویو ڈیڈ۔۔۔ میں نے ہمیشہ آپ کے خلاف کام کیا ہے مگر آپ نے ہمیشہ میری ہیلپ کی ہے۔۔۔"

وہ نم آنکھوں۔ سے ان کے گلے لگا تھا۔۔۔

"لیکن کام تم نے جو بھی کیا غلط نہیں کیا نا مجھے مایوسی ہوئی۔۔۔ تم ایسے بیٹے ہو جس پر فخر کیا جا سکے۔۔۔"

احمد صاحب بھی بیٹے کی محبت پر تفاخر کا شکار تھے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

راہب کی شجیہ سے رات کوئی بات نہیں ہو سکی تھی وہ واپس آیا تو وہ سو چکی تھی۔۔

وہ بھی خاموشی سے سٹڈی روم میں چلا گیا۔۔ دو دن میں ہی وہ دونوں اتنا دور جا چکے تھے اب سمجھ نہیں آ رہا تھا قریب آنے پر پہل کون کرے۔۔

دونوں کے درمیان انا آرے آ رہی تھی۔۔

صبح بھی ایسے ہی کشمکش میں گزری اور وہ دونوں یونی پہنچ گئے۔۔

شجیہ تو راہب کی ناراضگی کو لے کر ہی اذیت میں تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شجیہ کو آج صبح سے نقاہت محسوس ہو رہی تھی۔۔

شاید پریشانی سے کچھ نہ کھانے میں کی وجہ سے اسے کمزوری ہو رہی تھی۔۔۔

کلاس ختم ہوئی تو عائزہ نے شجیہ کی جانب دیکھا جس کا چہرہ حد سے زیادہ پیلا ہو رہا تھا۔۔۔

"تم ٹھیک ہو شجیہ؟" عائزہ نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا۔۔

اچانک شجیہ کو چکر محسوس ہوا اور وہ۔ وہیں بینچ پر لہرا کر گر پڑی۔۔

عائزہ دوڑتے ہوئے گئی اور راہب کو بلا کر لائی جو کسی کلاس سے نکل رہا تھا۔۔ شجیہ کا سن کر ہی دوڑتا ہوا اس طرف آیا۔۔

کچھ سٹیوڈینٹ بھی اس طرف جمع ہو چکے تھے۔۔

"شجی۔۔۔ شجی آنکھ کھولو۔۔"

وہ گھبرا کر اس کا۔ چہرہ تھپتھپا رہا تھا۔۔

اس کے اس طرح پکارنے اور پریشان ہونے پر سٹیوڈینٹ حیرت کا شکار ہوئے اور آپس میں سرگوشی کرنے لگے۔۔

وہ ان سب کی پرواکئیے بغیر اسے اپنے بازو میں اٹھائے باہر نکل گیا۔۔۔

"سر راہب آپ پہلے ان کے گھر انفارم کریں اور یہ کام یونیورسٹی۔ انتظامیہ دیکھ لے گی آپ اس طرح نہیں لے جاسکتے۔۔"

پروفیسر ہاشم نے آکر راہب کو روکا ان کو ثنا نے آگاہ کیا تھا۔۔

"sr she is my wife"

اس کے تیز آواز سے کہنے پر سب ششدر رہ گئے۔۔

پھر وہ بغیر کسی کی طرف دیکھے تیزی سے اپنی کار میں ڈال کر گاڑی لے گیا۔۔ وہ ریش ڈرائیونگ کرتا ہاسپٹل پہنچا۔۔۔

جب کہ یہاں تمام سٹیوڈینٹ ثنا سمیت سب حیران تھے۔۔۔

ثنا تو بہت صدمے کے عالم میں کھڑی تھی۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

"ڈاکٹر شی از فائین؟؟"

وہ پریشانی سے پوچھ رہا تھا۔۔ ڈاکٹر نے اس کے سراپے کا جائزہ لیا۔۔

ایک خوش شکل اور ہینڈ سم لڑکا اس چھوٹی سی لڑکی کے لیئے حد سے زیادہ پریشان تھا۔۔ جیسے اس کی کل کائنات ہی وہی ہو۔۔۔

"جی شی از فائن۔۔ آپ کون ہیں ان کے؟"

ڈاکٹر نے تصدیق چاہی۔۔۔

"I m her husband"

راہب کے کہنے پر ڈاکٹر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔

"پروپر ڈائیٹ کی کمی تھی جس کی وجہ سے نقاہت اور کمزوری ہے۔۔۔

تھوڑی ہی دیر کے لیئے شجیہ کو بے ہوش دیکھ کر اس کی جان نکل گئی تھی۔۔۔

بس نہیں چل رہا تھا شجیہ اس کے نظروں کے سامنے آجائے اور وہ اسے گلے لگا لے۔۔۔

اب وہ دونوں ڈاکٹر کے سامنے بیٹھے تھے۔۔۔ شجیہ سے نظریں اٹھانا مشکل تھا اور راہب کی شجیہ پر پیار بھری نظریں طواف کر رہی تھی۔۔۔

"ابھی ویک نیس بہت ہے جس کی وجہ سے بے ہوشی ہوئی۔۔ ان کی ڈائٹ کا بھرپور خیال رکھنا ہے۔۔۔"

ڈاکٹر کی مختلف ہدایت کے بعد وہ دونوں اب گھر کی جانب روانہ تھے۔۔۔

کار میں معنی خیز خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

شجیہ تو ڈر بھی رہی تھی کہ راہب تو اس سے خفا تھا۔۔ پتا نہیں اب راہب کا ردعمل کیا ہوگا۔۔

کیونکہ راہب نے اب تک اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

اور وہ اس کا چہرہ دیکھنے سے گریز کر رہی تھی ورنہ اس کے چہرے پر پھیلے محبتوں کے رنگوں کو دیکھ کر پہچان لیتی۔۔

راہب چور نظروں سے اس کا پریشان چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔

"تم نے اتنا ڈیپریشن کیوں لیا؟"

حالت دیکھی ہے اپنی؟"

وہ پیار بھرے غصّے سے اسے ڈانٹ رہا تھا۔۔۔

شجیہ نے نظر اٹھا کر راہب جو دیکھا۔۔

جس کے چہرے پر پھیلی فکر کو دیکھ کر وہ حیران ہو گئی۔۔

"آپ نے مجھے معاف کر دیا؟"

وہ حیران سی اس سے پوچھ رہی تھی اس کی بڑی آنکھیں حیرت سے پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

"مائی انوسینٹ وائف مجھے احساس ہوا کہ غلط صرف تم نہیں تھی میں بھی تھا پھر کیسی ناراضگی۔۔۔"

وہ اس کے گود میں رکھے ہاتھ کو پیار سے دباتا کہہ رہا تھا۔۔۔

شجیہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔ اتنے دن کا غبار تھا۔۔ آنکھوں۔۔ سے بہہ رہا تھا۔۔۔

"یہ ظلم تو نہ کرو یار۔۔"

راہب ڈرائیو کرتا ہوا اس کے آنسو دیکھ کر پریشان ہوا۔۔

ایک ہاتھ سٹئیرینگ پر جمائے وہ اس سے مخاطب تھا۔۔

"شجی۔۔۔ ابھی دل چاہ رہا تمہارے سارے آنسو اپنی پوروں میں جزب کر لوں مگر یار میری سیچیوشن تو سمجھو ڈرائیو کرتے ہوئے یہ ناممکن ہے۔۔۔"

وہ بہت بے بسی سے بولا جب کے ایک ہاتھ سے اس نے اس کے آنسو صاف کیئے۔۔۔

راہب کے اس طرح کہنے پر شجیہ چپ ہو گئی۔۔۔

گاڑی اب تیزی سے واپسی کی راہ کی جانب گامزن تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ سب کو بتا چکا تھا کہ شجیہ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔

لائبہ احمد صاحن اور مریم تینوں اس سے کمرے میں ہی ملنے آئے۔۔۔

"بیٹا جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ کیونکہ نیکسٹ ویک ریسیپشن ہے تم دونوں کا اسی لیئے جلدی سے اپنی طبیعت ٹھیک کر لو۔۔"

احمد صاحب نے محبت سے شجیہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

وہ شجیہ کے ساتھ نارمل تو ہو گئے تھے مگر اتنے خلوص اور محبت سے پہلی بار بات کی تھی۔۔۔

ان کے اتنے محبت بھرے لہجے میں جہاں شجیہ کو حیرت ہوئی تھی۔۔

وہیں اس علان پر سب کو بھی حیرت کے ساتھ خوشی ہوئی تھی۔۔۔

راہب نے ان کو چونک کر دیکھا تو وہ مسکرائے۔۔۔

"برخوردار ایسی باتیں تو بڑوں کو سوچنی چاہیئے بہت پہلے ہی کرنا چاہیئے مگر ابھی بھی دیر نہیں ہوئی اس طرح تمام لوگوں سے میری بہو کا تعرف بھی ہو جائے گا۔۔۔"

احمد صاحب کے کہنے پر سب کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔

"واؤ مطلب بھائی کے شادی کے جو ارمان تھے وہ پورے ہو سکتے ہیں۔۔۔ میں تو کل سے ہی شاپنگ سٹارٹ کر دونگی۔۔۔۔"

مریم بھی خوشی سے اپنے منصوبے بنانے لگی۔۔۔

لائبہ نے اپنے شوہر کو تشکر بھری نظروں سے دیکھا جنہوں نے بہت اچھا فیصلہ کیا تھا۔۔۔

لائبہ کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر احمد صاحب مسکرا دیئے۔۔۔

جب کہ شجیہ بھی بہت خوش تھی اچانک ہی سب ٹھیک ہو گیا تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"ابھی ریسٹ کرو اور یونی جانے کی ضرورت نہیں۔۔۔"

سب کے کمرے سے جانے کے بعد راہب نے آ کر اس کو حکم دیا۔۔۔

شجیہ اٹھ کر بیٹھنے لگی۔۔۔

"بلکل نہیں آرام کرو جس چیز کی ضرورت ہو مجھ سے کہو۔۔۔"

اس نے شجیہ کو پکڑ کر دوبارہ لیٹا دیا۔۔۔

شجیہ کے آنسو اچانک روانہ ہو گئے تو راہب پریشان ہو گیا۔۔۔

"ارے پاگل لڑکی اب کیا ہوا ہے۔۔ شجی؟"

راہب نے اسے جلدی سے اپنے بازو سے تھاما اور قریب کیا۔۔۔

وہ اس کی قربت دیکھ کر بے ساختہ اس کے سینے سے لگ گئ۔۔۔

"راہب آپ واقعی بہت اچھے ہیں اتنی آسانی سے آپ نے معاف کر دیا۔۔۔ آپ نے اس کو انا کا مسلئہ نہیں بنایا۔۔"

وہ آنسوؤں کے درمیان ہچکی لے کر کہہ رہی تھی۔۔۔

راہب کو اس وقت اس چھوٹی سی لڑکی پر بہت پیار آیا جو اس کی ناراضگی سے اتنی خوف زدہ ہو چکی تھی اسے خود پر غصّہ بھی آیا۔۔۔

" شبی۔۔۔ بس کر دو یار میری بھی غلطی تھی صرف خود کو قصوروار مت سمجھو بس وعدہ کرو اب کبھی میری محبت پر شک نہیں کرو گی؟"

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر اس سے وعدہ لے رہا تھا۔۔۔

شجیہ جھٹ سے معصومیت بھرے انداز سے نفی میں گردن ہلا گئی۔۔۔

راہب کو اس کی معصومیت پر ہنسی آ گئی۔۔۔

شجیہ کی پیشانی پر پر اس نے اپنی محبت کا لمس بخشا تو شجیہ کو ایک تحفظ کا احساس ہوا۔۔۔

"آپ بھی وعدہ کریں آپ مجھ سے کبھی ناراض نہیں ہونگے۔۔۔"

وہ بھی اس سے وعدہ چاہتی تھی۔۔۔

راہب نے بھی شجیہ کی طرح نفی میں گردن ہلا دی۔۔۔

شجیہ کو اس کی شرارت پر ہنسی آ گئی۔۔

آنسو کے درمیان ہنسی کا یہ خوبصورت منظر راہب کو مبہوت کر گیا۔۔۔

بلکل بارش کے بعد دھوپ جیسا منظر تھا۔۔۔

راہب کے اس طرح دیکھنے پر وہ جھینپ گئی۔۔۔

وہ اس کو بازو کے گھیرے میں لے بیڈ پر لیٹا تھا۔۔۔

شجیہ کے بالوں پر اس کی انگلیاں مسلسل چل رہی تھی۔۔۔

شجیہ نے اپنی ٹھوڑی اس کے بازو پر ٹکا کر معصومیت سے اسے دیکھا۔۔۔

"Rahib i m proud of you"

میں واقعی خوش قسمت ہوں جسے آپ جیسے ہمسفر ملے۔۔۔

میں آپ کو کبھی کھونا نہیں چاہتی۔۔ اگر آپ مجھ سے دور جائیں گے تو جی نہیں سکونگی مجھے ایسا لگتا ہے میری ہر سانس اب صرف آپ سے جڑی ہے۔۔۔"

شجیہ کی آنکھیں نم تھی۔۔

راہب اس محبت کے اظہار پر بلکل ششدر رہ گیا۔۔

محبت کے۔ اس راہ پر وہ۔ اکیلا نہیں تھا بلکہ شجیہ بھی اس کے ساتھ بہت آگے تک چلی گئی تھی۔۔

راہب نے بے ساختہ۔ اسے اپنے سینے میں چھپانے کی کوشش کی۔۔

جیسے وہ کوئی اس کی قیمتی کل متاع ہو اور اس کے کھو جانے کا ڈر ہو۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"ماما بھائی کے لئیے کوئی لڑکی پسند کر لیں اب گھر میں کوئی رونق ہونی چاہئیے۔۔۔"

عائزہ نے موبائل چلاتے دائم کو دیکھا تو شرارت سے تیز آواز سے نائلہ بیگم کو آواز دی جو رات کے کھانے بنانے میں ملازمہ کے ساتھ مصروف تھیں۔۔۔

دائم نے موبائل سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو ڈرائی فروٹ کا پیالہ ہاتھ میں لیئے کشن گود میں لیئے بیٹھی۔ کچھ ڈرائی فروٹس منہ میں ڈالے اس سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔

"یہ تمہیں میری شادی کی کیا سوجھی ہے۔۔؟"

وہ آبرو اچکا کر اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"کیا سوجھی مطلب۔۔ بھئی اکلوتا بھائی ہے میرا میرے بھی شوق ہیں کہ بھابھی آئیں گھر میں۔۔۔"

وہ شرارت سے کہتی دائم کو کہہ رہی تھی۔۔۔

"اور میں اتنا پاگل نہیں ہوں جو چڑیل کی موجودگی میں اپنی بیوی کو لے آؤں۔۔ پہلے تمہیں۔ یہاں سے بھگاؤنگا پھر اپنی بیوی کے ساتھ آرام سے اس گھر میں رہونگا۔۔۔"

دائم نے سکون سے پیر پھیلائے اور آگے کی پلاننگ سے آگاہ کیا۔۔۔

عائزہ کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔۔۔

نائلہ بیگم بھی وہیں پر آ گئیں۔۔۔

"امّی دیکھ رہی ہیں بھائی کو ابھی سے اپنی بیوی کی فکر ہے اور بہن کا خیال نہیں۔۔"

عائزہ نے مصنوعی خفگی اور صدمے سے کہا۔۔۔

نائلہ بیگم اور دائم مسکرا دیئے۔۔۔

"ویسے بیٹا میں بھی تم سے یہ بات کرنے والی تھی۔۔۔

"میں نے۔ ایک دو لڑکی دیکھی ہے تم تصویر دیکھ لو پھر بتا دینا مجھے۔۔۔۔"

نائلہ بیگم نے کہا تو دائم پریشان ہوا۔۔۔

اس کے ذہن میں مریم کا عکس لہرایا۔۔۔

"امّی پہلے بھائی کی پسند تو پوچھ لیں۔۔"

عائزہ نے لقمہ دیا تو دائم نے اپنی اکلوتی بہن کو تشکر بھری نگاہ سے دیکھا۔۔۔

"کیا پوچھوں دس بار تو پوچھ چکی ہوں مگر یہ کچھ بتاتا ہی نہیں ہر دفعہ منع کر دیتا ہے کہ کوئی ہے نہیں۔۔"

نائلہ بیگم نے جھنجلا کر کہا تو وہ مسکرا دیا۔۔۔

"مگر اب تو آ گئی ہے آپ کے بیٹے کی زندگی میں کوئی پری۔۔۔"

دائم نے مسکرا کر کہتے ہوئے دونوں کو حیران کیا۔۔۔

"سچ میں بھائی کون ہے وہ ایسا سانحہ کب ہوا؟"

عائزہ جوش سے آگے کو آئی۔۔

"صبر کرو چھپکلی۔۔۔" دائم۔نے عائزہ کو کہا۔۔

جس پر وہ منہ بنا کر بیٹھ گئی۔۔۔

"بیٹا بتاؤ تاکہ میں ابھی ان کے گھر جاؤں شکر ہے میرے بیٹے کو کوئی تو پسند آئی۔۔۔"

نائلہ بیگم بھی خوش تھیں۔۔۔

"راہب کی بہن مریم ہے۔۔۔"

دائم نے مسکراتے ہوئے کہا تو عائزہ کا پھر سے حیرت سے منہ کھول گیا جب کہ نائلہ بیگم خوش ہوئیں۔۔۔

"واقعی وہ تو بہت پیاری بچی ہے کل ہی میں ان کے گھر جاتی ہوں۔۔۔

"چھپکے چھپکے اسے پسند بھی کر لیا اور مجھے نہیں بتایا۔۔۔"

عائزہ مصنوعی غصّہ دکھا رہی تھی۔۔۔

"اب تو بتا دیا نہ۔۔۔"

دائم لاپرواہ سا بول کر موبائل میں مصروف ہو چکا تھا۔۔۔

"بھائی۔۔۔" پھر عائزہ کے چیخنے پر دونوں کا قہقہ فضا میں گونجا۔۔۔

وہ یونی سے پورے ایک ہفتے کی چھٹی پر تھی۔۔

ریسیپشن کے دن بھی قریب آرہے تھے ہر جگہ دعوت نامہ پہنچ چکا تھا۔۔

یونی میں سب لو خبر ہو چکی تھی کچھ کو تعجب ہوا کچھ بہت خوش ہوئے تو ثنا جیسے کچھ لوگ حسد کی آگ میں جلنے لگے۔۔۔

جو بغیر۔ راہب کے کسی وعدے کے راہب کے خواب دیکھنے لگی تھی جب کہ وہ تو سیدھے منہ کسی سے بات بھی نہیں کرتا تھا۔۔

ادھر رباب کارڈ ہاتھ میں لیئے سکتے سے بیٹھی تھی۔۔

کوئی تدبیر کوئی سازش بھی کام نہیں آرہی تھی۔۔۔

جب کہ اس نے راہب کے چہرے پر دو دن اذیت دیکھی تھی اور وہ۔ سکون میں تھی کہ سب کچھ ویسا ہو چکا ہے جیسا میں چاہتی تھی۔۔۔

مگر آج یہ کارڈ دیکھ کر اس کا سکون برباد ہو چکا تھا۔۔۔

"نہیں بلکل نہیں شجیہ میں تمہیں راہب پر اتنی آسانی سے قبضہ نہیں کرنے دو نگی۔۔"

وہ ہذیانی انداز میں کارڈ کے ٹکرے کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"وہ صرف میرا ہے میرا شجیہ تم نے مجھ سے راہب کو چھینا ہے میں تمہاری زندگی مشکل کر دونگی میں تم سے ہمیشہ کے لیئے اسے چھین لونگی۔۔۔"

وہ۔ کارڈ میں لکھے شجیہ کے نام جو اپنے پیروں تلے روندرہی تھی۔۔

اور اس کی آنکھوں میں ایک الگ سی چمک تھی۔۔۔ جیسے اس کا شیطانی دماغ نئے منصوبے بنا رہا ہو۔۔

راہب تم اس بدکردار لڑکی کے قابل نہیں تھے تم۔۔ تم تو میرے لیئے تھے۔ تم رباب کے لیئے بنے تھے۔۔

وہ اپنے دونوں ہاتھ سے بال کو جکڑے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔۔

وہ۔ تیزی سے اٹھی اور ڈریسینگ ٹیبیل پر پڑی۔ چیزیں ایک جھٹکے سے گرا کر اپنا غصّہ۔ کم کر رہی تھی۔۔۔

شیشے کی تمام چیزیں نیچے گر کر چکنا چور ہو چکی تھی۔۔۔

وہ۔ ہذیانی انداز میں چیخ رہی تھی۔۔۔

شور سن کر مہوش ملازمہ کے ساتھ داخل ہوئیں تو کمرے کی حالت دیکھ کر وہ ششدر رہ گئیں۔۔۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

"رباب۔۔ میری جان۔۔" اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر وہ پریشان ہو گئیں۔۔

"اٹھو یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے بیٹا۔۔"

اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر ان کا دل کٹ گیا۔۔۔

"مام راہب۔۔ راہب کو میں اس سے چھین لونگی۔۔ وہ میرا تھا۔۔۔"

عجیب سے سنگین لہجے میں کہتی وہ ہنسی۔۔ اس کی آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی۔۔۔

اس کے لہجے کی سفاکی سے مہوش کے ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑ گئی۔۔۔

"رباب میری جان کیا کرنے والی ہو تم وہ راہب تمہارے قابل نہیں تھا۔۔"

انہوں نے رباب کے چہرے کو تھامنے کی کوشش کی۔۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

پھر ان کی نظر اپنی ملازمہ پر پڑی جو کھڑی دلچسپی سے تمام منظر دیکھ رہی تھی اور سن رہی تھی۔۔۔

"تم کھڑی کیا کر رہی ہو اٹھاؤ یہ سب صاف کرو۔۔۔"

مہوش کے دھاڑنے پر وہ سہم کر پیچھے ہٹی۔۔۔

اور جلدی جلدی اس کی صفائی کرنے لگی۔۔۔

* * *

"ویسے تو آپ کی شادی ہو چکی ہے مگر آپ نے شادی کی رسمیں نبھوائے نہیں کی اسی لیئے میں بھابھی کو لینے آئی ہوں اب ریسیپشن والے دن ہی آپ ان سے ملیں گے۔۔۔"

راہب ابھی آفس سے آیا تھا۔۔ شجیہ بیڈ پر رسالہ پڑھنے میں مصروف تھی۔۔

جب مریم آدھمکی اور اس کی شرط سن کر راہب سکتے میں آگیا۔۔

"ریسیپشن والے دن مطلب دو دن۔۔"

وہ اپنی دو انگلی اس کے چہرے کے آگے لہرا کر کہہ رہا تھا۔۔

"تو۔۔" مریم نے کاندھے اچکائے۔۔

جب کہ۔ شجیہ دونوں بہن بھائی کی گفتگو دلچسپی سے سن رہی تھی۔۔

"دو دن کا مطلب ہے اڑتالیس گھنٹے۔۔"

راہب نے ایک دفعہ پھر اسے معاملے کی سنگینی۔ سے خبردار کیا۔۔

"ڈرامے نہیں کریں بھائی کہیں نہیں جائیں گی آپ کے پاس ہی آئیں گی۔۔

بس دو دن برداشت کریں۔۔۔"

مریم جھنجلا کر اندر آئی۔ اور شجیہ کو بیڈ سے اٹھایا۔۔

"چلیں اپنا ضروری سامان لے لیں آپ دو دن میرے۔ کمرے میں رہیں گی۔۔

مایوں میں بیٹھیں گی۔۔ چلیں۔۔۔"

وہ خود ہی شجیہ کے۔ کپڑے۔ اور ضرورت کی چیزیں لینے لگی۔۔ شجیہ حیرت۔ سے اس کی حرکات ملاحظہ کر رہی تھی۔۔۔

"یہ کیا غنڈا گردی ہے بھئی میرے کمرے سے میری بیوی کو لے کر کون جاتا ہے۔۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

"میں لے کر جا رہی ہوں کافی نہیں ہے خاموشی سے بیٹھ جائیں آپ وہاں پر۔۔۔"

مریم نے آنکھ نکالی اور راہب کو چپ کروایا۔۔

"بھابھی آپ چل رہی ہیں یا نہیں؟"

مریم کا رخ اب شجیہ کی جانب تھا۔۔۔

شجیہ نے جھٹ سے گردن ہلا دی۔۔

"شجی۔۔۔" راہب نے شجیہ کی بے وفائی پر آنکھیں نکالی۔۔"

وہ شرارت سے مسکرا کر کاندھے اچکا گئی۔۔

"دیکھ لونگا میں تمہیں بھی۔۔۔"

وہ اسے۔ دھمکی دینے پر اتر آیا تو وہ کھل کر مسکرا دی۔۔

"آپ لوگ اب ایک دوسرے کو الوداع کہیں جلدی سے پھر میری دوستیں بھی آنے والی ہونگی ہم مل کر گانے گائیں گے اور بھابھی کو مایوں بھی بیٹھنا ہے۔۔۔"

مریم نے کہا تو راہب روہانسا ہوا۔۔

"یہ دو دن مایوں کون بیٹھتا ہے یار۔۔"

وہ جھنجلا گیا۔۔۔

"آپ کی شادی بھی تو انوکھی ہو رہی ہے۔ ایک سال بعد کس کا ریسیپشن ہوتا ہے؟"

وہ بھی اسی کے انداز میں بولی تو وہ منہ بنا کر بیٹھ گئی۔۔

شجیہ مسکراتی ہوئی مریم کے ساتھ چلی گئی راہب دیکھتا رہ گیا۔۔۔

"اففف دو دن۔۔"

وہ خالی کمرہ حسرت سے دیکھنے لگا اسے لگ رہا تھا کمرے کی ساری رونق بھی شجیہ کے ساتھ چلی گئی ہو۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"I miss you"

یہ دسواں میسیج تھا۔۔ شجیہ کو ہنسی آ گئی۔۔

وہ سکرین کو ہاتھ میں لیئے دیکھ رہی تھی جب کال بھی آ گئی۔۔

احتیاط سے اس نے کال سائیلینٹ پر لگائی پھر برابر میں دیکھا۔۔

مریم سو رہی تھی۔۔ اس نے تسلّی کے لیئے ایک بار پھر دیکھا اور آہستگی سے بیڈ سے اتر گئی۔۔

اپنا دوپٹہ سنبھالتی وہ اٹھی وہ مایوں کے پیلے رنگ کے خوبصورت سے جوڑے میں ملبوس تھی۔۔

کمرے سے ملحق بالکونی میں آئی پھر کال ریسیو کی۔۔

"کتنا تڑپا رہی ہو یار تم۔۔"

راہب کی۔۔ بے بسی سے کی گئی بات پر شجیہ کو ہنسی آگئی۔۔

"بچوں جیسی حرکت کیوں کر رہے راہب دو دن کی بات ہے۔۔"

شجیہ نے کہا تو راہب کو آگ ہی لگ گئی۔۔

"محترمہ دو دن آپ کیا جانیں مجھ سے یہ چار گھنٹے بھی برداشت نہیں ہوئے۔۔"

اس کے اس طرح کہنے پر ایک بار پھر شجیہ کو ہنسی آگئی۔۔

"ہاں اڑا لو میری بے بسی کا مذاق۔۔ اور بچوں جیسی حرکت بھی آپ نے خوب کہی۔۔

"تمہیں پتا نہیں ہے تمہارے معاملے میں میں ایک بچہ ہی ہوں۔۔"

اب لہجے میں صرف محبت ہی محبت تھی۔۔

اتنی محبت پر شجیہ کی آنکھیں نم ہو گئی۔۔

"یار تمہیں صحیح سے دیکھ بھی نہیں سکا میں لان میں آؤ۔۔"

وہ بیڈ پر لیٹا ایک ہاتھ سے موبائل کان میں لگائے وہ اس سے فرمائش کر رہا تھا۔۔۔

ذہن کے پردے پر شجیہ کا آج۔ پیلے سوٹ میں ملبوس چہرہ یاد آیا تو دل اسے دیکھنے کو مچلنے لگا۔۔۔

"بلکل نہیں اب آپ مجھے دو دن بعد ہی دیکھیں گے۔۔۔"

شجیہ نے اپنے لبوں کو دانت میں دبا کر شرارت سے کہا اور ذہن میں راہب کی بے چین سی صورت لہرائی تو وہ مسکرا دی۔۔۔

بالکونی کی دیوار سے ٹیک لگائے چاند کو دیکھ کر اپنی قسمت پر ناز کر رہی تھی۔۔۔

"افف تم واقعی ظالم بن چکی ہو۔۔۔"

راہب جھنجلایا۔۔

"پتا نہیں یہ میرے ابا کو کیا سوجھی ریسیپش کروانے کی اور یہ مریم اس سے بعد میں بدلہ لونگا۔۔۔"

راہب نے دانتوں کو آپس میں ملا کر غصّے سے کہا تو شجیہ اب اپنے قہقے کو قابو نہیں کر سکی۔۔۔

"وہ منہ پر ہاتھ رکھ اپنی ہنسی دبا رہی تھی کہیں اس کی آواز سے مریم نہ اٹھ جائے۔۔۔

"ابھی تم کہاں ہو؟"

بہت بے بسی سے پوچھا گیا۔۔۔

"بالکونی کی طرف ہوں اب رکھیں کال مریم اٹھ جائے گی۔۔۔

شجیہ نے کال بند کرنا چاہی۔۔

"اچھا سنو تو۔۔"

بہت اسرار سے کہا تو شجیہ کال کاٹتے رہ گئی۔۔۔

"وہیں رہو بس دو منٹ تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔"

اس نے کہا تو شجیہ کھڑی رہی تھوڑی دیر میں وہ نظر آ گیا۔۔

لان میں ٹہلتا ہوا اوپر ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

شجیہ پیلے اور اورنج رنگ کے امتزاج سے۔ سر پر دوپٹہ اوڑھے کھڑی تھی۔۔۔

گلابی چہرے پر جگہ جگہ ابٹن کے دھبے تھے۔۔ جو چہرے کی رونق بڑھا رہے تھے۔۔۔

بالوں کی کچھ لٹیں اس کے چہرے پر شرارت کر رہی تھیں۔۔۔

بڑی بڑی آنکھیں اور دلکش لگ رہی تھی۔۔۔

"میرے صبر کا امتحان ہے یار تمہارا یہ حسن میری جان لے لے گا۔۔۔"

کال پر وہ کہتا ایک ہاتھ دل پر رکھا گرنے کی ایکٹینگ کر رہا تھا۔۔۔

شجیہ کے لب پھر ہنسنے پر مجبور ہو گئے۔۔۔

"رات کی چاندنی میں اس کی مسکراہٹ راہب کو مبہوت کر گئی۔۔۔

"یہ حسین آنکھیں اور یہ دلکش لب
مجھ کو نہ ستاؤ باہوں میں آجاؤ اب"

راہب نے اپنی طرف سے ٹوٹی پھوٹی شاعری کی تو شجیہ کی ہنسی نکل گئی۔۔۔

"راہب پلیز کبھی شاعری مت کریئے گا آپ کبھی۔۔۔"

شجیہ سے اپنی ہنسی برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

راہب کا قہقہہ بھی فضا میں گونجا۔۔۔

"اچھا اب سو جائیں۔۔۔"

اچھا اپنی پک سینڈ کرو آج کی سار بہت ساری کرنا تا کہ آج کی رات گزر جائے۔۔۔"

راہب نے خمار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

شجیہ نے کال بند کر کے اس کو مسکراتے ہوائے اپنی تصویریں سینڈ کی۔۔۔

اور بستر پر آکر لیٹ گئی آنکھیں بند کیئیے وہ راہب کو ہی سوچ رہی تھی۔۔

اس کی زندگی کتنی حسین ہو گئی تھی اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ اس طرح کی زندگی بسر کرے گی۔۔۔

اس کا رواں رواں خدا کا شکر گزار تھا۔۔

اسی طرح وہ نیند کی وادی میں چلی گئی۔۔

راہب بھی مسکراتے ہوئے اس کی تصویریں موبائل میں زوم کر کے دیکھ رہا تھا۔۔

جہاں پیلے جوڑے میں ہنستی مسکراتی شجیہ سکرین پر چمک رہی تھی۔۔

وہ اسی طرح موبائل سینے سے لگائے نیند میں چلی گیا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

احمد ولا میں روشنی کی جگمگاہٹ تھی رنگوں اور روشنیوں کا سیلاب تھا۔۔

ہر کوئی خوش اپنی باتوں میں مگن تھا۔۔

"ہیلو مریم کہاں ہو یار؟" وہ جھنجلایا ہوا کال پر بولا۔۔

"بس۔۔۔بس بھائی آ گئے۔۔ وہ پالر کے باہر کھڑا تھا۔۔

تھوڑی دیر میں فان کلر کی میکسی میں میک اپ سے مزین تیار سی شجیہ کے ساتھ مریم باہر آئی تو وہ مبہوت رہ گیا۔۔۔

"چلیں بھائی۔۔" مریم نے اس کے چہرے

کے آگے چٹکی بجائی۔۔۔

شجیہ راہب کی نظروں کی تاب نہ لاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

پورے راستے وہ اس پر نگاہ ڈالتا رہا دل تھا کہ باہر آنے کو بے تاب تھا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اچانک سے باتیں تھم گئی لوگوں کی نظریں مین گیٹ کی طرف اٹھ گئی۔۔

شجیہ کسی شہزادی کی طرح راہب کا ہاتھ تھامے اندر آ رہی تھی۔۔

راہب فان کلر کے تھری پیس سوٹ پہنے شہزادوں جیسی آن بان لیئے شجیہ کو اس طرح تھامے لا رہا تھا جیسے وہ کوئی نازک سی گڑیا ہو۔۔

ہاتھ چھوڑنے پر گر جائے گی۔۔

سٹیج پر بیٹھنے کے بعد بھی لوگوں کی نظریں ان پر تھی۔۔

شجیہ کی خوبصورتی آنکھوں کو چندھیا رہی تھی تو راہب کی پرسنالٹی لوگوں کو مبہوت کر رہی تھی۔۔

لگتا تھا دونوں ایک دوسرے کے لیئے ہی بنائے گئے ہوں۔۔۔

"میرا دل چاہ رہا ہے میں تمہیں۔ یہاں سے بھگا کر لے جاؤں۔۔۔"

راہب کی سرگوشی پر شجیہ کے خوبصورت لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔

بہت سے لوگ دونوں کی جوڑی کو سراہ رہے تھے۔۔ بہت سی لڑکیاں رشک اور حسد سے شجیہ کو دیکھ رہی تھی۔۔

یونی کے کچھ لوگ بھی موجود تھے۔۔

اچانک عائزہ اسٹیج پر آئی تو شجیہ کے دل میں خوشی بھر گئی۔۔

کوئی تو اپنا آیا۔۔ آج۔ اسے اپنی امّی اور ابّو بہت یاد آ رہے تھے۔۔

دل خوش کے ساتھ اداس بھی تھا۔۔۔

"آج تو میں پہچان ہی نہیں پا رہی یہ میری دوست شجیہ ہی ہے۔۔"

عائزہ نے جوش اور خوشی سے کہا تو شجیہ چونکی۔ اور اس تعریف پر مسکرا دی۔۔

"راہب بھائی کو دیکھو ان کے تو خوشی سے دانت ہی اندر نہیں جا رہے۔۔"

عائزہ نے شجیہ کے کان میں۔ سرگوشی کی۔۔

"ویسے مجھ سے بھی رشتہ۔ داری ہونے والی ہے تمہاری۔۔"

عائزہ نے رازداری سے کہا تو شجیہ کے ساتھ برابر میں کھڑی۔ شجیہ بھی چونکی۔۔۔

"وہ۔ دیکھو میٹینگ چل رہی ہے تمہاری مریم کو ہم اپنے گھر لے جائیں گے۔۔"

عائزہ نے سامنے ان کو متوجہ کیا جہاں نائلہ بیگم لائبہ اور۔ احمد صاحب کے ساتھ بیٹھی باتوں میں مصروف تھیں۔۔۔۔

شجیہ تو اس خبر سے بہت خوش ہوئی۔۔

جب کہ مریم نے چور نظر وان سے دائم کی جانب دیکھا جو راہب کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔۔

دائم کی نظر اس پر پڑی تو وہ جلدی سے سٹیج سے نیچے اتر گئی۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

"مجھے لگتا ہے آپ تک کسی نے خبر پہنچا دی ہے۔۔"

وہ اچانک اس کے سامنے آ گیا تھا اور دلچسپ نظریں مریم کے چہرے پر تھی۔۔

جو پنک کلر کی سٹائلیش سی ٹخنوں تک آتی فراک میں ہلکا سا میک اپ کیئیے کان میں بڑے بڑے ائیر رنگز پہنے کنفیوز سی اپنے کھلے بالوں کو پیچھے کرتی سید ھا دائم کے دل میں اتر رہی تھی۔۔۔

"کیسی خبر۔۔" کپکپاتے لبوں سے ادا کیا۔۔۔

"یہی کے بڑے تمہارے جملہ حقوق میرے نام محفوظ کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔۔۔"

دائم نے۔ شرارت بھری آنکھوں سے کہا تو مریم کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔

بلیک کلر کے ٹو پیس میں وہ کافی حد تک ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔

آنکھیں شرارت سے مسکرا رہی تھی۔۔

مریم اپنے دل کو سنبھالتی سرخ۔ چہرے کے ساتھ وہاں سے بھاگی۔۔

پیچھے دائم کا قہقہ فضا میں گونجا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دلہن بنی شجیہ کی نظریں کسی کی متلاشی تھی۔۔

وہ بے چینی سے اپنی نظریں ادھر ادھر گھما رہی تھی۔۔ راہب نے محسوس کیا تو پوچھے بنا رہ نہیں سکا۔۔۔

"کیا ہوا ہے شجی تم پریشان کیوں ہو؟"

اس کے جھک کر پوچھنے پر وہ زبردستی مسکرا کر نفی میں گردن ہلا گئی۔۔

"مطلب اب مجھ سے جھوٹ بولو گی تم؟"

"وہ خفا سے انداز سے بولا تو شجیہ کی جان پر بن گئی۔۔

"میں تایا کا انتظار کر رہی ہوں وہ آئے کیوں نہیں اب تک؟"

تفکر بھرے لہجے سے کہا تو راہب کو احساس ہوا لڑکی کو سسرال میں جتنی بھی محبت مل جائے مگر ماں باپ کی کمی کوئی پورا نہیں کر سکتا۔۔

ماں باپ تو تھے نہیں مگر اس کے اپنوں میں سے ایک تایا کا ہی رشتہ بچا تھا۔۔۔

شجیہ بے تابی سے انتظار کر رہی تھی جب سامنے سے ظفر صاحب ارسل کے ساتھ آتے ہوئے دکھائی دیئے۔۔۔

شجیہ کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی۔۔۔

"کیسی ہے میری بیٹی؟"

وہ اس سے آج مل رہے تھے وہ اتنے شرمندہ تھے کہ اس کا سامنہ کرنے سے گھبراتے تھے۔۔۔

شجیہ کی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی۔۔۔

تمام لوگوں کے جانے کے بعد وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دینے لگے تو ان کے سینے سے لگی وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔

"میری بیٹی مجھے معاف کر دو میں اپنے بھائی کی اکلوتی نشانی کو صحیح سے سنبھال نہیں سکا۔۔۔

وہ نفی میں گردن ہلا رہی تھی۔۔

"نہیں تایا آپ نے تو راہب جیسے انسان کو میرا ہم سفر بنا کر مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے میں آپ کا شکر بھی ادا نہیں کر سکتی۔۔۔"

شجیہ نے آنسو کے درمیان جذبات سے کہا تو ساتھ کھڑے راہب کا دل خوش گوار ہوا اس کے دل میں سکون سا اتر گیا۔۔۔

"راہب اس کا خیال رکھنا مجھے پتا ہے تمہیں یہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

شجیہ کی کسی بھی غلطی کو نظر انداز کرنے کی کوشش کرنا۔۔۔

ارسل نے بھی اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔ راہب سے بھی ملا پھر کچھ دیر کے بعد وہ دونوں چلے گئے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شجیہ کو مریم کمرے میں لے کر آئی تو پہلا قدم رکھتے ہی وہ حیران رہ گئی۔۔۔ یہ وہ کمرہ لگ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

لال گلاب سے سجا کمرہ راہب کے جذبات کی عکاسی بھی کر رہا تھا۔۔۔

وہ پہلی دفعہ اس کمرے میں نہیں آ رہی تھی مگر آج قدم رکھتے ہوئے دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا جیسے سینہ توڑ کر باہر آ جائے گا۔۔۔

"بھابھی آپ یہاں بیٹھیں میں بھابھی کو بلا کر لاتی ہوں۔۔

وہ اسے بیڈ پر بیٹھا کر چلی گئی تھوڑی ہی دیر دروازہ کھولنے اور پھر لاک ہونے کی آواز آئی۔۔۔

شجیہ نے سر اوپر اٹھایا مگر راہب کے دیکھنے کے انداز سے وہ جھینپ گئی اور دوبارہ سر جھکا لیا۔۔۔

"ہاہا لڑکی یہ شادی کے ایک سال بعد کون شرماتا ہے۔۔۔"

راہب مسکراتا ہوا اس کے سامنے بیڈ پر نیم دراز ہوا۔۔

"اس طرح دیکھیں گے تو شرم تو آئے گی۔۔۔"

شجیہ جھینپتے ہوئے بولی تو راہب کا قہقہہ فضا میں گونجا۔۔۔

"اچھا پھر کیسے دیکھوں آپ ہی بتا دیں محترمہ۔۔۔"

اب وہ ذرا سا جھکا تھا۔۔۔

شجیہ نے اپنے دونوں مہندی بھرے ہاتھوں سے چہرہ چھپایا۔۔۔

"کنفیوز مت کریں راہب۔۔۔"

شجیہ کے اس طرح شرمانے کے انداز سے ایک بار پھر راہب کا قہقہہ کمرے میں گونجا۔۔

"جی راہب کی جان جیسا آپ کا حکم۔۔۔"

وہ اب پیچھے ہو کر دونوں ہاتھ کاندھوں سے پیچھے کر کے مزید پھیل کر بیٹھ گیا۔۔۔

"ویسے مجھے لگا کسی نے میری بیوی بدل دی ہو۔۔۔"

راہب کی بے تکی بات پر شجیہ نے آنکھیں نکالی۔۔۔

"مطلب میں نے تو اچھی سیدھی سادھی سی پیاری سی شجیہ بھیجی تھی مگر واپس تو کوئی چڑیل آئی میری تو چیخ نکل جاتی اگر مریم ساتھ نہ ہوتی۔۔۔"

وہ شرارت سے کہتا اسے واقعی میں اس نے پریشان کر دیا۔۔۔

"کیا میں چڑیل لگ رہی ہوں۔۔ بلکل بھی اچھا میک اپ نہیں ہوا۔۔ اسی لیئے تو میں کرتی نہیں ہوں۔۔۔"

تیزی سے روہانسے لہجے میں کہتی وہ اپنی میکسی سنبھالے بیڈ سے نیچے اترنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

"تا کہ ڈریسنگ ٹیبیل کے آئینے پر اپنا عکس دیکھ سکے۔۔۔

راہب کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔

وہ بیڈ سے اتر ہی رہی تھی کہ راہب نے ایک جھٹکے سے اس کی کلائی پکڑی اور وہ سیدھا اس کی جانب گری راہب کے سینے پر ہاتھ رکھ کر خود کو بچانے کی سعی کرتی وہ لڑکھڑائی تھی جسے راہب نے اپنے مضبوط ہاتھوں سے تھام لیا۔۔۔

راہب کے لمس شجیہ کے لیئے سکون کا باعث تھے جیسے اپنی ساری تھکن اس کے سپرد کر کے وہ پر سکون ہونا چاہتی تھی۔۔۔

"میری آنکھوں میں دیکھو جان آئینہ تو کبھی کبھی جھوٹ بھی کہتا ہے۔۔۔"

خمار بھرے لہجے میں کہتا وہ ایل بار پھر شجیہ کو جھینپنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

"تیرے گلے سے لگ کے تجھ کو

ایک بات بتانی ہے

تیرے سینے میں جو دھڑکتا ہے دل

وہ میری ہی نشانی ہے" ....

راہب نے آہستہ سے اس کے کان میں یہ شعر پڑھا تو وہ خود میں سمٹ گئی۔۔۔

راہب آج اپنی محبتوں کی شدت اس پر نچھاور کرنا چاہتا تھا۔۔۔

شجیہ نے بھی خود کو اس کے سپرد کر دیا۔۔۔

دونوں کی ہنسی راہب کی مدھم سرگوشی کچھ وعدے کچھ عہد و پیماں ان کی زندگی کی نئی شروعات کی گواہی تھی۔۔۔

دور کھڑا چاند بھی دونوں کی محبتوں پر مسکرا دیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اظفر اور ارسل راستے میں ہی تھے جب ایک کال نے ارسل کے اوسان خطا کر دیئے۔۔۔

"بابا وہ رباب کا ایسیڈینٹ ہوا ہے وہ ہاسپٹل میں ہے۔۔۔"

ارسل نے یہ خبر سنائی تو ان کو لگا ان کی سماعت نے دھوکہ کھایا ہے۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ہاسپٹل پہنچ چکے تھے اور جو خبر وہاں ملی ان کا سر شرم سے جھک گیا۔۔۔

اس نے وافر مقدار میں ڈرگز لیا ہوا تھا جس کی وجہ سے کار ایک ٹرک سے ٹکرا گئی۔۔۔

مہوش بھی وہیں پہنچ گئیں اور اپنی قسمت پر رو رہی تھیں کہ جب رباب باہر جا رہی تھی انہوں نے روکا کیوں نہیں۔۔

انہیں یاد آیا وہ کتنی پاگل ہو رہی تھی یہی سوچ کر کے آج راہب اور شجیہ کا ریسیپشن تھا۔۔

"میں احمد انکل سے پوچھونگی انہوں نے میرے ساتھ یہ زیادتی کیوں کی۔۔ میں شجیہ کی معصومیت کا پردہ دنیا کے سامنے چاک کرونگی۔۔

لیکن اسے راہب سے چھین کر رہونگی۔۔۔"

وہ دیوانوں کی طرح کمرے سے نکل رہی تھی جب مہوش نے اسے روکا۔۔

"حالت دیکھی ہے تم نے اپنی؟ کوئی نہیں سنے گا وہاں تمہیں رباب۔۔۔"

بیٹی کی حالت دیکھ کر ان کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔

ڈرگز لینے کی وجہ سے آنکھوں کے گرد حلقے خوبصورت چہرہ سیاہ ہو رہا تھا۔۔

اور خود وہ ہوش میں نہیں تھی۔۔۔

"نہیں ماما دیکھئیے گا میں راھب کو لے آؤنگی وہ میرے ساتھ آئے گا۔۔"

وہ واقعی ہوش میں نہیں تھی۔۔۔

اپنے بچوں کو برباد کرنے میں سب سے زیادہ ہاتھ والدین کا ہوتا ہے جو جائز ناجائز کا فرق سمجھائے بغیر بچے کی ہر ضد پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں پھر وہ سب کو اپنا غلام سمجھ بیٹھتے ہیں۔۔۔۔

مہوش روتی رہیں روکتی رہیں مگر وہ ان کو بھی دھکا دے کر جا چکی تھی۔۔۔

وہ واقعی آج ایک بے بس ماں لگ رہی تھیں۔۔۔

اظفر صاحب الگ مہوش سے منہ موڑے کھڑے تھے ارسل بھی وہیں پریشان سا تھا۔۔۔ البتہ فاضل کا کچھ نہیں پتا تھا۔۔۔۔

اڑتالیس گھنٹے بعد اسے ہوش آیا تو ایک دردناک خبر اس کی منتظر تھی۔۔۔

نیچلے کا دھڑ اس کا ہمیشہ کے لیئے مفلوج ہو چکا تھا۔۔۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

اس خبر سے رباب کو نفسیاتی دھچکہ پہنچا تھا۔۔

وہ چیختی چلاتی نفسیاتی مرض کا شکار ہو چکی تھی۔۔۔

ایک اور قیامت ان کے گھر پر آئی۔۔ فاضل کو کسی لڑکی کے قتل کے کیس میں پولیس پکڑ چکی تھی۔۔۔

کیونکہ اس کے غیر اخلاقی میسیجز اور کچھ نازیبہ تصاویر سب فاضل کے خلاف جا رہے تھے۔۔۔

اظفر صاحب کمرے میں بند ہو چکے تھے کسی کا سامنہ کرنے کی ہمت ان میں موجود نہیں تھی۔۔۔

ایک ارسل ہی تھا جو خود کو مضبوط کر کے مہوش کو سنبھال رہا تھا۔۔۔

مہوش کو لگ رہا تھا ان کی دنیا اجڑ چکی ہے۔۔۔

ان کی تربیت بے جا لاڈ پیار اور دوسروں سے کی گئی ناانصافی آج مکافات عمل کی شکل میں ان کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ اب اس کے ساتھ یونی جاتی تھی اس کا اب آخری سال ہی تھا یونی میں۔۔

اب سب شجیہ کا بھی احترام کرتے کیونکہ وہ مسز راہب بن چکی تھی لوگوں کی نظروں میں...

راہب اس کا ہر طرح سے خیال رکھتا اور محبت تو روز بروز بڑھتی جا رہی تھی مگر وہ ٹیچر بہت سخت تھا اس کی بھی کوئی رعایت نہیں تھی۔۔۔

لیٹ آنے پر وہ باہر کر چکا تھا مگر پھر اسے منا کر لے گیا۔۔

شجیہ اپنے ماضی کے گرداب سے نکلی اس کی آنکھوں میں خوشی کی چمک تھی۔۔

راہب اسے کسی انعام کی طرح لگتا جو خدا کی طرف سے اسے نواز دیا گیا تھا۔۔۔

یونی سے واپسی پر وہ اس کے بازو سے سر ٹکائے اپنی تھکن مٹا رہی تھی اور وہ ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتا ایک ہاتھ سے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیر رہا تھا مسکراتا ہوا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

شجیہ نے گاڑی میں سونگ پلے کر دیا۔۔ دھیمی دھیمی موسیقی اور گانے کے بول شجیہ کو اپنے دل کی آواز لگ رہے تھے۔۔۔

تیری دھڑکنوں سے ہے زندگی میری

خواہشیں تیری اب دعائیں میری

کتنا انوکھا بندھن ہے یہ

تیری میری جان جو ایک ہوئی

لوٹونگا تیرے پاس وعدہ ہے میرا

مر بھی جاؤں کبھی

جو تو میرا ہمدرد ہے جو تو میرا ہمدرد ہے

سہانا ہر درد ہے جو تو میرا ہمدرد ہے۔۔

دھیما سا گنگناتی وہ اس کے کاندھے سے سر ٹکائی اپنے دل کا حال بیاں کر رہی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مریم اور دائم کی بات پکّی ہو گئی تھی آج نائلہ دائم اور عائزہ کے ساتھ ان کے گھر پر موجود تھی تا کہ مریم کو انگوٹھی پہنا سکیں۔۔

راہب نیچے دائم کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔

جب کہ شجیہ اور عائزہ اوپر مریم کو تیار کر رہی تھیں۔۔۔

"بھابھی مجھے شرم آ رہی ہے اتنا تو تیار نہ کریں۔۔۔"

شجیہ نے لپ سٹک لگانے کے لیئے شیڈ پسند کی تو وہ روہانسی ہو کر بولی۔۔۔

شجیہ اور عائزہ مسکرا دیں۔۔۔

"اففف میری پیاری مریم تمہاری شادی نہیں ہے جو اتنا شرما رہی ہو منگنی ہے۔۔۔"

شجیہ نے جھنجلا کر کہا۔۔۔

"اسی لیئے تو شرم آرہی ہے کہ سب کے سامنے کیسے بیٹھو نگی۔۔۔"

مریم روہانسی ہوئی۔۔۔

"بھابھی بھائی آپ کو کھا نہیں جائیں گے جو اتنا شرما رہی ہیں۔۔۔"

عائزہ نے چھیڑتے ہوئے کہا تو مریم چپ ہو گئی۔۔

لیکن دل ہی دل میں ضرور بولی۔۔

"تمہارے بھائی کے دیکھنے کا انداز ہی ایسا ہوتا ہے کوئی بھی شرما جائے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

سفید رنگ کی سرخ امتزاج کی فراک پہنے وہ کوئی ایسپرا الگ رہی تھی۔۔۔

شجیہ اور عائزہ اسے ساتھ لے کر آئیں تو دائم کی نظریں اس پر سے ہٹنا بھول گئیں۔۔

سفید رنگ کے شلوار قمیض میں وہ بھی کسی سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔

دلکش مسکراہٹ کے ساتھ بیٹھا وہ اپنی آن بان لیئے مریم کے دل کو دھڑکا چکا تھا۔۔

"اب انگوٹھی پہناؤ بیٹا۔۔۔"

نائلہ بیگم کے کہنے پر دائم نے نرمی سے مریم کا مخروطی ہاتھ تھاما اور آہستگی سے ڈائمنڈ کی رنگ اس کی انگلی میں پہنا دی۔۔۔

مریم کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔۔

"مبارک ہو اب تم جلد میری ہونے والی ہو۔۔۔"

اس سرگوشی پر مریم سرخ ہوگئی۔۔۔

ایک بھرپور شام کا اختتام ہوا جہاں دو دلوں کے دل ایک ساتھ دھڑکنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔

محبت نے اپنے پر پھیلانا شروع کر دیئے تھے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

اس کے امتحان ہونے والے تھے وہ رار کے وقت سٹڈی روم میں اسائیمنٹ بنانے میں مصروف تھی۔۔

راہب کمرے میں موجود نہیں تھا۔۔۔

"پتا نہیں اتنی دیر ہو گئی ہے کبھی اتنی دیر سے روم میں آیا نہیں تھا۔۔

وہ سر جھٹک کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔

اچانک وقت دیکھا تو رات کے بارہ بجنے والے تھے اچانک ہی لائٹ چلی گئی گئی۔۔

اور اندھیرا چھا گیا۔۔وہ حیران ہوئی ایسا کبھی ہوا نہیں تھا۔۔۔

"ہو سکتا ہے کوئی پرابلم ہو گئی ہو۔۔"

وہ حیران سی سوچتی ہوئی موبائل کی روشنی میں کمرے میں آئی۔۔۔

بہت زیادہ اندھیرا تھا اسے خوف آ رہا تھا۔۔۔

اچانک اس کا پیر کسی چیز سے ٹکرایا۔۔۔اور آواز آئی۔۔۔

اچانک ہی ہلکی مدھم روشنی آئی۔۔

"many many happy returns of the day my life...."

یہ سرگوشی راہب کی آواز تھی شجیہ نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو وہ اس کے بہت قریب کھڑا تھا۔۔۔

شجیہ کو یاد آیا آج 29 جنوری ہے یعنی اس کی پیدائش کا دن اور اسے یاد ہی نہیں تھا۔ یاد بھی کیسے ہوتا کبھی منایا ہی نہیں ہاں امی ابو جب تھے تو وہ سیلیبریٹ کرتے تھے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔۔

"اوہ پلیز یہ رونا دھونا مت شروع کرنا۔۔"

راہب دور سے بھی سمجھ جاتا تھا کہ شجیہ کی آنکھوں میں نمی چمکی ہے۔۔۔

وہ قریب آیا اسے بازو سے تھام کر سامنے لایا جہاں ایک ٹیبل رکھا تھا اور اس میں خوبصورت سا دل کے شیپ میں کیک تھا۔۔۔

لال گلاب اور لال اور غبارے سے کمرہ سجا تھا جہاں شجیہ کی ساری تصویریں جگہ جگہ رکھی تھی اور ساتھ میں ایک گلاب رکھا تھا۔۔

وہ منہ پر ہاتھ رکھے خوشی سے ہر جگہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی اس کی پیلے رنگ کے مایوں میں لی گئی تصویر ساتھ گلاب اور ایک کارڈ پڑا تھا جس پر شعر لکھا تھا۔۔۔

"تیری ظلفوں کے اسیر ہوئے
ہم کچھ اس طرح مرید ہوئے"

وہ مسکرا کر آگے بڑھی۔۔ سائیڈ ٹیبیل پر بھی ایسے ہی ایک تصویر اور گلاب کے ساتھ کارڈ پڑا تھا۔۔

"زندگی کی ڈھیروں خوشیاں ملے
کچھ اس طرح تمہارا یہ سال گزرے
مسکراہٹ نہ چہرے سے کبھی جدا ہو
غم سے نہ تمہارا کوئی واسطہ پڑے"
فلزہ ارشد

اسی طرح بیڈ پر دونوں تکیئے کے پاس پردے کے پاس جگہ جگہ اسے تصویر کے ساتھ کارڈ اور گلاب ملے۔۔۔

"راہب یہ سب کب کیا آپ نے۔۔"

وہ حیران سی خوشی سے بھرپور آواز میں بولی۔۔"

"راہب کی جان جب آپ چار گھنٹوں سے سٹڈی روم میں بند اسائیمنٹ بنانے میں مصروف تھیں۔۔۔"

وہ کھڑا دونوں ہاتھ سینے میں باندھے اس کی خوشی دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔۔

"اب کیک کاٹیں۔۔"

وہ اسے بازو سے تھامے ٹیبیل کے پاس لایا۔۔

ٹبیل پر بھی ایک کارڈ اور گلاب کیک کے پاس رکھا تھا۔۔

"کاٹو۔۔" اسے چھری پکڑاتا وہ کہنے لگا۔۔۔

"آپ بھی۔۔" راہب کا ہاتھ تھامے اس نے کینڈیل بجھانے کے بعد کیک کاٹا۔۔۔

"سالگرہ مبارک ہو میری زندگی۔۔"

اس کے کان میں سرگوشی کرتا شجیہ کو خود سے قریب کیا۔۔۔

بلیک کلر کی فراک پہنے بال کا جوڑا بنائے اس کے دیئے ہوئے ڈائمنڈ کے ٹاپس پہنے وہ اس کو پاگل کر رہی تھی۔۔

"میرا گفٹ کہاں ہے؟" اس کی شرٹ کے بٹن سے کھیلتی شجیہ نے اٹھلا کر اپنا گفٹ طلب کیا۔۔۔

"اوہ گفٹ بھی دیتے ہیں وہ تو میں بھول گیا۔۔۔"

"بھول گئے۔۔" وہ آبرو اچکاتی مصنوعی غصّہ دکھاتے بولی۔۔

راہب کی مسکراہٹ گہری ہوئی اور اس کے چہرے پر پڑتا گڑھا واضح ہوا۔۔۔

شجیہ کی نظریں اسکے گڑھے پر ٹک گئی۔۔

اس نے آہستہ سے اس کے گڑھے کو چھوا۔۔۔

راہب نے اسے حیرت سے دیکھا۔۔۔

"جب یہ گڑھا گہرا ہوتا ہے ڈوب کے ابھرتا ہے تو مجھے لگتا ہے میرا دل بھی اس کے ساتھ ہی ڈوب رہا ہو۔۔۔"

آنکھوں میں محبت لیئے وہ اسے کہہ رہی تھی۔۔

راہب اسے دیکھتا رہ گیا اتنی محبت وہ اس سے کرتی ہے اسے آج محسوس ہوا۔۔

"اور مجھے تو تمہاری ہر ادا سے پیار ہے۔۔ میرا دل تو تمہاری ہر ہر ادا پر دھڑکتا ہے۔۔"

اسے خود سے مزید قریب کرتا وہ محبت بھرے لہجے میں کہتا بے خود ہوا۔۔۔

شجیہ کے دل کی دھڑکن مزید تیز ہوئی۔۔۔

اس کی پیشانی پر وہ جھکا اور اپنی محبت کا احساس بخش کر اسے پر سکون کر گیا۔۔۔

"ویسے یہ تحفہ کافی ہے نہ۔۔"

وہ اب اسے شرارت سے چھیڑ رہا تھا۔۔۔

"بلکل نہیں۔۔" وہ منہ چڑاتی بولی۔۔۔

"اچھا تو اب راہب کی جان کے لیئے محبت کافی نہیں ہے۔۔"

وہ اسے پھر چھیڑ رہا تھا۔۔۔

اس کا ہاتھ اب شجیہ کے بالوں کی طرف تھا۔۔۔

اس کے جوڑے کو آہستہ سے کھولا تو ریشمی بال کی آبشار کمر پر پھیل گئے۔۔۔

"اسے میرے سامنے کھول کر رکھا کرو راہب کی جان۔۔۔"

اب اس کے بالوں کو آگے کی طرف کرتا خمار بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

شجیہ جھینپ گئی اور سرخ ہوتی وہ اس کا دھیان ہٹانے کی کوشش کرتی کہنے لگی۔۔۔

"آپ کو گفٹ نہیں دینا اسی لیئے بہانہ کر رہے ہیں۔۔۔"

وہ اس کی نظروں سے کنفیوز ہوتی نیچے دیکھتی بولی۔۔۔

راہب نے بے ساختہ قہقہ لگایا۔۔۔

"ہاہا راہب کی جان لگتا ہے تم بھی دوسری بیویوں کی طرح ہوتی جا رہی ہو۔۔۔"

"دوسری بیویاں مطلب اور کتنی بیویاں ہیں آپ کی۔۔۔"

آنکھ نکال کر شجیہ نے غصّہ دکھاتے ہوئے کہا تو وہ اپنی انگلیوں پر گننے لگا۔۔۔

"ایک۔۔ دو۔۔ تین۔۔۔"

"راہب۔۔۔" ابھی وہ گن ہی رہا تھا جب شجیہ نے اس کے سینے پر ایک مکّہ رسید کیا۔۔

"ہائے ظالم بیوی۔۔۔"

وہ سینہ پکڑ کے مصنوعی تکلیف سے دہرا ہونے لگا۔۔

وہ اس سے بازو چھڑاتی مصنوعی غصّہ کر کے بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

"میں نہیں کر رہی آپ سے بات جائیں باقی کی تین بیویوں کے پاس۔۔۔"

وہ منہ موڑتی بولی تو ہنستا ہوا راہب اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھا۔۔

"اوہ تو راہب کی جان جیلیس ہوتی ہیں۔۔۔" اس کا ہاتھ تھامے اس کی آنکھوں میں دیکھتا وہ شرارت سے گویا تھا۔۔۔

"یہ لو گفٹ۔۔"

اب وہ ایک باکس کھول رہا تھا جہاں خوبصورت سا ڈائمنڈ کا۔ نیکلیس چمک رہا تھا۔۔

وہ اتنا حسین اور قیمتی تھا کہ شجیہ کی آنکھ چندھیا گئیں۔۔۔

"اور یہ تو آج کا گفٹ ہے کل کا اسپیشل گفٹ ابھی باقی ہے۔۔"

وہ مسکراتا ہوا اس کا لاک کھول رہا تھا۔۔۔

"اب وہ اس۔ پر جھکا تھا اور اپنے ہاتھوں سے وہ۔ نیکلیس بند کرتا شجیہ کے دل کو ایک بار پھر دھڑکا چکا تھا۔ ۔ ۔

اب بالوں کو پیچھے کرتا اسے اپنی محبت کا ایک بار پھر لمس بخشا وہ خود میں سمٹ گئی۔ ۔ ۔

"اب کونسا گفٹ ہے اتنا اچھا گفٹ تو دے دیا ہے۔ ۔ میں تو مذاق کر رہی تھی۔ ۔ میرے لیئے آپ کا ساتھ ہی کافی ہے۔ ۔ ۔"

شجیہ کہتے ہوئے آگے آئی راہب نے اپنے دونوں بازو وا کیئے تا کہ وہ ان باہوں میں اسے سما سکے۔ ۔ ۔

شجیہ اس کے پاس آکر ایک تحفظ کا احساس ہوا۔ ۔

راہب اس کی ادا پر مسکرا کر رہ گیا۔ ۔

وہ آہستہ آہستہ اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ ۔

وہ اس کے سینے میں سر رکھے لیٹی تھی اور راہب نے بازو کی۔ گرفت سے اسے اپنی پناہوں میں لیا تھا۔ ۔ ۔

"راہب۔ ۔"

نیند میں گھولی شجیہ کی آواز آئی۔۔

"جی راہب کی جان۔۔۔"

راہب نے اس کے بالوں پر اسی طرح ہاتھ چلاتے ہوئے پوچھا۔۔

"پانی پلا دیں مجھے اٹھنے کا دل نہیں چاہ رہا۔۔"

منہ بنا کر اس نے لاڈ سے فرمائش کی تو راہب کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔

سائیڈ ٹیبیل سے جگ سے گلاس میں پانی بھر کر اسے دیا۔۔

"تم کہو تو پلا بھی دوں۔۔"

"نہیں پی تو میں خود لونگی۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے پانی پینے لگی۔۔۔

"یہ گلاس بھی رکھ دیں۔۔۔"

ایک بار پھر لاڈ سے کہتی راہب کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔

"شجی ویسے میں ایک بات سوچ رہا تھا۔۔

وہ نیند میں جانے لگی تھی جب راہب نے پکارا۔۔

"جی کیا سوچ رہے تھے۔۔۔"

وہ نیند کی خماری میں گھولی آواز میں بولی نیند سے آنکھیں بند ہو رہی تھی۔۔۔

"میں سوچ رہا تھا ہمارے بچے ہونگے تو میں پریشان ہو جاؤنگا۔۔۔"

"کیوں۔۔" راہب کی بات پر اس کی پوری آنکھیں کھل گئی نیند غائب ہو گئی تھی۔۔۔

"کیونکہ تمہارے لاڈ بھی تو بچوں کی طرح اٹھانا پڑتا ہے بچے جیلیس ہو جائیں گے تم سے کہ بابا کو تو ماما سے ہی فرصت نہیں۔۔۔"

راہب نے مستقبل کا نقشہ کھینچا تو شجیہ کو بھی ہنسی آ گئی۔۔

"تو کس نے کہا آپ میرے لاڈ اٹھائیں۔۔"

رخ موڑتی مصنوعی خفگی دکھانے لگی۔۔۔

"ہا راہب کی جان آپ کے لاڈ تو میں زندگی بھر خوشی سے اٹھا سکتا ہوں ایک ہی تو بیوی ہے میری۔۔۔"

راہب نے بازو کی گرفت تنگ کرتے ہوئے کہا تو شجیہ کا قہقہہ فضا میں گونجا۔۔۔۔

راہب کو بھی ہنسی آ گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

صبح آج وہ یونی گئی تو عائزہ سمیت کچھ دوستوں نے اسے سرپرائز برتھ ڈے سیلیبریٹ کیا۔۔

کینٹین میں۔ بیٹھی وہ کیک کاٹتی ہنستی مسکراتی شجیہ کچھ سالوں پرانی والی شجیہ۔ بلکل نہیں رہی تھی۔۔۔

راہب نے اسے دور سے دیکھا۔۔ شجیہ کو اس طرح پراعتماد دیکھنے کی کتنی خواہش تھی اس کی اور آج یہ خواہش حقیقت بن کر اس کے سامنے تھی۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ گھر آئی تو مریم نے اسے اوپر کمرے میں بھیج دیا۔۔

"شام سے پہلے آنا نہیں ہے آپ نے۔۔"

مریم نے سخت دھمکی دی تو وہ کمرے میں ہی تھی۔۔

"اففف کیا مسلئہ ہے۔۔"

وہ کمرے میں پریشان ہو گئی تھی۔۔

راہب بھی آفس جا چکا تھا اگر آیا بھی تو کمرے میں نہیں تھا۔۔

تھوڑی دیر گزری تھی کہ راہب اندر آیا اس کے ہاتھ میں شاپنگ بیگز تھے۔۔۔

"جلدی سے یہ پہن کر آؤ اور فوراً تیار ہو کر آؤ۔۔"

راہب نے حکم دیا تو وہ شاپنگ بیگ لے کر ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔۔۔

مہرون کلر کی خوبصورت کام دار فراک پہنے وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔۔

راہب آگے آیا اس نے ہمیشہ کی طرح اس کے بال کھولے۔۔۔

اس کی تیاری میں وہ پہلے دن کی طرح مدد کروا رہا تھا جب شجیہ کو کچھ نہیں آتا تھا۔۔۔

شجیہ نے آئی لائنر لگایا تو اس کی آنکھوں میں ٹیڑھا لگ گیا۔۔۔"

ابھی بھی اسے صحیح سے یہ سب کرنے نہیں آیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کو دیکھ کر دونوں کا قہقہ فضا میں گونجا۔۔۔

راہب نے آئی لائنر اٹھا کر اس کا رخ اپنی طرف کیا تو شجیہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔

"راہب میں کوشش کرتی ہوں دوبارہ۔۔"

شجیہ ہنستی ہوئی بولی۔۔۔

"مجھے تو اچھا لگے گا میں خود اپنی وائف کو تیار کرونگا۔۔۔

راہب نے آئی لائنر لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

"ویسے آپ کو یہ سب کیسے آتا ہے۔۔۔"

شجیہ آنکھیں بند کیئے راہب سے آئی لائیز لگواتی پوچھ رہی تھی۔۔۔

"ہاہا مجھے پتا تھا کہ میری وائف کیسی آنے والی ہے تب ہی مجھے آتا ہے۔۔۔"

* * *

وہ دونوں اب نیچے پہنچ چکے تھے جس کو۔ اچھی۔ طرح سے۔ ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔۔۔

وہ جیسے ہی نیچے گئی کچھ پھول اس کے اوپر گرے مریم نے اسپرے کیا پھولوں کی بارش اس کے اوپر ہو گئی۔۔۔

"Happy brth day"

دائم۔ عائزہ اور نائلہ بیگم بھی موجود تھے لائبہ اور احمد بھی مسکراتے ہوئے اسے وش کر رہے تھے۔۔۔"

وہ مسکراتی ہوئی سب کی محبت وصول کر رہی تھی۔۔

آنکھوں میں نمی تھی۔۔

جن محبتوں کے لیئے وہ زندگی بھر ترسی ہے آج اسے سود کے ساتھ ملی تھی۔۔۔

کیک کاٹنے کے بعد سب نے گفٹ دیئے تو مریم نے راہب کو پکارا۔۔

"بھائی آپ کا گفٹ۔۔"

"یہ لو اور میرا گفٹ ابھی کھولو۔۔"

راہب نے ایک پیکیٹ شجیہ کو دیا سب ہی حیران ہوئے۔۔۔

شجیہ نے پیکیٹ کھولنا شروع کیا سب کی نظریں وہیں تھی۔۔۔

وہ ایک کتاب تھی۔۔ جس کا عنوان تھا جو تو میرا ہمدرد ہے۔۔۔"

اور مصنفہ کا نام شجیہ راہب لکھا تھا۔۔۔

سب کو حیرت ہوئی اور شجیہ اس کو تو خوشی سے کچھ کہا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

"یہ آپ نے کب کیا راہب۔۔"

وہ اس کے سارے مسودے اکھٹے کر کے ایک کتاب پبلش کروا چکا تھا۔۔

جو شجیہ لکھتی تھی وہ اسے کتابی شکل میں کروا کر آج اسے سرپرائز دینا چاہتا تھا۔۔۔

احمد صاحب بھی خوش ہوئے کہ وہ رباب کی وجہ سے اسے نالائق سمجھتے تھے وہ تو اتنی زہین نکلی۔۔۔

"واہ میری بھابھی تو مصنفہ بن گئیں۔۔۔"

سب نے اسے مبارک باد دی وہ بار بار کتاب میں لکھے اپنے نام پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔۔

رواں رواں رب کا۔ شکر گزار تھا۔۔۔

آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شجیہ کی دو دن سے طبیعت بہت عجیب سی ہو رہی تھی۔۔

وہ خود پریشان تھی۔۔ آج بھی صبح یونی جانے کے لیئے اٹھنے کا دل ہی نہیں کر رہا تھا۔۔۔

اور یہ پہلی بار تھا۔۔ راہب اٹھ چکا تھا۔۔۔ واش روم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی۔۔

وہ بیڈ پر آنکھیں بند کیئیے لیٹی تھی جب راہب واش روم سے باہر آیا۔۔

"شجی یونی نہیں جانا ہے۔۔"

اس کی پیشانی پر اپنی محبت کا لمس دیتا وہ اسے اٹھا رہا تھا۔۔

شجیہ نے آنکھیں کھول کر اسے مسکرا کر دیکھا۔۔۔

"اٹھی ہوئی تھی بس لاڈ اٹھوانے کے لیئے جان کر آنکھیں بند تھیں۔۔"

وہ مصنوعی ڈانٹ کر پیار سے بولتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل کی طرف مڑا۔۔

"بلکل جب تک آپ لاڈ سے نہیں اٹھائیں گے میری صبح کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔"

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

وہ آئینے میں اس کا عکس دیکھتی بولی جو اب بالوں میں برش کر رہا تھا۔۔۔

"اب لاڈ اٹھوالیا ہے تو اٹھ جائیں بیگم صاحبہ کیونکہ جب یہ ہز بینڈ ٹیچر کے روپ میں ہوتا ہے تو بہت سخت ہوتا ہے۔۔۔"

راہب اپنی شرٹ کے بٹن لگاتا شرارت سے اسے چھیڑ رہا تھا۔۔

"ہاں تب یہ ہزبینڈ جن کے روپ میں ہوتا ہے۔۔"

شجیہ نے جل کر کہا تو راہب کا قہقہ فضا میں گونجا۔۔۔

"آج دل نہیں چاہ رہا یونی جانے کا طبیعت میں بہت سستی ہو رہی ہے"

شجیہ نے کاہلی سے کہا تو راہب جلدی سے آگے آیا۔۔۔

"کیا ہوا ہے؟ اتنی دیر سے باتیں بنا رہی ہو پہلے نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔"

راہب تفکر بھرے لہجے سے کہتا اس کے قریب آیا۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا بس طبیعت میں بوجھل پن ہے۔۔۔"

تو اٹھو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔"

راہب اس کو بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے راہب آپ تو جائیں۔۔۔"

شجیہ نہیں چاہتی تھی اس کی وجہ سے وہ پریشان ہو۔۔۔

"واہ تمہیں بیمار چھوڑ کر چلا جاؤں۔۔۔ اٹھو اب فوراً اور تم سے مشورہ نہیں مانگا۔۔۔ اسی لیئے خاموشی سے تیار ہو۔۔۔"

راہب نے تحکم بھرے لہجے میں کہا تو وہ منہ بناتی اٹھ کر تیار ہونے لگی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

وہ دونوں ڈاکٹر کے سامنے بیٹھے تھے۔۔۔

" she is pregnant بہت بہت مبارک ہو آپ کو"

ڈاکٹر کی اس بات پر راہب کا دل خوشی سے بلیوں اچھلنے لگا۔۔

بہت انتظار تھا اسے اس وقت کا۔۔۔ بہت خواہش تھی کہ اس کی فیملی مکمل ہو اور آج وہ دن بھی آ گیا تھا۔۔

اس کا دل چاہ رہا تھا وہ شجیہ کو اتنی بڑی خوشی دینے پر باہوں میں لے۔۔

اپنی اس خواہش پر اسے ہنسی آ گئی۔۔۔

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

شجیہ کی نظریں نیچے جھک چکی تھی۔ ۔ ۔ شرم سے وہ سرخ ہو رہی تھی۔ ۔ ۔

"بہت خیال رکھنا ہے آپ کو اپنا اور منتھلی چیک اپ لازمی کروانا ہے۔ ۔"

ڈاکٹر کے مختلف ہدایت کے بعد وپ دونوں واپسی کے لیئے کھڑے ہو گئے۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی راہب نے مسکراتے ہوئے شجیہ کو دیکھا جو اس خبر کو سننے کے بعد ہی گلنار ہو رہی تھی۔۔۔

"بہت بہت شکریہ راہب کی جان مجھے اتنا بڑا تحفہ دینے کے لیئے۔۔۔"

محبت سے راہب نے اس کے گود میں رکھے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

شجیہ نے جھینپ کر اسے دیکھا۔۔ماں بننے کا احساس ہی اس کے چہرے پر روشنی بکھیر رہا تھا۔۔۔

راہب ڈرائیو کرتے ہوئے ہی اس کے ماتھے پر جھک کر محبت کی مہر رکھ چکا تھا۔۔

"جگہ تو دیکھا کریں راہب کہیں بھی شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔"

وہ جھینپتی ہوئی خفگی سے بولی۔۔۔

"تم نے خبر ہی ایسی دی ہے کہ مجھے جذبات پر قابو پانا مشکل ہو رہا ہے۔۔"

اب اس کو ہاتھوں کو لے کر اپنے لبوں سے لگایا تھا۔۔۔

اور محبت بھری آنکھیں بار بار شجیہ کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

گھر میں اس خبر نے سب کے چہرے پر خوشی بھر دی تھی۔۔۔

احمد صاحب نے اپنے پوتے پوتی کی آمد میں اس کے لیئے ابھی سے کمرہ تیار کروانا شروع کر دیا تھا۔۔

لائبہ بیگم بھی بہت خوش تھیں اور مریم کی شادی کی شاپنگ کرتے ہوئے وہ چھوٹے بچوں کی بھی ڈھیر ساری چیزیں لے آتیں۔۔

شجیہ ان سب کی محبتوں پر حیران بھی تھی اور خوش بھی تھی۔۔

اسے اللہ نے اس کی توقع سے بڑھ کر خوشی نواز دی تھی۔۔

مریم بھی بہت خوش تھی کہ وہ پھپھو بننے والی ہے لیکن اسے اس بات کا افسوس تھا کہ تب تک وہ اس گھر سے جا چکی ہو گی۔۔۔

"بھابھی میں تو نہیں رہو نگی تب تک گھر پر۔۔۔

کتنا شوق تھا مجھے اپنے بھتیجے بھتیجی سے کھیلنے کا۔۔۔"

مریم نے روہانسی شکل بنا کر کہا۔۔

توشجیہ اور پاس بیٹھی لائبہ کے

چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔

"تو تم روز یہاں آجانا دائم منع تو نہیں کرے گا۔۔ اور پھر تمہارے خود کے بچے ہو جائیں گے تو کونسا تمہیں فرصت ملے گی۔۔۔"

شجیہ نے پیار سے اس کی ٹھوری کو چھوتے ہوئے کہا تو مریم جھینپ گئی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شجیہ کے امتحان شروع ہو چکے تھے۔۔

"راہب یونی جانے میں اتنا عجیب لگتا ہے بس جلدی سے ایگزام ختم ہوں۔۔"

شجیہ بیڈ ہر بیٹھی جوس پی رہی تھی۔۔

راہب سامنے صوفے پر بیٹھا لیپ ٹاپ مصروف تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔

"محترمہ ابھی شروعات ہے اور آپ کو عجیب سے لگ رہا ہے۔۔۔"

راہب کے شرارت سے کہنے پر شجیہ نے پاس پڑا کشن اس کے اوپر پھینکا۔۔۔

تو راہب کا بھاری قہقہہ فضا میں گونجا۔۔

"اور اوپر سے مریم کی شادی بھی آ رہی ہے میں صحیح سے ڈریسینگ بھی نہیں کر سکونگی۔۔۔"

شجیہ کو ایک اور دکھ ستانے لگا۔۔۔

راہب اس کے نئے دکھڑے پر کھل کر مسکرایا۔۔

اب وہ لیپ ٹاپ بند کرتا اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

"شجی اگر تم نے آئینہ نہیں دیکھا ہے تو دیکھ لو۔۔ ایک مہینہ ہی ہوا ہے ابھی تم ہر طرح کی ڈریسینگ کر سکتی ہو پگلی۔۔۔"

اس کی بات پر شجیہ منہ بنا کر بیٹھ گئی ہاں ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا وہ۔۔۔

مگر شجیہ کو آج کل عجیب و غریب فکر ستاتی رہتی۔۔۔

راہب اب صوفے سے اٹھ کر اس کے سامنے آیا۔۔۔

"راہب کی جان اب زرا پڑھائی پر بھی دھیان دیں لاسٹ سیمیسٹر ہے آپ کا۔۔۔

اب جلدی سے پڑھ لو دل لگا کر سمجھی۔۔۔"

وہ اب قریب آکر ہمیشہ کی طرح اس کے سر ہر ناک کرتا ہوا بولا۔۔۔

شجیہ کے ہاتھ سے خالی جوس کا گلاس رکھا اور کتاب پکڑاتا ہوا وہ واش روم میں چلا گیا۔۔۔

شجیہ منہ بناتی پڑھائی میں مصروف ہو گئی۔۔۔

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

گھر میں شادی کے ہنگامے شروع ہو چکے تھے۔۔۔

"آج مریم اور دائم کا نکاح تھا وہ مریم احمد سے مریم دائم بن چکی تھی۔۔

رخصتی دو دن بعد تھی۔۔

مریم نے دائم کو صرف ایک دو بار دیکھا تھا۔۔

اور بات بھی یوں ہی راہ چلتے ہوئے تھی۔۔ دائم کی آنکھوں میں اپنے لیئے محبت دیکھ چکی تھی۔۔۔

مگر دائم کو صحیح سے جانتی نہیں تھی۔۔ اسی لیئے گھبراہٹ فطرتی تھی۔۔۔

دائم کی بولتی آنکھیں اس کے چہرے کے سامنے لہرائی تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

وہ کروٹ لے کر سونے کی کوشش کرنے لگی جب مریم کا فون بج اٹھا۔۔

نمبر دیکھ کر وہ حیرت زدہ ہوئی۔۔ رنگ بجتے بجتے بند ہو گئی۔۔

وہ دوبارہ آنکھ بند کرنے لگی کہ ایک بار پھر بیل بجی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

نیند میں گھلی آواز سے مریم نے کہا تو مقابل اس آواز پر جی جان سے فدا ہوا۔۔۔

"مجھے نہیں پتا تھا یہ سریلی آواز نیند میں مزید خوبصورت ہو جاتی ہے۔۔"

بھاری آواز میں۔قہقے کے ساتھ کی گئی بات پر مریم پریشان ہوئی۔۔

"آپ کون۔۔"

مریم نے گھبرا کر پوچھا تو ایک بار پھر فون کے اس پار

قہقہ گونجا۔۔

"ایک دن کے شوہر کو بھول گئیں آپ بہت افسوس ہوا۔۔۔"

دائم نے جیسے افسوس کرتے ہوئے کہا تو مریم چونکی۔۔۔

"اوہ آپ جی خیریت کال کی۔۔۔"

مریم نے جلدی سے بات بدلی اور وقت دیکھا۔۔

"کیوں اپنی بیوی کو کسی وجہ سے کال کرنی پڑے گی؟"

دائم نے مسکراتے لہجے میں کہا۔۔

"نن۔۔ نہیں میں تو ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔۔"

مریم نے گڑبڑا کر کہا کہیں مقابل کو برا نہ لگ جائے نیا نیا رشتہ بنا تھا۔۔ وہ کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔

"اچھا تو مطلب نئے نئے شوہر کا کال کرنا اچھا لگا پھر آپ کو؟"

اب وہ اس سے کچھ اگلوانے کی کوشش میں ایسا سوال کر رہا تھا۔۔

وہ تصور میں مریم کا گھبرایا ہوا چہرہ سوچ رہا تھا اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔

"اففف۔۔ کہاں پھنس گئی میں۔۔۔"

مریم بری طرح جھنجلائی۔۔۔

"آپ کو نیند نہیں آ رہی؟"

وہ جواب دینے کے بجائے الٹا اس سے سوال کرتی دائم کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر گئی۔۔۔

"اس سوال کا مطلب ہے کہ آپ کو نیند آ رہی ہے۔۔"

دائم نے قہقہ لگاتے ہوئے بلکل صحیح اندازہ لگایا تو مریم جھینپ گئی۔۔۔

" چلیں کوئی بات نہیں دو دن بعد تو آپ کو بلکل بھی سونے نہیں دونگا۔۔ اسی لئیے آج نیند پوری کر لیں۔۔ اللہ حافظ۔۔۔۔۔"

دائم نے معنی خیز لہجے میں کہتے ہوئے کال بند کی تو مریم اس بے باکی سے کی گئی بات پر گھبرا گئی۔۔

ہاتھوں میں پسینے آ گئے۔۔۔

"اففف۔۔۔"

اس کی باتوں کا مفہوم سمجھتے ہوئے وہ جھرجھری لیتی سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

نیند میں جانے سے پہلے ایک خوبصورت سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر تھی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آج مریم کی بارات کا دن تھا۔۔۔

مریم مہرون کلر کے لہنگے میں حسین لگ رہی تھی تو دائم بھی بلیک شیر وانی میں غضب ڈھا رہا تھا۔۔۔

شجیہ کو راہب اب تک نظر نہیں آیا تھا پتا نہیں وہ کہاں تھا۔۔۔

ادھر ادھر نظر دوڑاتی وہ راہب کو دیکھ رہی تھی۔۔

شجیہ نے مہرون کلر کی شرٹ اور فان کلر کا خوبصورت غرارا پہنا تھا۔۔۔

اور ہلکے میک اپ کے ساتھ میچینگ جیولری پہنے وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔۔

"بیٹا راہب کو دیکھا ہے تم نے؟"

وہ سٹیج سے اتر رہی تھی جب لائبہ بیگم نے اس سے ہوچھا۔۔۔

"نہیں ماما میں نے بھی کافی دیر سے نہیں دیکھا۔۔۔ میں دیکھتی ہوں۔۔۔"

وہ پریشان سی ڈریسینگ روم کی طرف ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا وہ چیخنے والی تھی کہ مقابل اس کے منہ میں ہاتھ رکھ کر کھینچ کر ڈریسینگ روم میں لے گیا۔۔۔

"راہب۔۔۔" اندر آکر اس نے راہب کو دیکھا تو اس کے دل کی رفتار نارمل ہوئی۔۔۔

"مجھے ایسا لگ رہا ہے آج میں ایک بار پھر تمہاری محبت کا شکار ہو چکا ہوں۔۔۔"

دونوں ہاتھ شجیہ کے اطراف میں دیوار پر رکھے اس کے جانے کے تمام راستے مستود کیئے اس کے چہرے کو اپنے حصار میں لیتے کہہ رہا تھا۔۔۔

شجیہ کے چہرہ گلنار ہوا۔۔۔ ہر دفعہ وہ اس کی محبت میں اسی طرح سرخ ہو جاتی تھی۔۔

"تمہارے ہاتھوں کو اس کی ضرورت ہے۔۔۔"

اس کے ہاتھوں پر گلاب کے کنگن پہناتا ہوا اسکے بالوں کی لٹوں کو پیار سے کھینچا۔۔۔

آج شجیہ نے بالوں کو کھول کر رکھا تھا۔۔۔

اب وہ اس پر جھکتا اپنی محبت کا احساس بخش کر پیچھے ہوا۔۔۔

"راہب باہر چلیں سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"

شجیہ اس کی محبت کے حصار سے نکل کر خود پر قابو پاتے ہوئے بولی۔۔۔

"چلو۔۔"

راہب اس کا ہاتھ تھامے باہر نکل آیا۔۔

سب کی دعاؤں میں مریم رخصت ہوئی۔۔۔

آج کی خوبصورت تقریب کا اختتام ہوا۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤

مریم دلہن بنی بیٹھی تھی دل تھا کہ گھبرا رہا تھا۔۔۔

کہ اچانک دائم کمرے میں آیا۔۔ مریم کے ہاتھوں میں پسینے آنے لگے وہ حد سے زیادہ نروس ہو رہی تھی۔۔

اپنے ہاتھوں کو دیکھتی نظریں جھکائے لرزتی پلکیں خوبصورتی کی تمام ہتھیاروں سے لیس وہ نازک سی لڑکی سیدھا دائم کے دل میں اتر رہی تھی۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا آگے آیا۔۔ اور جیب سے ایک باکس نکال کر اس کے سامنے بیڈ پر دوزانو ہو کر بیٹھا۔۔۔

مریم نے نظریں اٹھائی مگر دائم کی آنکھوں میں محبت کی شدت وہ برداشت نہیں کر سکی اور دوبارہ نظریں جھکا گئی۔۔۔

دائم نے نرمی سے اس کا مخروطی ہاتھ تھاما اور باکس سے خوبصورت کنگن نکال کر اس کے ہاتھ میں پہنا دیا۔۔۔

مگر ہاتھ اس کے ہاتھ میں ہی تھا۔۔۔

"تعریف کروں یا پہلے اپنی محبت کی داستان سناؤں؟"

اس کا ہاتھ تھامے وہ اس کے بلکل قریب نیم دراز ہو کر مریم کی ٹھوری کو اونچا کرتے پوچھ رہا تھا۔۔

"جو آپ کا دل چاہے۔۔"

اس نے لرزتی پلکوں کے ساتھ جھکی نظروں سے کہا۔۔۔

"ہائے میرا دل تو اپنی بیوی سے محبت کرنے کا چاہ رہا ہے۔۔۔"

دائم مزید قریب ہوا اس کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔۔۔

مریم کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی۔۔۔

دائم کی محبت کے آگے وہ ہار مان گئی اور محبت ایک بار پھر کروفر سے کھڑی مسکرا رہی تھی۔۔

محبت کی جیت ہو گئی تھی کیونکہ محبت کی نیت اور لگن سچی تھی۔۔ نہ کوئی وعدے نہ کوئی دعوہ محبت کی پہلی چاہت محبوب کو حاصل کرنا ہی ہوتا ہے محبوب کی خوشی محبوب کے آنسو پر تکلیف ہوتی ہے۔۔

اور دل چاہتا ہے ہم جس سے محبت کریں وہ ہمارے پاس رہے۔۔۔

محبت تو یکطرفہ بھی پروان چڑھ سکتی ہے مگر محبت کا اصول ہے کہ محبت کو حاصل کرلیا جائے اور نکاح سے بہتر کوئی راستہ نہیں محبت کو نکاح کے ذریعے متعتبر کیا جاسکتا ہے۔۔۔۔۔

کہتے ہیں محبت میں حاصل کیئیے بغیر بھی ہو سکتی ہے۔۔ مگر میرا خیال ہے ایسی محبت اذیت کے سوا کچھ نہیں دیتی۔۔۔

محبت دوسرے کے سہارے کے بغیر مرجھا جاتی ہے۔۔ اپنی اہمیت کھو دیتی ہے۔۔

محبت میں شدت تب تک ہی بڑھتی ہے جب دوسرے کا ساتھ ہو۔۔ اور جو کہتے ہیں محبت صرف دیکھنے کا بھی نام ہے کسی کی ہنسی پر خوش ہونے کا نام ہت مگر فطری بات ہے محبت ساتھ مانگتی ہے محبت حاصل کرنا چاہتی ہے۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

دن پر لگا کر اڑ رہے تھے۔۔۔ شجیہ نے ایک پیاری سی بیٹی کو جنم دیا۔۔۔

راہب کی گود میں وہ گلابی سی ننھی گڑیا اپنی آنکھیں بند کیئیے باپ کی محبت محسوس کر رہی تھی۔۔

اور راہب تمام رشتوں کو محبت بانٹنے والا تمام رشتوں کے ساتھ انصاف کرنے والا اپنی لخت جگر کو تو ٹوٹ کر چاہنے والا تھا۔۔

باپ بننے کا احساس ہی اتنا پیارا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں خوشی سے نم تھی۔۔۔

لائبہ اور احمد صاحب بھی پوتی کو دیکھ کر خوش تھے۔۔۔

"بہت بہت شکریہ رایب کی جان اتنا بڑا تحفہ دینے کے لیئے۔۔۔"

بیڈ پر لیٹی شجیہ سے بول کر وہ اس کی پیشانی پر جھکا اور احترام سے اسے محبت کا احساس بخشا۔۔۔

شجیہ کے چہرے پر ماں بننے کی ایک الگ ہی چمک تھی۔

جو اس کے چہرے کو مزید حسین بنا رہی تھی۔۔۔

"شجیہ نے راہب کی گود سے ننھی پری کو لیا۔۔ ایک ٹھنڈک سا احساس اس کے رگ وپے میں سرایت کر گئی۔۔۔

مریم بھی دائم کے ساتھ اس ننھی پری سے ملنے آئی تھی۔۔۔

وہ بھی پھپھو کے رتبے پر فائز ہو کر بہت خوش تھی۔۔۔

زندگی میں کبھی کبھی ہمیں اتنے غم مل جاتے ہیں کہ بعد میں خوشیوں کی ہی بارش مسلسل ہم پر برستی ہے۔۔

شجیہ کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔۔۔ بچپن سے اس نے اتنا کچھ دیکھ لیا کہ اپنی زندگی کے اٹھارہ سالوں میں وہ ساٹھ سال جی چکی تھی۔۔

بچپن نے ہی زندگی کے ایسے حقائق بتائے کہ وہ دنگ رہ گئی۔۔

خدا کسی کو بے آسرا نہیں چھوڑتا دائم کی صورت میں اسے زندگی مل گئی جینے کی آس مل گئی۔۔۔

* * *

دس سال بعد۔۔۔۔

"شجیہ مان جاؤ میری جان۔۔۔ میرے بچوں کی ماں۔۔"

راہب مسلسل اسے منانے میں لگا تھا اور شجیہ منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔

"یار تم تو بچوں سے بھی زیادہ تنگ کرتی ہو۔۔"

راہب کے کہنے پر شجیہ نے اسے گھور کر دیکھا۔۔

"ٹھیک ہے نہ منائیں مجھے کس نے کہا اپنا ٹائم ویسٹ کریں میرے لیئے۔۔۔"

شجیہ ناراضگی بھرے لہجے سے کہتی کھڑی ہو گئی۔۔۔

"ارے راہب کی جان کہا تو سوری یہ دیکھو کان پکڑ لیئے اب تو مان جاؤ۔۔۔"

راہب اس کے سامنے گھٹنوں کے بل کان پکڑے بیٹھ گیا۔۔۔

"ارے ماما آپ نے میرے بابا کو کب سے ایسے بیٹھایا ہوا ہے۔۔۔ اٹھ جائیں بابا۔۔۔ آپ نے تو ماما کی ہر بات مان کر ان کی عادت بگاڑ دی ہے۔۔۔"

سات سالہ حفصہ کی بات پر شجیہ نے آنکھیں نکالی۔۔

جب کہ راہب کا جاندار قہقہ فضا میں گونجا۔۔۔

"بس کیا کروں بیٹا شروع سے ہی عادت بگاڑ دی اب چینج کرنا مشکل ہو جائے گا۔۔۔"

راہب نے حفصہ کو آنکھیں مار کر کہا تو دونوں باپ بیٹی کی ہنسی سے کمرہ گونجنے لگا۔۔۔

"ٹھیک ہے دونوں باپ بیٹی کو بہت ہنسی آ رہی ہے نہ صحیح ہے جائیں دونوں آج بھی اکیلے چلے جائیں۔۔۔"

شجیہ مصنوعی خفگی سے کہتی صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

راہب اور حفصہ نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر دونوں اس کے دائیں بائیں بیٹھ گئے۔۔۔

"اوہ حفصہ کی ماما جان ہم تو مذاق کر رہے تھے۔۔۔"

راہب اور حفصہ۔ دونوں نے ایک ساتھ یک زبان ہو کر کہا تو شجیہ کو ہنسی آ گئی۔۔۔۔۔۔

اس نے پیار سے حفصہ کے گال پر پیار کیا۔۔۔

آپ کی ماما آپ سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتیں۔۔۔"

"مجھ پر بھی اگر یہ عنایت کر دو تو کیا ہی بات ہو جائے۔۔۔"

راہب نے شرارت سے کہتے ہوئے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تو شجیہ اتنے سال گزرنے کے باوجود آج بھی وہ پہلے کی طرح بلش کر گئی۔۔

اور راہب نے ہمیشہ کی طرح اسکا شرمایا ہوا روپ دلچسپی سے دیکھا۔۔۔

اچانک کمرے کا دروازہ کھولا تو تینوں نے مڑ کر دیکھا۔۔۔

لائبہ بیگم کے ساتھ تین سالہ ازہان راہب داخل ہوا۔۔۔

"یہ بھی ہمارا بچہ ہے مام میں تو بھول ہی جاتا ہوں۔۔ آ جا میرا شیر۔۔۔"

راہب نے قہقہ لگاتے ہوئے ازہان کو گود میں اٹھایا۔۔ جس کی آنکھیں بلکل راہب کی طرح براؤن تھی چہرے پر معصومیت سجائے وہ اس کے گود میں چڑھ گیا۔۔۔۔

راہب کی بات پر شجیہ اور لائبہ مسکرا دیں۔۔

"نہیں یہ تو میرا لال ہے اس کے کپڑے گندے ہو گئے تو چینج کروانے لائی ہوں۔۔۔

ورنہ لان میں دادا کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھے صاحب زادے۔۔۔"

لائبہ نے کہا تو شجیہ ہنستی ہوئی اس کے کپڑے نکالنے اٹھ گئی۔۔۔۔

"دادو میں آپ کی کچھ نہیں لگتی۔۔۔"

آبرو اچکاتی بلکل شجیہ کے انداز میں کہتی حفصہ نے سب کو مسکرانے پر مجبور کر دیا۔۔۔

"تم تو ہمارے گھر کی تتلی ہو جان۔۔۔ تم سب ہی تو اب ہمارا سب کچھ ہو۔۔۔۔"

لائبہ نے پیار سے حفصہ کے گال کو چھوتے ہوئے کہا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"حفصہ آپ کا دوپٹّہ۔۔۔"

وہ سب تیار ہو رہے تھے باہر ڈنر پر جانے کے لیئے جب حفصہ کو شجیہ نے دوپٹّہ پکڑایا۔۔۔

شجیہ نے پہلے اس کے سر کو سکارف سے اچھی طرح کور کیا پھر سائیڈ پر دوپٹہ رکھا۔۔

وہ۔ سکارف میں شجیہ کو اتنی معصوم لگی کہ شجیہ نے اس کے گال چوم ڈالے۔۔۔۔۔۔

"ماما کل سکول کے پیون نے میرا ہاتھ پکڑا اور گال پر بھی ہاتھ لگانے لگے کہہ رہے تھے میں آپ کو ٹافی دونگا۔۔۔"

حفصہ معصومیت سے بتا رہی تھی۔۔۔

"شجیہ کا دل دھک سے رہ گیا۔۔۔

"بیٹا پھر آپ نے کیا کیا۔۔۔؟"

"میں نے کہا میں دوسروں سے چیز نہیں لیتی پھر میں ہاتھ چھڑا کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔"

حفصہ نے کہا تو شجیہ نے بے ساختہ اسے سینے سے لگا لیا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا۔۔۔

ہمارا معاشرہ بھیڑیئے کی شکل اختیار کیوں کر رہا ہے یہاں جگہ جگہ گند کیوں ہے؟"

"بیٹا آپ کو یاد ہیں نہ میری باتیں۔۔"

شجیہ نے حفصہ سے پیار سے پوچھا۔۔

" بلکل ماما۔۔ اپنے ہاتھ یا اپنے جسم میں کسی کو بھی ہاتھ نہیں لگانے دینا ہے اور مجھے خود بھی اچھا نہیں لگتا ماما۔۔۔"

حفصہ نے شجیہ کی باتوں کو معصومیت سے دہرایا تو شجیہ نے اسے گلا لگا کر اپنی بیٹی کی حفاظت کے لیئے دعا کی۔۔۔

"یا اللہ میرے بچوں کو ان بھیڑیوں سے حفاظت فرما۔۔۔۔

ہم کب تک صرف برا کرنے والے کو برا بھلا بولیں گے۔۔۔ جنہوں نے برا کیا ان کو تو سزا ملے گی۔۔

مگر کیا ہم اپنے معاشرے کو درست کرنے سے پہلے اپنے گھر کو ہی صحیح نہ کر لیں پہلے ہمیں اپنی سمت درست کرنی ہے پہلے خود صحیح ہونا ہے۔۔۔

اپنی بچیوں اور بچوں کو شروع سے غلط اور صحیح کی تمیز سیکھا دیں۔۔۔

تو وہ بڑے تک ان چیزوں سے دور رہیں گے۔۔ بچپن کی بات ہمیشہ یاد رہتی ہے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"یہ موبائل آپ کے ہاتھ میں کیوں ہے حفصہ۔۔؟"

شجیہ نے اس کے ہاتھ سے موبائل لیا جو حفصہ بیڈ پر بیٹھے گیم کھیل رہی تھی۔۔۔۔

"ماما ایک گیم کھیل لوں؟"

معصومیت سے پوچھا تو شجیہ کا دل ایک پل کے لیئے نرم ہوا مگر دوسرے پل اس نے دل کو ڈپٹا۔۔۔

"ماما کی جان آپ کو بتایا تھا نہ میری جان کی آنکھیں خراب ہو جائیں گی۔۔۔ اس کو استعمال کر کے۔۔۔

"آپ کو اگر کچھ نظر نہیں آئے گا تو آپ اتنی پیاری دنیا کیسے دیکھیں گی؟

آپ پڑھ کر بابا کی طرح ٹیچر کیسے بنیں گی؟"

شجیہ نے پیار سے کہتے ہوئے حفصہ کو کہا تو وہ آنکھوں کا سن کر ہی ڈر گئی۔۔۔

"نہیں ماما مجھے آنکھیں خراب نہیں کرنی اب میں موبائل استعمال نہیں کرونگی۔۔۔

حفصہ نے خوف سے کہا تو شجیہ کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی اور صوفے پر بیٹھے کام میں مصروف راہب نے پیار اور تشکر سے شجیہ کو دیکھا۔۔۔

"اچھا حفصہ یہ پزل تو مکمل کریں مجھ سے بلکل نہیں ہو رہا پھر میں آپ مجھے بک سے سٹوری سنائیں گی۔۔۔"

شجیہ نے اسے پزل باکس دیا تو حفصہ نے جوش سے تھام۔ لیا۔۔۔۔

والدین اپنے بچوں کو موبائل پکڑوا کر خود پر سکون ہو جاتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ انہوں نے اپنے بچوں کو اپنے ہاتھوں سے ہی زہر دے دیا ہے۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

راہب اور شجیہ کہیں سے واپس آرہے تھے وہ دونوں گاڑی میں تھے جب شجیہ نے گاڑی رکوائی۔۔ "کیا ہوا راہب حیرت سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"یہ دیکھیں راہب۔۔ یہاں تایا کا گھر ہے۔۔۔

آج اتنے سال ہو گئے چلیں۔۔۔"

شجیہ نے بہت آس سے کہا اس کا دل مچل رہا تھا وہاں جانے کے لیئے۔۔۔

"لیکن شجی تم بھول گئی ہو ان لوگوں نے تمہارے ساتھ کیا کیا ہے؟"

راہب نے حیران ہو کر پوچھا۔۔۔

"میں کون ہوتی ہوں یاد رکھنے والی میرے خدا نے بہتر انصاف کیا بلکہ مجھے ان کے حالات ہر بھی افسوس ہے میں نے کبھی بد دعا نہیں دی تھی۔۔۔"

شجیہ نے غمگین لہجے میں کہا تو راہب نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلّی دی اور ظفر ولا جہاں اب ویرانیاں اور۔ خاموشی تھی وہاں دونوں آ گئے۔۔۔

ظفر صاحب اولاد کے غم کو برداشت نہیں کر سکے اور اس دنیا کو چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔

فاضل کو سزائے موت ہو گئی تھی۔

ارسل ہی مہوش اور رباب کا سہارا تھا۔۔۔۔

مہوش معذور بیٹی کے ساتھ ان سے ملیں اور رو پڑی۔۔۔

کتنی کمزور اور بے بس لگ رہی تھیں۔۔۔ شجیہ کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔۔۔

"میں بھول گئی تھی کہ خدا بھی ہے جو سب دیکھ رہا ہے۔۔ میں ظلم کرتی رہی اور خود کو بادشاہ سمجھ بیٹھی اپنے بچوں کو تمام چیز دی اور چھین کر لینا سیکھایا صبر اور تربیت کرنا ہی بھول گئی مجھے معاف کر دو شجیہ۔۔۔"

وہ شجیہ کے آگے ہاتھ جوڑے رو رہی تھی۔۔

شجیہ نے فوراً گلے لگایا۔۔۔

رباب بھی اب بہتر تھی مگر اب بھی وہ شجیہ کو دیکھ کر چیخنے لگی تو راہب شجیہ کو لے کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"راہب آپ کا بہت شکریہ۔۔۔"

شجیہ نے راہب کے کاندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"شکریہ کس بات کا۔۔۔"

راہب نے اس کے بالوں پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور اپنا حصار مضبوط کیا۔۔۔

"اپنی زندگی میں مجھے شامل کرنے کا شکریہ پھر مجھے زندگی میں آگے بڑھنا سیکھایا اس کا شکریہ میرے بہترین شوہر میرے بچوں کے بہترین باپ بننے کا شکریہ۔۔۔"

شجیہ نے نم آواز سے محبت سے بھرپور لہجے کے ساتھ کہا۔۔۔

"شجیہ ہر انسان غلطی کا پتلا ہے مجھ سے بھی غلطی ہوئی ہو گی مگر صرف میری اچھائی ڈھونڈنے کا شکریہ اور ہاں میری زندگی بن کر میرا ساتھ دینے کا شکریہ۔۔۔"

راہب نے بھی اس کے انداز میں کہا تو شجیہ کو ہنسی آگئی۔۔۔

"راہب آپ نے ثابت کر دیا کہ ہر مرد حوس کا بھوکا نہیں ہوتا۔۔۔

مرد کی اچھی تربیت کی جائے تو وہی مرد آپ کا محافظ آپ کی نسل کا محافظ بن سکتا ہے۔۔۔

مرد کو اللہ نے اتنی طاقت دی ہے وہ ہر مصیبت سے لڑ سکتا ہے برداشت کر سکتا ہے۔۔

ایک ماں کی ذمہ داری ہے کہ وہ مرد کی تربیت بہترین انداز میں کرے ہر لڑکی کی عزت کروائے۔۔

ایک باپ کی ذمہ داری ہے بیٹے کو بہترین دوست بنائے اس کے ہر اچھے کام میں اس کا ساتھ دے۔۔ اگر ڈیڈ آپ کی ہر چیز میں مخالفت کرتے تو آپ کبھی کامیاب نہیں ہوتے انہوں نے ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا۔۔۔

شجیہ نے کہا تو راہب نے سر ہلایا۔۔ "بلکل ماں باپ اپنی انا کے چکر میں اپنی اولاد کو برباد کر دیتے ہیں۔۔۔"

"اور ایک بیوی کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ شوہر کا ساتھ دے اور اس کے گھر والوں سے محبت کرنے میں بھی اس کا ساتھ دے اگر بیوی ساتھ نہیں دیتی تو مرد جلدی تھکنے لگتا ہے۔۔

ایک عورت سمجھتی ہے مرد صرف پیار توجہ دے اور وہ خود اپنی ذمہ داری بھول جاتی ہے۔۔

جب کہ عورت اگر مرد کو زرا سا پیار اور توجہ دے گی تو مرد پوری زندگی اس پر قربان کر دے گا۔۔۔

ان دونوں کی خوشیوں کا راز ہی یہی تھا کہ دونوں نے ایک دوسرے کا ساتھ دیا تھا اور نبھایا تھا۔۔۔۔

* * *

ThE_EnD

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official
Fb/Pg/Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri